ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.26, Saturday, 01 August 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۲۶)، بروز ہفتہ، یکم اگست، ۲۰۲۶ء، ۱۷ر صفر المظفر ۱۴۴۸، ۸ صفحات

لبنان میں قابض اسرائیل کے وسیع بم دھماکے اور بیروت کے اوپر ڈرون پروازیں ص:02

حماس کو مکمل غیر مسلح کرنے کے معاہدے کا اعلان

غیر مسلح ہونے کا عمل مکمل ہونے پر اسرائیلی افواج واپس چلی جائیں گی اور بین الاقوامی سٹیبلائزیشن فورس نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ مل کر کام کرے گی: صدر ٹرمپ

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے غزہ کی مزاحمتی تنظیم حماس کو 'مکمل غیر مسلح' کرنے کے ایک معاہدے کا اعلان کرتے ہوئے اسے غزہ میں نئی فلسطینی حکومت کے قیام کی طرف ایک اہم قدم قرار دیا ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق جمعرات کو ہونے والے صدر ٹرمپ کے اس معاہدے کے اعلان پر حماس کی جانب سے فوری طور پر کوئی بیان سامنے نہیں آیا۔ صدر ٹرمپ کا یہ اعلان اس وقت سامنے آیا جب قاہرہ میں ثالثوں کے ساتھ جاری بات چیت سے واقف ذرائع نے اے ایف پی کو بتایا کہ فلسطینی اسلامی تحریک ایک ایسے معاہدے کی طرف پیش رفت کر رہی ہے جس میں اس کے ہتھیاروں کو ناکارہ بنانا شامل ہے۔ امریکی صدر نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر لکھا کہ آج بورڈ آف پیس نے حماس اور غزہ کے تمام دیگر مسلح گروہوں کو مکمل غیر مسلح کرنے کیلئے ایک تاریخی معاہدہ کر لیا ہے۔ یہ دیرپا امن اور سلامتی کی جانب ایک یادگار قدم ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ غیر مسلح کرنے کا عمل محتاط انداز میں ترتیب دیے گئے 'مراحل' میں ہوگا۔ انہوں نے مصر، قطر اور ترکی کے ثالثوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مزید کہا کہ جیسے ہی غیر مسلح کرنے کا عمل مکمل ہوگا، اسرائیلی افواج واپس چلی جائیں گی اور بین الاقوامی سٹیبلائزیشن فورس ایک نئی فلسطینی پولیس فورس کے ساتھ مل کر کام کرے گی تا کہ غزہ کو اس کے رہائشیوں اور پڑوسیوں کیلئے محفوظ بنانے کی ذمہ داری سنبھالی جا سکے۔

حماس کو غیر مسلح کرنے کا یہ پیچیدہ معاملہ ان اہم ترین رکاوٹوں میں سے ایک رہا ہے جن کی وجہ سے اسرائیل اور حماس کے درمیان اکتوبر سے نافذ العمل جنگ بندی کا معاہدہ آگے نہیں بڑھ پا رہا تھا۔

جنگ بندی کے باوجود غزہ میں تشدد کا سلسلہ پوری طرح نہیں تھم سکا ہے۔ طبی حکام کے مطابق جمعرات کو بھی اسرائیلی حملوں میں کم از کم چار افراد ہلاک ہوئے جن میں دو بچے بھی شامل ہیں۔ مصر کے سرکاری خبر رساں ادارے 'القاہرہ نیوز' نے جمعے کی صبح رپورٹ کیا کہ غزہ جنگ بندی کے ثالث، جن میں امریکہ، قطر اور ترکی شامل ہیں، بہت جلد قاہرہ میں ایک اجلاس میں شرکت کریں گے۔

اگرچہ خبر رساں ادارے نے اجلاس کی حتمی تاریخ نہیں بتائی، تاہم اس کا کہنا تھا کہ اس ملاقات میں غزہ جنگ بندی منصوبے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ پر بات چیت کی جائے گی جس کے روڈ میپ پر حماس اور دیگر فلسطینی دھڑے پہلے ہی رضامند ہو چکے ہیں۔

حماس بھی بورڈ آف پیس معاہدے سے متفق! غیر مسلح ہونے پر آمادگی ظاہر کردی: برطانوی میڈیا

حماس کے ایک سینئر عہدیدار نے دعویٰ کیا ہے کہ تنظیم نے غزہ میں مکمل غیر مسلح سے متعلق بورڈ آف پیس کے مجوزہ منصوبے سے اتفاق کرلیا ہے جبکہ اس حوالے سے باضابطہ اعلامیہ جلد جاری کیے جانے کا امکان ہے۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے مطابق حماس کے سینئر رہنما نے بتایا کہ تنظیم نے منصوبے پر رضامندی ظاہر کردی ہے اور اس بارے میں تفصیلات پر مشتمل سرکاری بیان جلد جاری کیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ہتھیاروں اور اسرائیلی فوج کے غزہ سے مرحلہ وار انخلا پر معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جبکہ امید ہے کہ ثالث اور بورڈ آف پیس اسرائیل کو معاہدے کا پابند بنائیں گے۔ برطانوی نشریاتی ادارے کا یہ بھی کہنا ہے کہ اسے مجوزہ منصوبے کا متن بھی موصول ہو چکا ہے جس کی تفصیلات مرحلہ وار سامنے لائی جائیں گی۔ اگر اس پیش رفت کی باضابطہ تصدیق ہو جاتی ہے تو اسے غزہ کی موجودہ صورتحال اور امن کوششوں میں ایک اہم موڑ قرار دیا جارہا ہے۔ تاہم تاحال حماس کی جانب سے سرکاری اعلامیہ جاری نہیں کیا گیا اور نہ ہی دیگر متعلقہ فریقوں نے اس معاملے پر باضابطہ ردعمل دیا ہے۔

'امریکہ جنگ کی ناکامی کا بدلہ معصوم شہریوں سے لیتا ہے'

بے گناہوں کا خون بہانے والوں کو اپنے جرائم کی قیمت چکانی پڑے گی: قالیباف

تہران، (ایجنسیاں): ایرانی اسپیکر محمد باقر قالیباف نے قشم میں شہری آبادی پر حملے کو

دہشت گردی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ میدان جنگ کی ناکامی کا بدلہ معصوم شہریوں سے لیتا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق، محمد باقر قالیباف نے کہا کہ امریکہ ہر روز اپنے ہاتھ ایک نئے جرم سے آلودہ کر رہا ہے۔ جزیرۂ قشم میں عام شہریوں کے رہائشی گھروں پر دہشت گردانہ حملہ، بیناب اور لامرد میں ہونے والے جرائم کا تسلسل ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکی اس بات کے عادی ہو چکے ہیں کہ میدانِ جنگ میں ملنے والے تھپڑوں کا بدلہ بے گناہ لوگوں کا خون بہا کر لیتے ہیں۔ انہیں اس کی قیمت چکانا پڑے گی۔ قالیباف کے اس بیان میں جزیرۂ قشم، بیناب اور لامرد میں ہونے والے حملوں کی شدید مذمت کی گئی ہے اور امریکہ کو ان کارروائیوں کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

ادھر ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے قشم میں ایک رہائشی مکان پر ہونے والے امریکی حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے داعش کی دہشت گردانہ کارروائیوں سے مشابہ قرار دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق اسماعیل بقائی نے سوشل میڈیا پر اپنے بیان میں کہا کہ قشم میں رہائشی گھروں پر ہونے والے حملے کے نتیجے میں متعدد مکانات تباہ ہوئے، جبکہ ایک محنت کش ٹیکسی ڈرائیور قیصر جعفری، ان کی اہلیہ زہرا جعفری اور ان کا دو سالہ بیٹا سینا شہید ہو گئے، جس نے ہر باضمیر انسان کو غمزدہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے جرائم، جو ان کے بقول طاقت کے ذریعے امن کے نام پر ایک قوم کو اس کے حقوق، عزت اور آزادی پر قائم رہنے کی سزا دینے کیلئے کیے جا رہے ہیں، داعش کی دہشت گردانہ کارروائیوں کی یاد دلاتے ہیں اور ان سے مرتکب عناصر کو نہ طاقت حاصل ہوگی اور نہ ہی کوئی وقار۔

ترجمان وزارت خارجہ نے مزید کہا کہ ہر دھماکے، ہر جرم، ہر پابندی، ہر دھمکی اور ہر معصوم بچے کے قتل کے ساتھ ایرانی قوم اپنے وطن کے دفاع کے لیے پہلے سے زیادہ متحد، مضبوط اور پرعزم ہوتی جارہی ہے۔

کویت میں علی السالم امریکی اڈے پر ڈرون ہینگرز اور ایندھن کا ذخیرہ تباہ، سپاہ پاسداران انقلاب

تہران، (ایجنسیاں): سپاہ پاسداران انقلاب اسلامی نے دعویٰ کیا ہے کہ نصر 2 آپریشن کے تسلسل میں کویت میں واقع امریکی فضائی اڈے علی السالم پر حملہ کر کے دو ڈرون ہینگرز اور فوجی طیاروں و ہیلی کاپٹروں کے لیے استعمال ہونے والے ایندھن کے ایک ذخیرے کو آگ لگا کر تباہ کر دیا گیا ہے۔ سپاہ پاسداران کے شعبہ تعلقات عامہ کی جانب سے جاری کیے گئے بیان کے مطابق، ایرانی عوام مسلسل 150 راتوں سے ملک بھر میں اجتماعات منعقد کر کے امام شہید کے خون کا انتقام لینے اور امریکی افواج کے خطے سے انخلا کا مطالبہ کر رہے ہیں، جبکہ سپاہ پاسداران کی فضائی اور زمینی فورسز میدان جنگ میں دشمن کے خلاف کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 'نصر 2' آپریشن کے تحت امریکی جارحیت کے جواب میں علی السالم فضائی اڈے کو نشانہ بنایا گیا، جہاں دو ڈرون ہینگرز اور فوجی طیاروں و ہیلی کاپٹروں کے ایندھن کا ایک ذخیرہ تباہ کر دیا گیا۔ سپاہ پاسداران نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکی جارحیت کا جواب اس وقت تک جاری رہے گا جب تک خطے کے وسائل کی مبینہ لوٹ مار ختم نہیں ہوتی اور امریکی افواج کو خطے سے نکال نہیں دیا جاتا۔ بیان میں کویت کے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا گیا کہ یہ کارروائیاں امریکی فوجی موجودگی کے خلاف ہیں۔

یوکرین پر روس کے حملے میں امریکی ڈرون کمپنی تباہ

ماسکو، (ایجنسیاں): دی گارڈین نے رپورٹ کیا کہ 26 جولائی کو کیف پر روسی حملے نے ڈرون بنانے والی ایک امریکی کمپنی کو تباہ کر دیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق امریکی ڈرون کمپنی ٹرینل کی بنیاد ڈیلاویئر میں 2023 میں رکھی گئی تھی۔ دی گارڈین کے مطابق کمپنی مصنوعی ذہانت اور روسی الیکٹرانک جنگ کے خلاف مزاحم رہنمائی کے نظام کے ساتھ طویل فاصلے تک ڈرون تیار کرتی ہے۔ اگرچہ روسی حملے میں کوئی بھی ہلاک نہیں ہوا تاہم کمپنی نے دی گارڈین کی جانب سے کسی بھی درخواست کا جواب نہیں دیا ہے۔ روسی وزارت دفاع نے رپورٹ کیا کہ روسی افواج نے کیف کے جنوب مغربی حصے میں ڈرون کو جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی ایک جگہ پر حملہ

کیا تھا، جہاں ہر ماہ 1,000 تک ڈرون تیار کیے جاتے تھے۔ تاہم وزارت نے کمپنی کا نام نہیں بتایا۔ دی گارڈین نے رپورٹ کیا کہ یہ حملہ روسی افواج کی جانب سے جان بوجھ کر کسی امریکی کمپنی کی ملکیتی تنصیب کو نشانہ بنانے کا پہلا معلوم واقعہ ہوسکتا ہے۔

اسرائیل نے ذمہ داریاں پوری نہ کیں تو امن معاہدہ پر عمل نہیں ہوگا: حماس

غزہ میں فلسطینی قومی کمیٹی اور بین الاقوامی فورس کی تعیناتی ضروری اور اسرائیلی حمایت یافتہ مسلح ملیشیاؤں کو بھی ختم کیا جائے گا

غزہ، (ایجنسی): حماس کے مذاکراتی وفد کے رکن غازی حمد نے کہا ہے کہ اگر اسرائیلی قابض افواج نے معاہدے کے تحت اپنی ذمے داریاں پوری نہ کیں تو حماس بھی غزہ امن معاہدے کے کسی مرحلے پر عمل درآمد نہیں کرے گی۔ عرب میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے غازی حمد نے کہا کہ یہ مذاکرات نہایت مشکل اور پیچیدہ تھے، تاہم ہم نے ایسی بہترین قابلِ عمل صورت تک پہنچنے کی کوشش کی جو تمام فریقوں کے لیے قابلِ قبول ہو۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق غازی حمد نے واضح کیا کہ غزہ سے متعلق معاہدہ مرحلہ وار ہے اور اس پر مختلف مراحل میں عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دونوں فریقوں کی جانب سے معاہدے کے متن کی منظوری کے بعد اسرائیل کو پہلے مرحلے پر عمل درآمد شروع کرنا ہوگا، جبکہ اسرائیل کو غزہ سے اپنی تمام افواج بھی واپس بلانا ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں فلسطینی قومی کمیٹی اور بین الاقوامی فورس کی تعیناتی ضروری ہے اور اسرائیلی حمایت یافتہ مسلح ملیشیاؤں کو بھی ختم کیا جائے گا۔ حماس عہدیدار کے مطابق ہتھیار فلسطینی قومی کمیٹی کے حوالے کرنے کا عمل اسرائیل کی جانب سے معاہدے کی مکمل پاسداری پر منحصر ہے اور اگر اسرائیلی افواج نے معاہدے پر عمل کرتے ہوئے اپنی ذمے داریاں پوری نہ کیں تو حماس بھی معاہدے کے کسی حصے پر عمل درآمد نہیں کرے گی۔ ان کا کہنا ہے کہ اسلحہ چھوڑنے کا عمل اسرائیلی افواج کے غزہ سے انخلاء اور فلسطینی

علاقے کی تعمیر نو میں پیش رفت سے مشروط ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل کی جانب سے تاحال اس معاہدے پر کوئی باضابطہ ردِعمل سامنے نہیں آیا ہے۔ ادھر بورڈ آف پیس نے حماس کے غیر مسلح ہونے کے معاہدے کا خیر مقدم کیا ہے۔ غزہ میں جنگ کے بعد عبوری انتظامات کی نگرانی کیلئے قائم بورڈ آف پیس نے اعلان کیا ہے کہ حماس نے باضابطہ طور پر جنگ بندی کے آئندہ مراحل پر عمل درآمد کے لیے ایک تفصیلی لائحہ عمل پر اتفاق کرلیا ہے۔ بورڈ آف پیس نے 'ایکس' پر جاری بیان میں کہا ہے کہ پہلی مرتبہ حماس نے باضابطہ طور پر غیر مسلح ہونے کے قابلِ عمل منصوبے پر اتفاق کیا ہے جسکے بعد اسرائیلی افواج غزہ سے انخلاء کریں گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ معاہدہ کئی ماہ پر محیط سنجیدہ اور نیک نیتی پر مبنی مذاکرات کا نتیجہ ہے، جن کا مقصد صدر ٹرمپ کے اس وژن کو عملی شکل دینا ہے جس کے تحت غزہ میں نئی حکمرانی، سکیورٹی، انسانی امداد، تعمیر نو اور معاشی بحالی کا نظام قائم کیا جانا ہے۔ جیسا کہ جامع امن منصوبے اور اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2803 میں بیان کیا گیا ہے۔

ایران کے خلاف جنگ روکنے کی قرارداد امریکی سینیٹ میں ایک ووٹ سے مسترد

واشنگٹن، (ایجنسی): امریکی سینیٹ نے ایران کے خلاف جنگ میں امریکی شمولیت کیلئے کانگریس کی پیشگی منظوری لازمی قرار دینے سے متعلق قرارداد 1 ووٹ کے فرق سے مسترد کردی۔ سینیٹ میں قرارداد کے حق میں 49 جبکہ مخالفت میں 50 ووٹ ڈالے گئے۔ ووٹنگ کے دوران تین ری پبلکن سینیٹرز نے ڈیموکریٹ ارکان کا ساتھ دیتے ہوئے قرارداد کی حمایت کی، جبکہ ایک ڈیموکریٹ سینیٹر نے ری پبلکن ارکان کے ساتھ مل کر قرارداد کی مخالفت میں ووٹ دیا۔ اس طرح امریکی سینیٹ نے ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کارروائی کیلئے کانگریس کی منظوری لازمی قرار دینے کا مطالبہ مسترد کر دیا۔ واضح رہے کہ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ایران کے خلاف کسی بھی جنگ یا فوجی کارروائی میں امریکی شمولیت سے قبل کانگریس کی منظوری لازمی قرار دی جائے۔

مسلم ممالک اسرائیل کی سازشوں سے ہوشیار رہیں: عباس عراقچی

مصر کی بندرگاہ پر دو جہازوں کو ڈرونز سے نشانہ بنانے کا واقعہ اسرائیل کا 'فالس فلیگ آپریشن' قرار

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے وزیر خارجہ عباس عراقچی نے مصر کی ایک بندرگاہ پر دو جہازوں کو ڈرونز سے نشانہ بنانے کے واقعے کو اسرائیل کا ''فالس فلیگ آپریشن' قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے اقدامات کا مقصد خطے کے امن کو سبوتاژ کرنا اور مسلم ممالک کے درمیان اختلافات پیدا کرنا ہے۔ عباس عراقچی نے اپنے بیان میں کہا کہ سب کو اسرائیل کی ان سازشوں اور فالس فلیگ آپریشنز سے ہوشیار رہنا چاہیے، جن کا مقصد خطے میں عدم استحکام پیدا کرنا اور امن کی کوششوں کو ناکام بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ خطرہ واضح اور مشترکہ ہے، جو پوری مسلم دنیا کے اتحاد کو لاحق ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ ایران مصر کو اپنا دوست اور خطے میں ایک اہم شراکت دار سمجھتا ہے، جبکہ مصر کی سلامتی اور استحکام تہران کی اہم ترجیحات میں شامل ہیں۔

قطری وزیر اعظم کا خلیل الحیہ کو ٹیلی فون

اسرائیل کو غزہ معاہدے پر عمل درآمد کا پابند بنانے پر زور

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا ہے کہ اس کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ کو قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم آل ثانی کی جانب سے فون کر کے انہیں اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ حماس کے سیاسی شعبے کے سربراہ خلیل الحیہ نے بات چیت کے دوران ہمارے فلسطینی عوام اور ان کے عادلانہ کاز کی خدمت کرنے، اصولوں کو برقرار رکھنے اور ان کا دفاع کرنے کے لیے آگے بڑھنے کی تصدیق کی اور قطاع غزہ، مغربی کنارے اور تمام محاذوں پر ہمارے فلسطینی عوام کے تحفظ کے لیے تمام ممکنہ کوششیں کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

دوسری طرف قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ نے غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کی تکمیل سے متعلق روڈ میپ کو اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کی طرف سے قبول کیے جانے کا خیر مقدم کیا اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ اقدام قطاع میں فلسطینی عوام کے مصائب کا خاتمہ کرنے اور سکیورٹی اور استحکام میں ان کی امنگوں کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوگا۔

آل ثانی نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی برادری اپنی ذمہ داریاں پوری کرے اور معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور فلسطینی عوام کے حقوق کی مسلسل خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے ''قابض اسرائیل'' پر دباؤ ڈالے تا کہ قطاع غزہ میں سکیورٹی اور استحکام کے حصول تک روڈ میپ کے نفاذ کی تکمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔

اس سے قبل اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا تھا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے قتل و غارت گری روکنے اور اس کے حملوں کو ختم کرنے کا عزم ہی جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ میں آگے بڑھنے کا بنیادی دروازہ اور پہلا قدم ہے، اور متفقہ امور کے فریم ورک اور ٹائم ٹیبل کو ترتیب دینے کا آغاز ہے۔ حماس نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدے کے دوسرے مرحلے کا اطلاق قابض اسرائیل کی طرف سے پہلے مرحلے کے تمام شقوں پر عمل درآمد کرنے سے مشروط ہے۔

جمعہ کے روز اپنے ایک بیان میں اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا کہ اس نے اور فلسطینی دھڑوں نے جنگ بندی کے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے نفاذ کو مکمل کرنے کے لیے مذاکراتی عمل اور ثالثوں کی تجاویز کے ساتھ ذمہ داری اور مثبت انداز میں برتاؤ کیا ہے، اور فلسطینی دھڑوں کے درمیان قومی اتفاق رائے کے ساتھ، جس میں شراکت داری اور ذمہ داری کی روح واضح تھی، ہمارے عوام کے تحفظ، ان کی انسانی ضروریات کو پورا کرنے اور ان کے قومی حقوق کے تحفظ کے لیے ہماری فکری وابستگی سے پیدا ہوا۔

حماس نے اس بات پر زور دیا کہ معاہدے کے فریم ورک میں بھاری ہتھیاروں کے فائل کو شامل کرنے کی منظوری کو تمام اقسام کی جارحیت کے خاتمے، غزہ سے انخلا، ابتدائی بحالی کے حصول، انتظامی کمیٹی کے داخلے، بین الاقوامی تحفظ فورس کی تعیناتی، قابض اسرائیل کی طرف سے تشکیل کردہ مسلح گینگ اور ملیشیا کے خاتمے، تعمیر نو کی ضمانت، حق خود ارضیات کی ضمانت، آزاد فلسطینی ریاست کے قیام اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ سے مشروط کیا گیا ہے۔

کیا بغیر اجازت عراق میں ہوا حملہ؟

امریکی صدر ٹرمپ کا دعویٰ جھوٹا، عراق نے کہا 'ہمیں نہیں تھی کوئی خبر'

بغداد، (ایجنسی): عراقی سرزمین پر امریکہ اور سعودی عرب کے حالیہ مشترکہ فضائی حملوں کے بعد مغربی ایشیا میں کشیدگی بہت بڑھ گئی ہے۔ عراقی حکومت نے ان حملوں پر انتہائی سخت موقف اپنایا ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ یہ حملے عراقی حکومت کے ساتھ تال میل بٹھا کر کیے گئے تھے۔ حالانکہ عراقی حکومت نے امریکی صدر کے اس دعوے کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔ عراق نے کہا ہے کہ اس نے اپنی سرزمین پر کسی حملے کی کوئی منظوری نہیں دی تھی اور نہ ہی اسے اس کی کوئی پیشگی اطلاع تھی۔ عراقی حکومت کے ترجمان حیدر العبودی نے اس پورے معاملے پر بیان جاری کیا ہے۔ انہوں نے میڈیا کو بتایا کہ بغداد نے اپنی سرحدوں کے اندر کسی بھی مقام یا گروہ کو نشانہ بنانے کی اجازت نہیں دی تھی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ان یکطرفہ فوجی کارروائیوں کے بارے میں پہلے سے کوئی خبر نہیں تھی۔ عراق نے بدھ کو ہی ان حملوں کی سخت الفاظ میں مذمت کی تھی اور اب ٹرمپ کے بیان کی تردید کردی ہے۔ عراق کا کہنا ہے کہ بغیر بتائے کیا گیا یہ بلا اشتعال حملہ اس کی خودمختاری کی سراسر خلاف ورزی ہے۔

غزہ میں جنگ بندی کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں ایک شہید اور متعدد زخمی

غزہ: قابض اسرائیل کی طرف سے غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیوں کے دوران تازہ حملوں کے نتیجے میں ایک شہری شہید اور دیگر کئی زخمی ہو گئے۔ مقامی ذرائع نے اطلاع دی کہ وسطی غزہ میں دیر البلح کے شمال میں صلاح الدین روڈ کے قریب ہونے والے آخری فضائی حملے کے نتیجے میں شہری محمد عبد الناصر الخطیب شہید ہو گئے۔ اس سے پہلے غزہ کے جنوب میں رفح کے علاقے مواصی میں دوار العلم کے قریب قابض اسرائیل کی فورسز کی فائرنگ سے ایک شہری زخمی ہو گیا۔ اسی طرح کے جنوب میں خان یونس کے جنوب میں واقع ذبح خانے کے قریب ایک اسرائیلی ڈرون کی بمباری کے نتیجے میں متعدد شہری زخمی ہو گئے۔ وسطی گورنری میں قابض فوج نے دیر البلح کے جنوب مشرق میں اپنی فوجی گاڑیوں سے فائرنگ کی۔ غزہ کے جنوب میں خان یونس گورنری میں اسرائیلی فوجی گاڑیوں نے شہر کے شمال مشرق میں مسلسل اور شدید فائرنگ کی۔ ذرائع نے مزید کہا کہ قابض فوج کے ٹینکوں نے خان یونس کے مشرق میں شدید فائرنگ کی اور کچھ فائرنگ کی گولیاں شہر کے مغرب میں النمساوی علاقے کے گردونواح میں مہاجرین کے خیموں پر بھی لگیں۔

رام اللہ میں غاصب آبادکاروں کے دھاوے، قابض فوج نے 'برک سلیمان' سے سیاحوں کو زبردستی نکال دیا

غزہ: غاصب اسرائیلی آبادکاروں اور قابض فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنے مظالم اور جارحیت کا دائرہ مزید وسیع کرتے ہوئے رام اللہ اور البیرہ کے شمالی قصبات پر بیک وقت ہورشہ دھاوے بولے، جبکہ دوسری جانب بیت لحم کے جنوبی علاقے میں واقع تاریخی تفریحی مقام "برک سلیمان" سے نہتے شہریوں کو طاقت کے زور پر باہر نکال دیا گیا۔

مقامی ذرائع نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی آبادکاروں نے قصبہ سنجل کے شمال میں واقع تاریخی اور آثارِ قدیمہ کے مقام خربہ "ابو العوف" پر دھاوا بول دیا، جبکہ دیگر غاصبوں کے غول نے رام اللہ کے شمال مغرب میں واقع قریا ام صفا کے شمالی دروازے کے قریب وادی "الزیتون" میں اپنے مویشیوں اور گائیوں کے ساتھ گھس کر فلسطینی کسانوں کی زرعی اراضی اور فصلوں کو تباہ کرنے کی نیت سے مویشی کھلے چھوڑ دیے۔ اسی سلسلے کی ایک اور کڑی کے طور پر، آبادکاروں نے رام اللہ کے شمال میں واقع قصبہ عطارہ کے اطراف میں بھی دھاوا بولا اور شہریوں کے گھروں کے بالکل قریب موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر خوف و ہراس پھیلایا، جس سے مقامی باشندوں میں شدید تناؤ اور خوف کی لہر دوڑ گئی۔ دوسری جانب بیت لحم کے علاقے میں قابض فوج نے قصبہ الخضر اور قریا ارطاس کے مابین واقع مشہور تفریحی اور سیاحتی مقام "برک سلیمان" پر دھاوا بول دیا، اور پہلے تالاب کے اردگرد مورچہ زن ہو کر وہاں تفریح کے لیے آنے والے نہتے شہریوں پر حملہ کر دیا اور اسلحے کے زور پر انہیں اس مقام کو فوری طور پر خالی کرنے پر مجبور کیا۔ علاوہ ازیں قابض فوج نے اس سیاحتی مقام پر موجود ایک کمرشل کھوکھے (کشک تجاری) کو زبردستی بند کروا دیا، اور وہاں موجود شہریوں کو یہ دھمکی آمیز نوٹس جاری کیا کہ "برک سلیمان" اب سے ایک "بند فوجی زون" ہے جہاں عام فلسطینیوں کا داخلہ سختی سے ممنوع ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کے لیے پہلی خفیہ ووٹنگ منعقد

نیویارک، (یو این آئی) اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے نئے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کے لیے امیدواروں کا جائزہ لینے کے غرض سے پہلا غیر رسمی اسٹرا پول منعقد کیا۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ روز نئے سیکریٹری جنرل کے انتخاب کے لیے بند کمرے میں ابتدائی خفیہ ووٹنگ ہوئی، انتخاب میں 7 امیدواروں نے حصہ لیا، غیر رسمی ووٹنگ کے نتائج خفیہ رکھے گئے۔ بند کمرے میں ہونے والی غیر رسمی ووٹنگ کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے جمہوریہ کانگو کے اقوامِ متحدہ میں سفیر اور موجودہ سلامتی کونسل کے صدر زینون موکونگو نگے نے کہا کہ نتائج ان ممالک کے سفیروں اور جنرل اسمبلی کے صدر کو فراہم کیے جائیں گے جنہوں نے امیدوار نامزد کیے ہیں۔ انہوں نے نتائج عوامی طور پر جاری کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ عمل کو خفیہ رکھنے کا مقصد قیاس آرائیوں سے بچنا ہے۔

اقوامِ متحدہ کے سیکریٹری جنرل کیلئے 7 امیدواروں کو یو این میں ان کے ممالک کے مستقل نمائندوں کے ذریعے نتائج سے آگاہ کیا جائے گا، جبکہ سلامتی کونسل کی اگلی غیر رسمی ووٹنگ کا فیصلہ آئندہ چندروز میں کیا جائے گا۔

روس اور یوکرین کے رات گئے دوطرفہ حملوں میں 2 افراد ہلاک

ماسکو، (ایجنسی) روس اور یوکرین نے ایک دوسرے پر جمعہ کی شب حملے کرنے کا الزام عائد کیا جن میں دو افراد ہلاک اور نو دیگر زخمی ہوئے۔ وولگوگراد کے گورنر اینڈرے بوچاروف نے کہا کہ جنوبی وولگوگراد میں ایک یوکرینی ڈرون حملے نے ایندھن اور توانائی کے ایک مرکز اور شہر کے وزیرجنسکی ضلع میں گوداموں میں آگ لگا دی، جس سے شہری بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا اور پانچ افراد زخمی ہو گئے۔ بوچاروف نے روس کے سوشل میڈیا پلیٹ فارم میکس پر لکھا ہے کہ ہنگامی امدادی ٹیمیں اس وقت جائے وقوعہ پر موجود ہیں، اور آگ بجھانے کی کوششیں جاری ہیں۔ روس کے آن لائن ریٹیلر وائلڈ بیریز نے حملے کی تصدیق کی

اور کہا کہ وولگوگراد میں اس کے ایک لاجسٹکس سینٹر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ کمپنی نے ٹیلی گرام پر کہا کہ ابتدائی اطلاعات میں جانی نقصان کی رپورٹیں موجود نہیں ہیں اور بتایا کہ لاجسٹکس آپریشنز کو دیگر تنصیبات کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے۔ روسی وزارت دفاع نے دعویٰ کیا کہ اس نے پورے ملک، الحاق شدہ کریمیا اور بحرِ اسود و بحرِ ازوف کے پانیوں میں جمعہ کی شب 371 یوکرینی ڈرونز کو روکا اور تباہ کیا۔ یوکرین میں دنیپرو پیٹرووسک علاقائی فوجی انتظامیہ کے سربراہ اولیکساندر ہانژا کے مطابق نیکوپول ضلع میں ایک روسی حملے میں دو افراد ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

اطالوی وزیراعظم کی شینگن معاہدہ منسوخ کرنے کی دھمکی

روم، (ایجنسی) اطالوی وزیر اعظم جارجیا میلونی نے کہا کہ ان کی حکومت ضرورت پڑنے پر اسپین کے ساتھ شینگن معاہدے کو معطل کرنے

سمیت غیر معمولی اقدامات کرنے کیلئے تیار ہے۔ ان کا یہ بیان اسپین کے سیوتا علاقے میں تارکین وطن میں اچانک اضافے کے بعد سامنے آیا ہے۔ وزیراعظم میلونی نے 'ایکس' پر لکھا کہ سیوتا سے سامنے آنے والی تصاویر اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ بے قابو غیر قانونی نقل مکانی یورپ کی سرحدوں کی سلامتی کیلئے حقیقی خطرہ ہے۔ میلونی نے بتایا کہ انہوں نے اٹلی کے وزیر داخلہ میٹیو پیانٹیدوسی سے براہ راست بات کی ہے اور باضابطہ جوابی کارروائی کا فیصلہ کرنے کیلئے متعلقہ سکیورٹی ایجنسیوں کا اجلاس بلایا ہے۔ اطالوی وزیراعظم جارجیا میلونی نے کہا کہ ان کی حکومت سرحد پر پیدا ہونے والی صورتحال کے پیش نظر خاموش نہیں رہے گی۔

مراکش کی سرحد توڑ کر ہزاروں تارکین وطن اسپین میں داخل، افراتفری کے دوران 18 لوگوں کی موت

یورپ کے سامنے کھڑا ہوا نیا بحران، قومی ایمرجنسی کا اعلان کرنے اور سرحد پر صورتحال کو قابو کرنے کیلئے فوج تعینات کرنے کا اعلان

میڈرڈ، (ایجنسیاں): مراکش سے ہزاروں تارکین وطن جمعرات کو اسپین کے چھوٹے سے خودمختار علاقے سیوتا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے ہیں جبکہ مزید سینکڑوں افراد بھی وہاں پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں تیر کر سرحد پار کرنے کے دوران ہونے والی افراتفری میں 18 لوگوں کی موت ہو گئی۔ اس کے بعد مقامی حکام نے ہسپانوی حکومت سے قومی ایمرجنسی کا اعلان کرنے اور سرحد پر صورتحال کو قابو کرنے کے لیے فوج تعینات کرنے کا اعلان کیا ہے۔ پولیس کے ذرائع نے جمعے کو بتایا کہ 'ہزاروں تارکینِ وطن رات بھر مراکش سے سپین کے شمالی افریقی علاقے سیوتا میں داخل ہوتے رہے، تاہم یہ اندازہ نہیں کہ مجموعی طور پر کتنے افراد سرحد عبور کر چکے ہیں۔ رات بھر لوگوں کے سیوتا میں داخل ہونے کا سلسلہ جاری رہا، اگرچہ رات کو داخل ہونے والے افراد کی تعداد دن کے مقابلے میں کم تھی، اور جمعے کی صبح بھی وہ پہنچتے رہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق اسپین کے علاقے سیوتا پہنچنے کی کوشش کے دوران مجموعی طور پر 18 افراد اپنے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مراکش سے شمالی افریقہ میں واقع سپین کے شہروں سیوتا اور ملیلہ میں تارکین وطن کے داخل ہونے کا معاملہ دونوں ممالک کے درمیان طویل عرصے سے ایک حساس سیاسی مسئلہ رہا ہے، کیونکہ

مختلف اوقات کے دوران ہزاروں افراد سرحد عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ہسپانوی وزارت داخلہ نے کہا کہ وہ اپنے شہریوں کی حفاظت اور ملک کی سرحدوں کی حفاظت کو یقینی بنائے گی۔ حالانکہ حکومت نقل مکانی سے متعلق خدشات کی وجہ سے قومی ایمرجنسی کا اعلان نہیں کر سکتی۔ سیوتا میں ہسپانوی سول گارڈ افسران کی نمائندگی کرنے والی تنظیم کے سربراہ راشد صبیحی نے بتایا کہ صورتحال پوری طرح افراتفری والی ہے۔ انہوں نے کہا کہ درست تعداد بتانا ممکن نہیں ہے لیکن ہزاروں تارکین وطن سرحد عبور کر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرحد کی صورتحال مکمل طور پر بگڑ چکی ہے۔ شمالی مراکش میں انسانی حقوق تنظیم کے رکن اشرف میمونی نے اس صورتحال کو "غیر معمولی" قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ تراجل بارڈر کراسنگ آج صبح غیر معمولی حالات میں کھولی گئی اور لوگ وہاں سے اندر داخل ہو گئے۔ ویڈیو فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد تراجل ساحل کیساتھ پشتے کو عبور کرتے ہوئے مقامی سڑکوں تک پہنچ رہی ہے۔ ان میں زیادہ تر مراکشی شہری تھے۔ زیادہ تر نوجوان مرد دکھائی دے رہے تھے لیکن بھیڑ میں خواتین اور بچوں کے ساتھ خاندان بھی شامل تھے۔ کچھ لوگوں نے ایک فری لانس فوٹوگرافر کو دیکھ کر 'ویوا ایسپانا' (اسپین زندہ باد) کے نعرے لگائے۔ اسپین اور مراکش کی سرحد پر بدھ کو اسپین کے چھوٹے سے علاقے میں پہنچنے کی کوشش کر رہے مہاجرین کی تعداد بڑھنے کے بعد اس کشیدگی میں اضافہ ہوا۔ ان میں سے اکثر لوگ سمندر میں تیر کر سیوتا پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے۔ صبیحی اور مراکشی اور سیوتا کے سماجی کارکنوں کے مطابق بدھ کے روز سمندر کے راستے سیوتا پہنچنے کی کوشش میں 3 لوگوں کی موت ہو گئی۔ مراکش کے حکام نے اس سرحد پار کرنے کی واردات پر عوامی طور سے کوئی بیان نہیں جاری کیا ہے۔ ہسپانوی وزارت داخلہ نے کہا کہ مراکش کی حکومت صورتحال سنبھالنے کیلئے اسپین کیساتھ 'قریبی تعاون' کر رہی ہے۔ وزارت نے مزید کہا کہ مراکش کی پولیس سرحد پار کرنے کی کوشش کر رہے کئی لوگوں کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دونوں ممالک نے مشترکہ طور پر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے تاکہ سیوتا میں غیر قانونی طور سے داخل ہوئے سبھی لوگوں کو جلد از جلد واپس بھیجا جا سکے۔ ہسپانوی وزیر داخلہ فرینڈو گرانڈے مارلاسکا صورتحال کا جائزہ لینے کیلئے سیوتا کا دورہ کریں گے۔ سیوتا کے حکام نے پہلے تارکین وطن کی بڑھتی ہوئی تعداد کو اس ماہ کے شروع میں آئے ہسپانوی سپریم کورٹ کے فیصلے سے جوڑا تھا۔ فیصلے کے تحت سمندری راستے سے اسپین پہنچنے والے تارکین وطن کو قانونی طریقہ کار مکمل کیے بغیر فوری طور پر ملک بدر نہیں کیا جا سکتا تاہم یہ قاعدہ زمینی راستے سے سرحد عبور کرنے والوں پر لاگو نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر سرحدی باڑ کو عبور کر کے آنے والے لوگوں کو الگ الگ مختلف قوانین کے تحت روکا جاتا ہے۔ حالانکہ مراکش کے کچھ سماجی کارکنوں نے اس فیصلے کو تارکین وطن کی بڑھتی تعداد کی وجہ ماننے پر سوال اٹھایا۔

قابض صیہونی فوج کے شدید ترین محاصرے کے باوجود 70 ہزار نمازیوں کی مسجدِ اقصی میں نماز جمعہ

غزہ: قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے مسلط کردہ ظالمانہ پابندیوں، آہنی رکاوٹوں اور انتہائی سخت حفاظتی اقدامات کو پچھاڑتے ہوئے دسیوں ہزار فلسطینی مسلمانوں نے جمعہ باوقار انداز میں قبلہ اول (مسجدِ اقصی مبارک) اور اس کے مبارک صحنوں میں جمعہ ادا کی۔

بیت المقدس کے مقامی ذرائع کے مطابق، تمام تر اسرائیلی پابندیوں اور تلاشی کے ظالمانہ سلسلوں کے باوجود تقریباً 70 ہزار نمازی مسجدِ اقصی میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں کامیاب رہے۔ القدس کے پرانے شہر اور نواحی علاقوں سے سینکڑوں فرزندانِ توحید نے صبح سویرے ہی سے اقصی کا رخ کرنا شروع کر دیا تھا۔ دوسری جانب، غاصب اسرائیل کی مسلح پولیس اور فوج نے پرانے شہر کے راستوں اور مسجدِ اقصی کے تمام دروازوں پر سخت ترین پہرہ بٹھا رکھا تھا، جہاں آنے جانے والے ہر شخص کے شناختی کارڈز کی سخت جانچ پڑتال کی گئی، درجنوں نوجوانوں کو بلاجواز راستے سے واپس لوٹا دیا گیا، جبکہ ضعیف العمر اور بزرگ نمازیوں کو انتہائی ذلت آمیز اور کٹھن سکیورٹی مراحل سے گزارنے کے بعد ہی اندر داخل ہونے کی اجازت دی گئی۔

مسجدِ اقصی میں نمازیوں کا یہ غفیر تضاد ایسے وقت میں دیکھنے میں آیا ہے جب مسلسل یہ پُرجوش اپیلیں کی جا رہی ہیں کہ قبلہ اول کی طرف رخ کیا جائے، وہاں مستقل رباط اور پہرہ دیا جائے۔ اس کی رونقوں کو بحال رکھا جائے بالخصوص ایسے عالم میں جب قابض صیہونی ریاست اور بدمست آبادکاروں کی طرف سے اقصی کی حرمت کو پامال کرنے اور الحاق و یہودیت کے ناپاک عزائم کو مسلط کرنے کی سازشیں عروج پر ہیں۔

واضح رہے کہ اس جمعہ سے ٹھیک ایک روز قبل یعنی جمعرات کے روز مسجد اقصی کے اندر ایک انتہائی شرمناک اور کھلی اشتعال انگیزی کا واقعہ پیش آیا جب ایک صیہونی آبادکار نے قابض فوج کی وحشیانہ سکیورٹی شیلڈ اور حفاظتی حصار میں اقصی کے مقدس صحنوں کے اندر کھڑے ہو کر ایک صیہونی خاتون کو باقاعدہ شادی کی انگوٹھی پہنانے اور منگنی کا ناٹک رچانے کی جسارت کی، اس دوران عبرانی زبان میں مذہبی رسومات بھی ادا کی گئیں۔

سنہ 2026ء کے پہلے نصف حصے کے دوران مسجدِ اقصی کو جنونی صیہونیوں کے طوفانی دھاووں اور کھلی خلاف ورزیوں کے ایک طوفانِ بدتمیزی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس کے اعداد و شمار کے مطابق ان چھ مہینوں میں اقصی کو روندنے والے انتہا پسند آبادکاروں کی کل تعداد 25 ہزار 604 تک پہنچ گئی، جبکہ اس کے علاوہ 5 لاکھ 24 ہزار 912 نام نہاد سیاحوں کی آڑ میں حرمِ مط※ر کے تقدس کو پامال کرنے کے لیے اندر داخل کیے گئے۔

فلسطینی حلقوں کی طرف سے مسلسل یہ تشویشناک انتباہ جاری کیا جا رہا ہے کہ قابض حکام القدس اور مسجدِ اقصی کو ایک نئے رنگ میں رنگنے، اس کی اسلامی شناخت کو مٹانے اور جبراً صیہونی قالب میں ڈھالنے کے لیے جو بھیانک اقدامات اٹھا رہے ہیں، وہ خطے میں کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

فلسطینی مرکزِ اطلاعات "معطی" کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق، گزشتہ ماہ جون کے دوران اکیلے 8,900 سے زائد آبادکاروں نے مسجدِ اقصی پر دھاوے بولے، اس کے علاوہ اقصی کی بے حرمتی کے 20 الگ الگ دلخراش واقعات ریکارڈ کیے گئے، جبکہ حرمِ مطہر کے دفاع میں ڈٹے رہنے والے مقامی مرابطین اور غیور شہریوں کو زبردستی دور رکھنے کے لیے 2 نئے اخراج اور دیس نکالا کے احکامات جاری کیے گئے۔

غزہ میں پچاس فیصد سے زائد ادویات نایاب اور 29 فیصد امراض آلودہ پانی کا نتیجہ ہیں: وزارت صحت

غزہ: غزہ کی پٹی میں وزارتِ صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے محصور پٹی کے اندر تیزی سے ابتر ہوتی ہوئی صحت اور ماحولیاتی صورتحال پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ ہسپتالوں اور طبی مراکز میں صفر بیلنس (ختم ہو جانے والی) ادویات کی شرح 53 فی صد سے تجاوز کر گئی ہے۔ یہ ہولناک بحران ایسے عالم میں شدت اختیار کر گیا ہے جب قابض اسرائیلی فوج نے مسلسل ادویات، طبی آلات، جنریٹرز کے لیے ایندھن اور ضروری تیل کی فراہمی پر سخت ترین پابندی عائد کر رکھی ہے۔

ڈاکٹر منیر البرش نے اپنے اہم پریس بیانات میں وضاحت کی کہ وزارت کے وبائی نگرانی کے اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ غزہ پٹی میں پھیلنے والی کل بیماریوں میں سے تقریباً 28 فی صد امراض براہِ راست آلودہ پانی کی وجہ سے جنم لے رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ پناہ گزین کیمپوں اور مراکزِ پناہ کے اندر پینے کے صاف پانی کا گندے پانی کے جوہڑوں اور نکاسی آب کے ساتھ مل جانا بے گھر ہونے والے شہریوں اور بالخصوص بچوں میں مہلک امراض اور وبائی امراض کے تیز رفتار پھیلاؤ کا سبب بن رہا ہے۔

انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ماحولیاتی اور طبی زوال انسانی زندگیوں کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے، کیونکہ صاف پانی اور نکاسی آب کا بحران شدت اختیار کر گیا ہے اور صحت کے ادارے اپنے محدود وسائل کے ساتھ بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کو پورا کرنے کی سکت مکمل طور پر کھو چکے ہیں۔ ڈاکٹر البرش نے زخمیوں اور مریضوں کے انتہائی حساس فائل سے پردہ اٹھاتے ہوئے انکشاف کیا کہ 1500 سے زائد ایسے مریض جو بیرونِ ملک علاج کے لیے باضابطہ سرکاری میڈیکل ریفرلز کے حامل تھے، محاصرہ زدہ پٹی سے باہر جانے کی اجازت کے انتظار میں ہی خالقِ حقیقی سے جا ملے، جسے انہوں نے "ایک صریح انسانی المیہ" قرار دیا جو غزہ کے تباہ حال طبی نظام کی اصل ہولناکی کو بے نقاب کرتا ہے۔

واضح رہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے 8 اکتوبر 2023ء سے غزہ پٹی پر اپنی بربرانہ جنگ کا تسلسل جاری رکھا ہوا ہے، جس پر امریکہ اور متعدد یورپی ممالک کی عسکری و سیاسی پشت پناہی حاصل ہے۔ اس ظالمانہ جنگ میں قتلِ عام، بھوک کی نبرد آزمائی، جبری انخلا، منظم تباہی اور غیر انسانی حراستیں روز کا معمول بن چکی ہیں، حالانکہ بین الاقوامی اپیلیں اور عالمی عدالتِ انصاف (ICJ) کے واضح احکام بھی اس لامتنا※ی جنگ کو روکنے کے لیے جاری کیے جا چکے ہیں۔

موجودہ اعداد و شمار کے مطابق اس طویل اور خونریز جنگ نے دو لاکھ سینتالیس ہزار (000,247) سے زائد فلسطینیوں کو شہید اور شدید زخمی کر ڈالا ہے، جن میں اکثریت معصوم بچوں اور خواتین کی ہے۔ اس کے علاوہ گیارہ ہزار سے زیادہ افراد لاپتہ ہیں، لاکھوں انسان بے گھر ہو چکے ہیں، جبکہ غذائی قلت اور قحط نے بے شمار جانوں کو نگل لیا ہے جن میں بیشتر کمسن بچے شامل ہیں، اور غزہ پٹی کے شہروں اور علاقوں کا وسیع ترین حصہ ملبے کے ڈھیر میں تبدیل ہو چکا ہے۔

قابض اسرائیلی انخلاء سے قبل غزہ کی پٹی میں ہتھیاروں کے محدود کرنے سے متعلق کسی قدم پر عمل درآمد نہیں ہوگا: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے مذاکراتی وفد کے رکن غازی حمد نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ تحریک قابض اسرائیل کے غزہ کی پٹی سے انخلا سے پہلے ہتھیاروں کو محدود کرنے یا انہیں ذخیرہ کرنے سے متعلق کسی بھی قدم پر عمل درآمد نہیں کرے گی اور اس بات پر زور دیا کہ تحریک کی طرف سے کسی بھی ذمہ داری کو پورا کرنا اس بات سے مشروط ہے کہ قابض اپنے معاہدے میں دیے گئے فرائض کو پورا کرے۔

غازی حمد نے الجزیرہ چینل کو دیے گئے اخباری بیانات میں واضح کیا کہ قاہرہ میں ہونے والے مذاکرات انتہائی مشکل اور سخت تھے اور تحریک کے وفد نے بہترین ممکنہ حل تک پہنچنے کی بھرپور کوشش کی اور ساتھ ہی حماس کے اپنے قومی مقاصد اور فلسطینی عوام کے حقوق پر ڈٹے رہنے پر بھی زور دیا۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہتھیاروں کا معاملہ دوسرے اہم امور سے جڑا ہوا ہے جن میں سب سے اہم پٹی سے قابض کا انخلا اور تعمیر نو ہے اور اس بات کی تصدیق کی کہ قابض اسرائیل ہتھیاروں کو محدود کرنے یا انہیں ذخیرہ کرنے کے معاملے میں فریق نہیں ہوگا اور فلسطینی قومی کمیٹی ہی اس ذمہ داری کو سنبھالے گی۔

غازی حمد نے مصر، قطر اور ترکیہ کی طرف سے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور معاہدے تک پہنچنے میں ان کے کردار پر تینوں ممالک کا شکریہ ادا کیا۔

حماس کے ایک ذمہ دار ذریعے نے انکشاف کیا کہ معاہدے میں یہ طے پایا ہے کہ عبوری دور کے دوران جن ملازمین کی خدمات ختم ہوں گی یا جنہیں ریٹائرڈ کیا جائے گا انہیں فلسطینی قانون کے مطابق ان کے تمام حقوق دیے جائیں گے۔

انہوں نے مزید کہا کہ غزہ انتظامی کمیٹی پٹی میں مالی اور انتظامی حالات کا جامع آڈٹ کرنے کی ذمہ داری سنبھالے گی اور بین الاقوامی تعاون سے عوامی وسائل اور اثاثوں کے تحفظ اور انہیں واپس لینے کے لیے کام کرے گی، ساتھ ہی سپلائرز اور کنٹریکٹرز کے جائز واجبات کا جائزہ لے گی جو چالیس ملین ڈالر سے تجاوز نہیں کریں گے اور ان اقدامات پر کمیٹی کی طے کردہ ترجیحات کے مطابق تین برسوں کے دوران تدریجی طور پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

واضح رہے کہ گذشتہ بدھ کو مصر کے شہر العلمین الجدیدہ میں ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا تھا جس میں حماس کے مذاکراتی وفد نے جنرل انٹیلی جنس ایجنسی کے سربراہ حسن رشاد کی سربراہی میں مصری حکام سے ملاقات کی تھی اور اس میں قطر اور ترکیہ کے ثالثوں نے بھی شرکت کی تھی تاکہ معاہدے کے دوسرے مرحلے پر عمل درآمد کی طرف بڑھنے کے امور پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔

یہ ملاقاتیں اس سلسلے کی کڑی ہیں جو گذشتہ جون کی چھ تاریخ کو قاہرہ میں شروع ہوئی تھیں جس میں فلسطینی دھڑوں اور مصر قطر اور ترکیہ کے ثالثوں نے شرکت کی تھی تاکہ اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کی طرف بڑھنے کے طریقوں پر غور کیا جا سکے اور متنازعہ امور پر بات چیت کی جا سکے۔

لبنان میں قابض اسرائیل کے وسیع بم دھماکے اور بیروت کے اوپر ڈرون پروازیں

بیروت: قابض اسرائیل کی فورسز نے جنوبی لبنان پر حملوں کا ایک سلسلہ کیا جس میں بم دھماکے، توپ خانے کی گولہ باری اور فضا میں روشنی کرنے والے گولے داغنا شامل تھا، جبکہ اس کے ساتھ ہی دارالحکومت بیروت اور اس کے جنوبی ضاحیے کے اوپر کم بلندی پر قابض اسرائیل کے ڈرون طیارے محو پرواز رہے۔ لبنان کی سرکاری خبر رساں ایجنسی نے بتایا کہ قابض فورسز نے سرحدی علاقوں کے ایک حصے میں کی جانے والی تخریبی کارروائیوں کے دائرہ کار میں جنوبی لبنان کے قصبے دیر سریان میں ایک دھماکا کیا۔

ایجنسی نے مزید بتایا کہ النبطیہ الفوقا قصبے کے اطراف میں واقع علی الطا※ر کی پہاڑی پر جمعہ کی سہ پہر سے روشنی کرنے والے گولوں سے بمباری کی گئی، جس کے نتیجے میں علاقے میں آگ بھڑک اٹھی۔ بیروت میں مقامی ذرائع نے اناطول کو بتایا کہ صبح کے وقت سے ہی دارالحکومت کے اوپر سے لے کر جنوبی ضاحیے تک قابض اسرائیل کے ڈرون طیارے انتہائی کم بلندی پر پرواز کرتے رہے۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب قابض فورسز نے جنوبی لبنان میں قلعہ شقیف اور قصبے تحمر الشقیف کے مشرقی اطراف کے درمیان واقع علاقے میں ایک زوردار دھماکا کیا، جس کی وجہ سے شدید ارتعاشات پیدا ہوئیں جو اقلیم الخروب اور خلدہ سمیت دور دراز کے علاقوں میں بھی سنے گئے اور اس سے رہائشیوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی۔

جمعہ کی صبح شائع ہونے والی فوٹیج میں دھماکے سے ہونے والے نقصان کے حجم کا پتہ چلا، کیونکہ اس کے اثرات قلعہ شقیف کے جنوبی جانب سے تحمر الشقیف قصبے کی طرف تقریباً بارہ سو میٹر کے رقبے تک پھیل گئے، اور اس میں درنکیہ، مرج السلطان اور عریض ال※وا کے اردگرد کے علاقے بھی شامل تھے۔

سرکاری ایجنسی نے ذکر کیا کہ یہ علاقہ، جس میں پتھریلی پہاڑیاں، زرعی زمینیں اور متعدد مکانات شامل ہیں، چونے کے مواد اور بکھرے ہوئے پتھروں سے ڈھکی ہوئی جگہ میں تبدیل ہو گیا، جبکہ اس کے مناظر المز حلق کے علاقے تک نمایاں طور پر تبدیل ہو گئے، جو قلعہ کے کندھے پر خردلی اور طیبہ کے علاقوں کی طرف واقع ڈھلوان ہے۔

جمعرات کی شام ایک مشترکہ بیان میں

قابض اسرائیل کے وزیراعظم بنجمن نیتن یاہو اور وزیر فوج یسرائیل کاٹز نے کہا کہ فوج نے قلعہ شقیف کے نیچے سرنگوں کو اڑا دیا ہے۔

بیان میں دعویٰ کیا گیا کہ یہ سرنگیں الجلیل کے علاقے میں بستیوں پر حملہ کرنے کے لیے حزب اللہ کے منصوبے کا مرکزی حصہ تھیں، اور ان کا دھماکا اس چیز کے جواب میں تھا جسے اس نے "جنگ بندی کی خلاف ورزی" کہا ہے۔

قابض فوج نے اس سے قبل گذشتہ جون کے مہینے میں قلعہ شقیف کے نیچے سرنگوں کے نیٹ ورک کی دریافت کا اعلان کیا تھا، جس کے دعوؤں کی سچائی کی کوئی آزادانہ تصدیق جاری نہیں کی گئی، اور اسرائیلی دعوؤں پر حزب اللہ کی طرف سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔

لبنان کی وزارت صحت کے مطابق گذشتہ دو مارچ سے اسرائیل نے لبنان پر حملے شروع کر رکھے ہیں، جن کے نتیجے میں چار ہزار تین سو تینتیس افراد شہید اور بارہ ہزار دو سو چھتیس دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔

بیروت اور تل ابیب کے درمیان گذشتہ چھبیس جون کو امریکی سرپرستی میں 'فریم ورک فارمولا' کے معاہدے پر دستخط کیے جانے کے باوجود اسرائیل اپنی جارحیت جاری رکھے ہوئے ہے۔

اس معاہدے میں لبنانی فوج کی تعیناتی کے ساتھ ساتھ مسلح گروپوں کے ہتھیاروں کے خاتمے کے اشارے کے تحت تمام مقبوضہ لبنانی سرزمین سے قابض اسرائیل کے مرحلہ وار انخلا کی شرط رکھی گئی ہے، جس کا اشارہ حزب اللہ کی طرف ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ
صحافت

معافی ماحولیاتی نقصان کی تلافی نہیں

سپریم کورٹ نے اپنے ایک فیصلے میں 2021 کے حکومتی حکم کو ختم کر دیا ہے جس میں مرکزی حکومت کو کسی پروجیکٹ کے شروع ہونے یا مکمل ہونے کے بعد بھی ماحولیاتی منظوری دینے کا اختیار دیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ مرکزی حکومت ماحولیات (تحفظ) ایکٹ 1986 کے سیکشن 3 کے تحت ایک درست نوٹیفکیشن جاری کرنے کے بعد ہی ایکس پوسٹ فیکٹو ماحولیاتی منظوری دے سکتی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ 2006 کے نوٹیفکیشن کے تحت ماحولیاتی کلیئرنس کو ترجیح دیتے ہوئے مرکزی حکومت ایک درست قانونی نوٹیفکیشن کے ذریعے ایکس پوسٹ فیکٹو کلیئرنس کے لیے ایک محدود اسکیم متعارف کروا سکتی ہے۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہ جہاں کہیں بھی ماحولیاتی تحفظ پر بے لگام ترقی کو ترجیح دینے کا رجحان غالب رہا ہے وہاں اس کے منفی نتائج بھی دیکھے گئے ہیں۔ اس کے باوجود حکومتیں یہ دعویٰ کر کے ماحول کو نقصان پہنچانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتی ہیں کہ ترقی کی ضرورت ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کی منظوری سے لے کر ان کی تکمیل تک، ماحولیاتی تحفظات کو اکثر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جب بڑے پیمانے پر نقصان ظاہر ہو جاتا ہے اور سوالات پیدا ہوتے ہیں، تو رسمی معافی کی پیشکش کی جاتی ہے۔ تاہم، حکومت کی معافی ماحولیات یا مقامی ماحولیات کو پہنچنے والے نقصان کی تلافی نہیں کر سکتی۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں یہ بھی کہا ہے کہ ماحولیاتی نقصان کے بعد معافی مانگنا غلط ہے اور مستقبل میں کوئی بھی کمپنی پیشگی اجازت کے بغیر دوبارہ کام شروع نہیں کر سکے گی۔ واضح طور پر، سپریم کورٹ نے ترقی اور ماحولیاتی تحفظ کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ 2021 کا حکومتی حکم ماحولیاتی خدشات کو مسترد کرنے کے واضح ارادے کو ظاہر کرتا ہے، اس بات پر غور کرنے میں ناکام رہا کہ کسی منصوبے سے مقامی ماحولیات کو پہنچنے والے نقصان کو کیسے دور کیا جائے۔ تاہم سپریم کورٹ نے اس حکم کو کالعدم قرار دے دیا ہے۔ تاہم یہ فیصلہ مستقبل کے منصوبوں کے تناظر میں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے پہلے سے منظور شدہ منصوبوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ سوال یہ ہے کہ اکثر منفی ماحولیاتی اثرات کو نظر انداز کرتے ہوئے گزشتہ پانچ سالوں میں منصوبوں کو مکمل کرنے اور بعد ازاں ماحولیاتی منظوری دینے کے پیچھے حکومت کا کیا ارادہ تھا؟ یہ مسئلہ طویل عرصے سے زیر بحث ہے۔ دنیا کی ترقی اور لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے ترقی یقیناً ضروری ہے، لیکن اگر یہ ترقی ماحولیاتی انحطاط کی قیمت پر حاصل کی جائے تو یہ کتنی بامقصد ہوگی؟ سچ تو یہ ہے کہ دنیا بھر میں جہاں بھی کوئی منصوبہ ماحولیات کے بارے میں حقیقی اور زمینی خدشات کو نظر انداز کر کے یا دبا کر مکمل کیا گیا، اس کے نتائج بعد میں کئی سطحوں پر بھگتنا پڑے۔ اس میں مقامی آبادی اور ماحولیاتی نظام کو پہنچنے والا نقصان بھی شامل ہے جو کسی بھی صورت میں ناقابل تلافی ہے۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کی حکمت عملی کیا ہو

ابراہیم آتش گلبرگہ

آج ملک میں خصوصاً مسلمان بہت ہی تشویشناک حالات سے گذر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے گھروں پر بلڈوزر چلایا جارہا ہے وہ بلڈوزر یو پی سے نکل کر اب دوسری ریاستوں میں ستم ڈھارہا ہے مسلمانوں کو ذہنی اور جسمانی اذیت دی جارہی ہے اور ساتھ میں معاشی طور پر برباد کیا جارہا ہے اور خاص کر ان ریاستوں میں جہاں بی جے پی کی حکومتیں ہیں۔ ملک کا مسلمان ہر طرح سے ٹوٹ چکا ہے نوجوان طبقہ ان سب باتوں سے غافل ہے جیسے اسے ان سب معاملوں سے کچھ لینا دینا نہیں ہے ماں باپ کسی طرح سے ان کی خواہشوں کو پورا کررہے ہیں اس لئے نہ اسے حالات کا علم ہے اور نہ حالات کے بارے میں جاننا چاہتا ہے دوستوں میں موج مستی اور موبائل کی زندگی اور نئے نئے لباس زیب تن کرنا اسی مشغلوں میں مصروف ہے جب اس طرح کے نوجوان جس قوم میں ہوں گے اس قوم کے مستقبل کے بارے میں ہم کیا امید کر سکتے ہیں۔ سترہ سال کی عمر میں ملکوں کو فتح کرنے والے نوجوان بھی گذرے ہیں مگر ہمارے نوجوانوں کو سگریٹ کے مرغولے اُڑانے میں مزہ آتا ہے تین چار فیصد جو مسلمان سرکاری ملازمت سے جڑے ہیں اپنی اپنی زندگیوں میں مصروف ہیں مذہبی طبقہ اپنے اپنے مسلکوں میں اس قدر کھویا ہوا ہے اسے ملک کے مسلمانوں پر ہونے والے ظلم کی خبر نہیں ہے۔ دین کے کسی ایک خاص چیز پر عمل کرنے کا نام دین نہیں ہے دین اسلام مسلمانوں کو اجتماعی عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے جن اعمال کو رسول ﷺ اور صحابہؓ نے اہمیت دی اسی پر ہم سب کو عمل کرنا ہے آج مسلمانوں پر جو ظلم ہورہا ہے اس کی اصل وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر چکا ہے۔ مسلمان آپس میں متحد نہیں ہیں نہ دینی اعتبار سے نہ سیاسی اعتبار سے ہر جگہ اپنی اپنی دکان چلا رہے ہیں جس کے دل میں جو آیا وہ کررہا ہے جس طرح ملک میں فرقہ پرستی بڑھ رہی ہے اسی طرح مسلمانوں میں مسلکی شدت پسندی بھی بڑھ رہی ہے مسلمانوں کے مختلف مساجد اپنے اپنے عقیدے کے اعتبار سے چلائے جارہے ہیں ملک کے مسلمانوں کی اجتماعی نمائندگی ہمیں کسی مسجد سے نظر نہیں آتی اب تو مسجدوں کے باہر بورڈ لگایا جاتا ہے یہ فلاں کی مسجد ہے اس طرح کا دین مسلمانوں میں کیوں بن رہا ہے مسجدوں پر بورڈ لگا کر دوسرے مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے روک رہے ہیں مسجد صرف اللہ کا گھر ہے اور تمام مسلمانوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے سہولت مہیا کرنا مسجد کی کمیٹی کی ذمہ داری ہے۔ اپنے آپ کو کسی مسلک سے منسلک کرنے والے افراد ہی مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ختم کررہے ہیں سعودی عرب میں اس طرح کی مسجدیں ہمیں نظر نہیں آتے کیا سعودی عرب والوں کو دین کے بارے میں معلومات نہیں ہیں آخرت میں سب کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔

آج مسلمانوں پر جو ظلم ہورہا ہے اس کی کئی وجوہات ہیں ایک وجہ یہ ہے کہ فرقہ پرست پارٹیوں کا ہندوتوا کی جانب راغب ہونا اور آج ہمیں جو ہندوتوا نظر آرہا اس کے پیچھے سو سال کی محنت ہے اس کے باوجود 2014 تک ملک کے حالات ایسے نہیں تھے مرکزی حکومت کا اقتدار میں آنا ہی مسلمانوں پر ظلم کی ابتدا ہے آج جب بھی ہم کسی بی جے پی لیڈر کی تقریر سنتے ہیں تو مسلمانوں کے خلاف نفرت کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا اور اس کا بی جے پی کو سیاسی فائدہ ہو رہا ہے ہندو متحد ہو رہے ہیں مسلمانوں کی مسلم سیاسی پارٹیوں کے لیڈر بھی مسلمانوں کو متحد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان مسلم سیاسی پارٹی کے لیڈروں کو یہ جان لینا چاہئے کہ مسلمانوں کی آبادی اس قدر نہیں ہے کہ اسمبلی اور پارلیمنٹ میں کامیابی حاصل کر سکے اس طرح ہندوؤں اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہندو کامیاب ہو رہے ہیں بعض علاقوں میں سبز اور بھگوا کا مقابلہ ہو رہا ہے مالیگاؤں اور ممبرا میں اس طرح دیکھنے کو ملا مگر یہ ملک کے لئے اور خاص کر مسلمانوں کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔

ہمیں از سر نو ہمارے تمام کارکردگیوں کا جائزہ لینا ہوگا اور تمام ٹکراؤ اور مقابلے کے راستے کو بدل کر تعمیری اور دینی امور کی طرف متوجہ ہونا ہوگا دنیا کے سامنے جاپان کی بہت بہترین مثال ہے دوسری جنگ عظیم میں جاپان کے دو شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکہ نے بم برسائے اس کے بعد فوراً جنگ ختم ہوگئی وہاں کا منظر آج بھی دل کو دہلاتا ہے جاپان کے اندر امریکہ کے خلاف نفرت کی آگ بھڑک گئی تھی مگر ایسا نہیں ہوا جاپان نے سوچا اب وہ جنگ نہیں کر سکتے اس لئے انھوں نے تعمیری کام میں اپنے آپ کو لگایا اور اس میدان میں اس قدر محنت کی کہ آج دنیا جاپان کی ٹکنالوجی کے بغیر چل نہیں سکتی۔ آج امریکہ بھی جاپان کا محتاج ہے جاپانی چپ کے بغیر امریکہ کا ناسا کام نہیں کرسکتا بہرے حال مسلمانوں کو اپنی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا ہوگا تعلیمی پسماندگی مسلمانوں کی سب سے بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے مسلمان ہر محاذ پر ناکام نظر آتے ہیں چاہے وہ حکومت کے بڑے عہدے ہوں یا معاشرے میں اہم کردار ادا کرنے والے شعبے جیسے آئی اے ایس، پولیس آفیسر، بینک منیجر، سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر انڈسٹریلسٹ یہ تمام پروفیشنل اس طرح کے ہیں جس سے آپ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں جس کے ذریعہ مسلمان تمام لوگوں سے رابطہ کرسکتے ہیں اور اپنے اثر رسوخ کے ذریعہ عام لوگوں کو متاثر کر سکتے ہیں اچھے اسکول قائم کرسکتے ہیں اچھے ہاسپٹلس قائم کرسکتے ہیں جہاں سے فارغ ہونے والے طلباء اور مریضوں کو اچھا پیغام جائے گا جس سے مسلمانوں کے متعلق اچھی رائے رکھنے کی توقع کی جاسکتی ہے آج مسلمانوں کی پہچان پنکچر بنانے والے کی بن گئی ہے اس امیج کو بدلنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے مسلمانوں کی اایک ہزار سال کی تاریخ بھی بتاتی ہے اس دور میں مسلمان تعلیم کے شعبے میں تمام قوموں سے بہت آگے تھے لوگوں کو رہنے کا سلیقہ سکھایا کھانے پینے کا طریقہ سکھایا فن تعمیر کے بے شمار عمارتیں دنیا والوں کو پیش کیں انصاف کی مثالیں قائم کیں یہ سب ایمان اور تعلیم کی وجہ سے ممکن ہوا تعلیمی پسماندگی تمام برائیوں اور ناکامی کی اصل وجہ ہے اگر مسلمان تعلیم حاصل کریں گے تو مسلمانوں میں بے روزگاری ختم ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے نوجوان طبقہ نشہ آور عادتوں میں ملوث ہے اور تعلیم نہ حاصل کرنے کی وجہ سے دین کو سمجھنے سے قاصر ہے جس کی وجہ سے مذہبی علماء انھیں اپنے اپنے طریقے سے گمراہ کر رہے ہیں جب مسلمان قرآن اور حدیث کو خود پڑھے گا اسے سمجھ میں آئے گا اصل دین کیا ہے اور اس کی ذمہ داری کیا ہے اسے زندگی کس طرح گذارنی ہے تعلیم کے ذریعہ ایک نوجوان نہیں بدلے گا تعلیم کے ذریعہ ایک نسل بدلے گی مسلمانوں کو علم کی اہمیت کو سمجھنا ہوگا ہمارے تعلیمی ادارے تجارت کا ذریعہ نہ بنیں بلکہ معاشرے کو اچھے تعلیم یافتہ مسلمان دیں جس میں تمام طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد ہوں غریبی کی وجہ سے کوئی مسلمان تعلیم ترک نہ کرے معاشرے کے ذمہ دار افراد کو اس کی فکر کرنی ہوگی۔

> آج امریکہ بھی جاپان کا محتاج ہے جاپانی چپ کے بغیر امریکہ کا ناسا کام نہیں کرسکتا بہرحال مسلمانوں کو اپنی تعلیمی پسماندگی کو دور کرنا ہوگا تعلیمی پسماندگی مسلمانوں کی سب سے بڑی وجہ ہے جس کی وجہ سے مسلمان ہر محاذ پر ناکام نظر آتے ہیں چاہے وہ حکومت کے بڑے عہدے ہوں یا معاشرے میں اہم کردار ادا کرنے والے شعبے جیسے آئی اے ایس، پولیس آفیسر، بینک منیجر، سائنسدان، ڈاکٹر، انجینئر انڈسٹریلسٹ یہ تمام پروفیشنل اس طرح کے ہیں جس سے آپ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں جس کے ذریعہ مسلمان تمام لوگوں سے رابطہ کرسکتے ہیں اور اپنے اثر رسوخ کے ذریعہ عام لوگوں کو متاثر کر سکتے ہیں اچھے اسکول قائم کرسکتے ہیں اچھے ہاسپٹلس قائم کرسکتے ہیں جہاں سے فارغ ہونے والے طلباء اور مریضوں کو اچھا پیغام جائے گا جس سے مسلمانوں کے متعلق اچھی رائے رکھنے کی توقع کی جاسکتی ہے آج مسلمانوں کی پہچان پنکچر بنانے والے کی بن گئی ہے اس امیج کو بدلنا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے مسلمانوں کی اایک ہزار سال کی تاریخ بھی بتاتی ہے اس دور میں مسلمان تعلیم کے شعبے میں تمام قوموں سے بہت آگے تھے لوگوں کو رہنے کا سلیقہ سکھایا کھانے پینے کا طریقہ سکھایا فن تعمیر کے بے شمار عمارتیں دنیا والوں کو پیش کیں انصاف کی مثالیں قائم کیں یہ سب ایمان اور تعلیم کی وجہ سے ممکن ہوا تعلیمی پسماندگی تمام برائیوں اور ناکامی کی اصل وجہ ہے اگر مسلمان تعلیم حاصل کریں گے تو مسلمانوں میں بے روزگاری ختم ہوسکتی ہے۔

مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں کو موجودہ دور میں بہت اہم کردار ادا کرنا ہے وہ مسلک کے بجائے اجتماعی مسلمانوں کے متعلق پروگرام بنائیں موجودہ حالات میں مسلمان جس طرح کے حالات کا سامنا کر رہے ہیں ان حالات سے مسلمانوں کو نکالنا ہوگا اس کے لئے مسلمانوں کو متحد طور پر کوشش کرنی ہوگی داخلی انتشار کو ختم کریں اگر مسلمان مسلمانوں کے لئے اجتماعی کوشش نہیں کرتے ہیں تو ممکن ہے ملک میں کوئی مسلک بھی نہیں بچے گا موجودہ حالات میں کمزور ایمان والے مذہب اسلام چھوڑ رہے ہیں اور ان مسلمانوں کو تحفظ فراہم کیا جارہا ہے وہیں پر اگر کوئی دوسرا اسلام کرے تو اس پر نئے نئے مقدمات درج کئے جارہے ہیں مسلمان سے ہندو بننے والے کو ایکس مسلم کے نام سے پکارا جارہا ہے اور ان کے تحفظ کے لئے ہندو تنظیمیں متحرک ہیں ہمیں اپنے اندر مسلکی اونچ نیچ کو مکمل طور سے ختم کرنا ہوگا جو جس مسلک پر عمل کر رہا ہے کرنے دو اصل مسئلہ ہے مسلمانوں کے تحفظ کا نہ کہ کسی مسلک کا اس لئے مسلمانوں کو اجتماعی طور سے مسلمانوں کی فکر کرنی ہوگی۔

□□□

بکھرتا خاندانی نظام معاشرے کا سب سے بڑا المیہ

مولانا محمد معروف سید نپوری

خاندان کسی بھی معاشرے کی بنیادی اکائی، تہذیب کا مرکز اور انسانی کردار سازی کی پہلی درس گاہ ہوتا ہے۔ یہی وہ ادارہ ہے جہاں انسان محبت، احترام، ایثار، قربانی، برداشت اور ذمہ داری جیسے اوصاف سیکھتا ہے۔ مضبوط خاندان ہی مضبوط معاشرے اور مستحکم قوموں کی بنیاد بنتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جدید دور میں خاندانی نظام تیزی سے بکھرتا جا رہا ہے۔ مادہ پرستی، انفرادیت، مصروف طرزِ زندگی، سوشل میڈیا کا بے جا استعمال، اخلاقی اقدار کی کمزوری اور رشتوں میں بڑھتی ہوئی بے اعتمادی نے اس مضبوط ادارے کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے۔ آج یہ مسئلہ صرف ایک خاندان یا ایک ملک تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک سنگین سماجی چیلنج بن چکا ہے۔

ماضی میں خاندان صرف خون کے رشتوں کا مجموعہ نہیں بلکہ محبت، اخوت اور باہمی تعاون کا حسین نمونہ ہوتا تھا۔ ایک ہی چھت کے نیچے کئی نسلیں رہتی تھیں، بزرگوں کا احترام کیا جاتا تھا، بچوں کی تربیت مشترکہ ذمہ داری سمجھی جاتی تھی اور ہر فرد دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا تھا۔ خاندانی فیصلے مشاورت سے ہوتے تھے اور اختلافات کو صبر و تحمل کے ساتھ حل کیا جاتا تھا۔ یہی خاندانی نظام معاشرے میں استحکام، امن اور خوش حالی کی ضمانت سمجھا جاتا تھا۔

وقت کے ساتھ زندگی کی رفتار تیز ہوئی تو خاندانی اقدار بھی متاثر ہونے لگیں۔ جدید معاشرہ سہولتوں، آسائشوں اور ذاتی آزادی کو ترجیح دینے لگا۔ مشترکہ خاندانوں کی جگہ چھوٹے خاندانوں نے لے لی اور پھر یہ دائرہ مزید سکڑتا چلا گیا۔ آج بہت سے لوگ اپنے والدین، بہن بھائیوں اور دیگر عزیزوں سے صرف رسمی تعلق رکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ اس تبدیلی نے اگرچہ بعض سہولتیں فراہم کیں، لیکن اس کے نتیجے میں خاندانی رشتوں کی مضبوطی کمزور پڑ گئی۔ معاشی دباؤ بھی خاندانی نظام کے انتشار کا ایک اہم سبب ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، ملازمت کا عدم تحفظ اور بہتر روزگار کی تلاش میں شہروں یا بیرون ملک ہجرت نے خاندانوں کو ایک دوسرے سے دور کر دیا ہے۔ جب میاں بیوی دونوں ملازمت کرتے ہیں تو بچوں کو مطلوبہ وقت نہیں مل پاتا۔ والدین کی مصروفیات بچوں کی شخصیت، اخلاق اور ذہنی نشو و نما پر منفی اثر ڈالتی ہیں۔ ایسے ماحول میں جذباتی فاصلے بڑھتے ہیں اور خاندان صرف ایک رہائشی یونٹ بن کر رہ جاتا ہے۔

سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے جہاں انسانی زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں خاندانی تعلقات پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد گھنٹوں موبائل فون اور انٹرنیٹ میں مصروف رہتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے بات کرنے کا وقت نہیں نکال پاتے۔ حقیقی ملاقاتوں کی جگہ ورچوئل تعلقات نے لے لی ہے۔ نتیجتاً محبت، خلوص اور اعتماد کی وہ فضا متاثر ہوئی ہے جو مضبوط خاندان کی پہچان ہوتی تھی۔ جدید معاشرے میں برداشت کا فقدان بھی خاندانی بکھراؤ کا ایک بڑا سبب ہے۔ معمولی اختلافات کو سنجیدگی سے برداشت کرنے کے بجائے فوری ردعمل، غصہ اور انا کو ترجیح دی جاتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان معمولی تنازعات عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں، والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے بڑھ جاتے ہیں اور بھائی بہن جائیداد یا مالی معاملات پر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ برداشت، معافی اور ایثار جیسی اقدار کمزور ہونے سے رشتے بھی کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ خاندانی نظام کے کمزور ہونے کا سب سے زیادہ نقصان بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔ جن بچوں کو والدین کی مکمل توجہ، محبت اور رہنمائی نہیں ملتی، وہ اکثر ذہنی دباؤ، احساسِ تنہائی، عدم اعتماد اور شخصیت کے مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے بعض اوقات منفی صحبت، نشے، تشدد یا دیگر سماجی برائیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ یہی بچے مستقبل میں معاشرے کے ذمہ دار شہری بنتے ہیں، اس لیے خاندانی تربیت کا فقدان پورے معاشرے کو متاثر کرتا ہے۔ بزرگوں کی تنہائی بھی جدید خاندانی بحران کا دردناک پہلو ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بزرگ خاندان کی عزت، تجربے اور حکمت کی علامت سمجھے جاتے تھے۔ آج بہت سے بزرگ اولاد کے ہوتے ہوئے بھی تنہائی، بے توجہی اور احساسِ محرومی کا شکار ہیں۔ بعض کو اولڈ ایج ہومز میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور بعض اپنے ہی گھروں میں اجنبی زندگی گزارنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف ہماری سماجی اقدار بلکہ انسانی ہمدردی پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان ہے۔ طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح بھی خاندانی نظام کے بکھرنے کی اہم علامت ہے۔ معمولی اختلافات، جلد بازی میں فیصلے، عدم برداشت، معاشی کشیدگی اور بیرونی مداخلت کی وجہ سے ازدواجی زندگی عدم استحکام کا شکار ہو رہی ہے۔ ایک طلاق صرف دو افراد کی جدائی نہیں بلکہ بچوں کی نفسیات، خاندان کی عزت اور پورے معاشرتی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس لیے ازدواجی زندگی میں صبر، مکالمہ، احترام اور باہمی اعتماد کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

> سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے جہاں انسانی زندگی کو آسان بنایا ہے، وہیں خاندانی تعلقات پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ایک ہی گھر میں رہنے والے افراد گھنٹوں موبائل فون اور انٹرنیٹ میں مصروف رہتے ہیں لیکن ایک دوسرے سے بات کرنے کا وقت نہیں نکال پاتے۔ حقیقی ملاقاتوں کی جگہ ورچوئل تعلقات نے لے لی ہے۔ نتیجتاً محبت، خلوص اور اعتماد کی وہ فضا متاثر ہوئی ہے جو مضبوط خاندان کی پہچان ہوتی تھی۔ جدید معاشرے میں برداشت کا فقدان بھی خاندانی بکھراؤ کا ایک بڑا سبب ہے۔ معمولی اختلافات کو سنجیدگی سے برداشت کرنے کے بجائے فوری ردعمل، غصہ اور انا کو ترجیح دی جاتی ہے۔ میاں بیوی کے درمیان معمولی تنازعات عدالتوں تک پہنچ جاتے ہیں، والدین اور اولاد کے درمیان فاصلے بڑھ جاتے ہیں اور بھائی بہن جائیداد یا مالی معاملات پر ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ برداشت، معافی اور ایثار جیسی اقدار کمزور ہونے سے رشتے بھی کمزور ہوتے جارہے ہیں۔ خاندانی نظام کے کمزور ہونے کا سب سے زیادہ نقصان بچوں کو اٹھانا پڑتا ہے۔

اسلام نے خاندانی نظام کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ والدین کے احترام، صلہ رحمی، حسنِ سلوک، بچوں کی بہترین تربیت، میاں بیوی کے حقوق اور بزرگوں کی خدمت پر جس قدر زور دیا گیا ہے، اس کی مثال دنیا کے کسی اور نظام میں مشکل سے ملتی ہے۔ اسلامی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ خاندان صرف معاشرتی ضرورت نہیں بلکہ دینی ذمہ داری بھی ہے۔ اگر ان تعلیمات پر عمل کیا جائے تو خاندانی تنازعات میں نمایاں کمی آ سکتی ہے۔ تعلیمی اداروں، مذہبی مراکز، سماجی تنظیموں اور ذرائع ابلاغ پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ خاندانی اقدار کے فروغ میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ نصاب میں اخلاقی تعلیم، والدین کے احترام، رشتوں کی اہمیت اور سماجی ذمہ داریوں کو مؤثر انداز میں شامل کیا جائے۔ میڈیا کو بھی ایسے پروگرام، ڈرامے اور مواد پیش کرنا چاہیے جو خاندان کو جوڑنے کا پیغام دیں، نہ کہ اختلافات اور بے راہ روی کو فروغ دیں۔ معاشرے میں خاندانی اقدار کے احترام کو اجتماعی تحریک بنانا ہوگا۔ یہ حقیقت ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ مضبوط خاندان ہی مضبوط قوموں کی پہچان ہوتے ہیں۔ اگر خاندان بکھر جائیں تو معاشرہ اپنی اخلاقی بنیاد، تہذیبی شناخت اور سماجی استحکام کھو دیتا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم مادہ پرستی، انا اور بے حسی سے نکل کر محبت، احترام، برداشت، ایثار اور صلہ رحمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ والدین اپنی اولاد کو وقت دیں، اولاد اپنے بزرگوں کی قدر کرے، میاں بیوی ایک دوسرے کا سہارا بنیں اور معاشرہ خاندانی رشتوں کی حفاظت کو اپنی اجتماعی ذمہ داری سمجھے۔ جب ہر گھر محبت، اعتماد اور اخلاقی اقدار کا گہوارہ بنے گا تو خاندان مضبوط ہوں گے، پورا معاشرہ امن، خوش حالی اور باہمی اخوت کی روشن مثال پیش کرے گا۔

○○○

ملک میں ہر سال 10 ہزار سے زائد کسانوں کی خودکشی، ذمہ دار کون؟

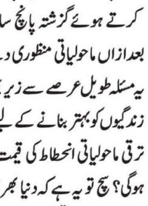

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

گزشتہ سے پیوستہ

حکومت نے کسانوں سے کیے گئے وعدے پورے نہیں کیے، جن میں فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت (MSP) کی قانونی ضمانت اور کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کے مطالبات ہنوز تشنۂ طلب ہیں، اگرچہ حکومت نے ایم ایس پی کی شرح میں باقاعدہ اضافہ اور کسان سمان ندھی جیسی اسکیمیں جاری رکھی ہیں لیکن حکومتی اقدامات اور دعوے بڑا فرق نظر آتا ہے، حکومت ہر سال فصلوں کی پیداواری لاگت سے کم از کم 50 فیصد زیادہ منافع کے تحت ایم ایس پی میں اضافہ کرتی ہے۔ پی ایم کسان سمان ندھی کے ذریعے کسانوں کے بینک اکاؤنٹ میں براہ راست مالی امداد منتقل کی جاتی ہے۔ زرعی بجٹ میں اضافہ اور خوراک کے غلے کی پیداوار میں ریکارڈ بہتری آئی ہے۔ یہ حکومت کا دعوی ہے جبکہ کسان تنظیمیں ایم ایس پی پر خریداری کی قانونی ضمانت کا مطالبہ کر رہی ہیں، جو اب تک منظور نہیں ہوا۔ 2020-2021 کی کسان آندولن تحریک کے دوران حکومت نے جو وعدے (جیسے قرض معافی اور سوامی ناتھن کمیشن کی سفارشات پر عمل) کیے تھے، وہ اب تک پورے نہیں کیے گئے، متنازع زرعی قوانین 2021ء میں واپس لینے کا حکومت نے اعلان کیا تھا اور باضابطہ طور پر اسے پارلیمنٹ سے منسوخ کر دیا گیا تھا۔ 19 نومبر 2021ء کو وزیر اعظم نریندر مودی نے قوم سے خطاب میں تینوں زرعی قوانین واپس لینے کا اعلان کیا تھا۔ پھر 29 نومبر 2021ء کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں (لوک سبھا اور راجیہ سبھا) نے 'فارم لاز ریپیل بل 2021' پاس کر کے ان قوانین کو منسوخ کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود کسانوں کے یہاں کچھ نہیں بدلا اور اسی لئے خودکشی کا سلسلہ رکا نہیں ہے اب بھی جاری ہے۔

عالمی ادارے کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا کی ہر ایک لاکھ آبادی میں سے 12 لوگ خودکشی کرتے ہیں، عام طور پر سمجھا یہی جاتا ہے کہ خودکشی کم لوگ کرتے ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے خلاف کوئی بڑی عالمگیر تحریک نہیں چلائی جارہی ہے، جبکہ کرونا وائرس کے بعد کئی ملکوں کی اقتصادی حالت خستہ ہوئی ہے، بڑی تعداد میں لوگوں کو بے روزگار ہونا پڑا ہے، جس کی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھی ہے، حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے، حال ہی میں کچھ سال پہلے برطانیہ اور جاپان نے باضابطہ طور پر وزیر تنہائی بنا دیا ہے تاکہ وہ لوگوں کو تنہائی سے بچائے، ان کے خودکشی کرنے کی وجوہات کا پتہ لگا کر ان وجوہات کو ختم کریں اور لوگوں کو اپنے قیمتی زندگی کی اہمیت کا احساس دلائیں، جاپانی حکومت نے اپنا پہلا وزیر تنہائی مقرر کیا ہے، وزیر تنہائی کی اہمیت ہر ملک کے لیے اس لیے بھی نظر آتی ہے کیونکہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد کرونا کی آمد سے پہلے ہی اچھی خاصی تھی، مہذب دنیا کا ایک ڈراؤنا سچ یہ بھی ہے کہ ہر 40 سیکنڈ میں خودکشی کے ایک سے زائد واقعات رونما ہوتے ہیں، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کئی سال قبل ایک رپورٹ جاری کی تھی، اس رپورٹ کو 10 سال کے ریسرچ کے بعد تیار کیا گیا تھا، ریسرچ کرنے والوں نے پوری دنیا سے اس کے لیے اعداد و شمار یکجا کیے تھے اور انھیں کی بنیاد پر ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے یہ چونکانے والی بات کہی تھی کہ دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں ایک سے زائد آدمی خودکشی کر لیتا ہے، ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کے لیے 10 سال تک ریسرچ کرنے کے بعد ریسرچ کرنے والوں نے اندازہ لگایا تھا کہ پوری دنیا میں ہر سال تقریباً 800,000 لوگ خودکشی کرتے ہیں، 15 سے 29 سال کی عمر کے لوگوں کی موت کی ایک دوسری وجہ خودکشی ہے، چنانچہ برطانیہ میں خودکشی کے خلاف مہم چلانے والے جونی بنجامن کی اس بات سے عدم اتفاق کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس سلسلے میں عوام میں زیادہ بیداری ہونی چاہیے، اسکولوں میں بھی اس سلسلے میں زیادہ تعلیم دی جانی چاہیے، مگر ان باتوں کے ساتھ گھر میں بہتر ماحول رکھنا ضروری ہے، بچوں سے محبت کرنی چاہیے مگر انہیں زیادہ حساس نہیں بننے دینا چاہیے، زیادہ حساس بچے باتوں کو جلدی دل پر لیتے ہیں، ان کے لیے چھوٹی باتیں بھی بڑی بن جاتی ہیں، آرگنائزیشن کی رپورٹ سے یہ بات بھی سامنے آئی تھی کہ دنیا بھر میں ہونے والی خودکشی کی مجموعی تعداد میں سے تین چوتھائی خودکشی کم یا متوسط آمدنی والے ملکوں کے لوگ کرتے ہیں، امیر ملکوں میں عورتوں کے مقابلے تین گنا زیادہ مرد خودکشی کرتے ہیں، اس کے باوجود ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی خودکشی کی روک تھام کیلئے صرف 28 ملکوں میں ہی قومی سطح پر اسٹریٹیجی موجود ہے لیکن دنیا بھر کے ملکوں کی مجموعی تعداد کو دیکھتے ہوئے یہ تعداد برائے نام ہے، خودکشی کی روک تھام کے لیے محلے واری سطح پر سوشل ایکٹیوسٹ کو بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہیے، سماجی تنظیموں کو بھی اپنے پلیٹ فارم سے لوگوں کی ذہن سازی اور شعور بیدار کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ زندگی اللہ کی جانب سے عطا کی گئی بہت بڑی امانت ہے، اس لیے اس دنیا کی چھوٹی چھوٹی معمولی چیزوں سے متاثر ہو کر اپنی زندگی کو ختم کرنا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے، ہر حال میں جان کا تحفظ ہونا چاہئے یہ ہر شخص کی بنیادی ذمہ داری اور اخلاقی فریضہ ہے، کسانوں سمیت اسٹوڈینس، مہنگائی اور بے روزگاری وغیرہ سے متاثر ہونے والے لوگوں کی بڑی تعداد خودکشی کر رہی ہے اور ایسے لوگوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے، سوال پھر یہی ہے کہ ان واقعات اور حوادث کا ذمہ دار کون ہے؟ کیا کوئی اس کی ذمہ داری قبول کرے گا؟

(مضمون نگار، معروف صحافی، کالم نویس اور سیاسی تجزیہ نگار ہیں)

□□□

گورنر نے فرح چاند کو 7 گولڈ اور 2 سلور میڈلز سے نوازا

لکھنؤ (پریس ریلیز): لکھنؤ یونیورسٹی کے 69ویں کانووکیشن کی پروقار تقریب اٹل بہاری واجپئی سائنٹیفک کنونشن سینٹر، لکھنؤ میں منعقد ہوئی، جہاں شعبۂ فارسی، ایم اے کی ہونہار طالبہ فرح چاند نے اپنی غیر معمولی علمی و تعلیمی کارکردگی سے ایک نئی تاریخ رقم کرتے ہوئے سات گولڈ میڈلز اور دو چانسلر سلور میڈلز حاصل کیے۔ اتر پردیش کی معزز گورنر اور یونیورسٹی کی چانسلر شریمتی آنندی بین پٹیل نے انہیں اپنے دستِ مبارک سے یہ اعزازات عطا کئے۔ فرح چاند کو شری کھمبھر ناتھ گولڈ میڈل، کنور بام بہادر شاہ گولڈ میڈل، شریمتی شانتی دیوی شرما میموریل گولڈ میڈل، سر بشیشور ناتھ گولڈ میڈل، گنگا دیوی میموریل گولڈ میڈل، راجہ سر ہرنام سنگھ سرہارکورٹ بٹلر گولڈ میڈل اور کیننگ کالج گولڈ میڈل سے نوازا گیا، جبکہ انہیں دو چانسلر سلور میڈلز بھی عطا کیے گئے۔ یہ اعزازات ان کی مسلسل محنت، غیر معمولی ذہانت اور تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی کا روشن اعتراف ہیں۔

اس شاندار کامیابی پر شعبۂ فارسی کے صدر پروفیسر غلام نبی، پروفیسر شبیب انور علوی، ڈاکٹر عارف حسنین، ڈاکٹر محمد خبیب، ڈاکٹر رضا اظہری، شعبۂ اردو کے صدر پروفیسر عباس رضا نیر، پروفیسر مسعود انور علوی (علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) اور ڈاکٹر مخمور کاکوروی نے فرح چاند، ان کے والد ڈاکٹر اسلم مرتضیٰ اور والدہ چاند بانو (سابق پردھان) کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے اس کامیابی کو نہ صرف خاندان بلکہ لکھنؤ یونیورسٹی، کاکوری اور پورے اتر پردیش کے لیے باعثِ فخر قرار دیا۔ قابلِ ذکر ہے کہ فرح چاند ایک ممتاز طالبہ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باصلاحیت مصنفہ بھی ہیں۔ ان کی دو کتابیں "ابیاتِ اقبال" اور "بادشاہ سلامت حاضر ہوں" شائع ہو کر علمی و ادبی حلقوں میں پذیرائی حاصل کر چکی ہیں، جبکہ "کاکوری کے فارسی گو شعراء" کے موضوع پر ان کی تحقیقی کتاب زیرِ اشاعت ہے، جس سے فارسی زبان و ادب کی تحقیق میں ایک اہم اضافہ متوقع ہے۔

جمعیۃ علماء بارہ بنکی کی مشاورتی میٹنگ، سترکھ ناکہ والی مسجد میں منعقد

مکاتب، رفاہی خدمات اور سد بھاؤنا کمیٹی کے فروغ کا عزم

بارہ بنکی (پریس ریلیز): جمعیۃ علماء ہند کی ایک اہم مشاورتی میٹنگ شہر کی سترکھ ناکہ مسجد میں ضلع صدر قاری حکیم محمد اللہ کی صدارت اور ضلع جنرل سکریٹری مولانا محمد جمال قاسمی اور سکریٹری مولانا سید محمد اظہر قاسمی کی مشترکہ نظامت میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ کا آغاز قاری ذکی اللہ فتحپوری کی تلاوت اور حافظ محمد عارف سیتاپوری متعلم جامعہ دارالرشاد بنکی کی نعت سے ہوا اجلاس میں تنظیمی و رفاہی سرگرمیوں، منظم مکاتب، سد بھاؤنا کمیٹی کے قیام اور ماہ ربیع الاول کے پروگراموں سمیت مختلف اہم امور پر تفصیلی غور و خوض کرتے ہوئے آئندہ کا لائحۂ عمل طے کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع صدر قاری حکیم محمد اللہ نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کا بنیادی مقصد انسانیت کی خدمت، باہمی تعاون اور بلا تفریقِ مذہب و ملت محبت، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں نفرت کی فضا کو ختم کرنے کے لیے ہر شخص کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہوگی۔ اسی مقصد کے تحت جمعیۃ علماء نے "سد بھاؤنا کمیٹی" قائم کی ہے، جو ملک بھر میں بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے سرگرم عمل ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ ضلع بارہ بنکی میں بھی اس کمیٹی کے دائرۂ کار کو وسیع کیا جائے تاکہ فرقہ پرست عناصر کے عزائم ناکام ہوں اور عوام کے درمیان محبت، بھائی چارے کو فروغ ملے۔ ضلع جنرل سکریٹری مولانا جمال قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جمعیۃ علماء ہند ملک بھر میں مختلف دینی، تعلیمی اور رفاہی خدمات انجام دے رہی ہے، جن میں مکاتب کے قیام کی مہم خصوصی اہمیت رکھتی ہے۔ مولانا سید محمد اظہر قاسمی نے جمعیۃ علماء کی رفاہی خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تنظیم ملک کی مختلف ریاستوں اور اضلاع میں رفاہی سرگرمیاں انجام دے رہی ہے، لہٰذا ضلع بارہ بنکی میں بھی اس سلسلے کو منظم انداز میں شروع کیا جائے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ اسپتالوں میں پہنچ کر بلا تفریق مذہب و ملت مریضوں کی عیادت، تیمارداری اور اظہارِ ہمدردی کیا جائے، کیونکہ اس سے نہ صرف معاشرے میں محبت اور بھائی چارہ فروغ پائے گا بلکہ اسلامی تعلیمات پر بھی عمل ہوگا۔ اجلاس میں شرکاء سے مختلف تجاویز بھی طلب کی گئیں۔ تمام حاضرین نے اپنے اپنے علاقوں کی مساجد میں منظم مکاتب قائم کرنے، رفاہی خدمات کو وسعت دینے، ربیع الاول کے اصلاحی اجتماعات منعقد کرنے اور مثالی مسجد کے تصور کو فروغ دینے پر آمادگی ظاہر کی۔ رفاہی سرگرمیوں کی ذمہ داری مفتی راشد قاسمی امام سترکھ ناکہ مسجد کو سونپی گئی، جبکہ سد بھاؤنا کمیٹی کے لیے نئے افراد تیار کرنے اور تحصیل رام نگر، تحصیل سرولی غوث پور میں قاری نجم الحسن اور مولانا شعیب مظاہری مولانا فرمان مظاہری کی سرکردگی میں اور تحصیل حیدر گڑھ میں مولانا فیاض قاسمی کی نگرانی میں جلد از جلد نئی کمیٹیاں تشکیل دینے کی تجویز بھی متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ اجلاس میں احمد سعید ایڈووکیٹ فتح پور، مولانا مقبول قاسمی، مولانا محمد صابر قاسمی فتحپور، مولانا رفیق قاسمی علی آبادی، قاری محمد سہیل اختر، مولانا محمد زید ندوی خازن جمعیۃ علماء، مولانا شاداب قاسمی شہاب پور، نجم الحسن صحافی میڈیا انچارج ضلع جمعیت علماء، حافظ جنید، محمد مشتاق، قاری جنید مہتمم مدرسہ فیض العلوم اعلی پور، مولانا محمد حیات قاسمی، قاری سہیل احمد، مولانا ریحان ندوی حیدر گڑھ، ایڈوکیٹ محمد سہیل خان، مفتی شمشاد قاسمی، مولانا خادم الاسلام قاسمی، مولانا محمد شعیب مظاہری، سمیت لوگ موجود تھے۔ مفتی راشد قاسمی امام مسجد ناکہ نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

پریم چند کی تخلیقات آج بھی ہماری رہنمائی کا ذریعہ ہیں: پروفیسر شاہد رضوی

شعبہ اردو مگدھ یونیورسٹی بودھ گیا میں پریم چند کے یوم پیدائش پر پروگرام

لکھنؤ/بودھ گیا۔ 31 جولائی۔ منشی پریم چند نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے ہندوستانی سماج کے مسائل، دیہی زندگی، معاشرتی ناانصافی، طبقاتی کشمکش، انسانی اقدار اور اخلاقی شعور کو نہایت حقیقت پسندانہ انداز میں پیش کیا۔ ان کی تحریریں آج بھی اپنی معنویت برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ہمارے لیے رہنمائی کا اہم ذریعہ ہیں۔ یہ باتیں مگدھ یونیورسٹی کے سابق صدر شعبہ اردو ڈاکٹر شاہد رضوی نے صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے کہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ ان کے افکار موجودہ دور میں بھی اسی قدر اہم ہیں جتنے ان کے عہد میں تھے۔ اس موقع پر صدر شعبہ اردو ڈاکٹر عبدالحی نے پریم چند کے افسانوں کی روشنی میں ان کی حب الوطنی اور جذبہ ایثار پر اظہار خیال کیا اور اس بات پر زور دیا کہ پریم چند کا ادب صرف ادبی سرمایہ نہیں بلکہ سماجی شعور، قومی یکجہتی، انسانی ہمدردی اور انصاف پسندی کا مؤثر پیغام بھی ہے۔ شعبہ کی استاد ڈاکٹر ترنم جہاں نے کہا کہ پریم چند کی تخلیقات ہمیں معاشرے میں مثالی شہری بننے کا پیغام دیتی ہیں۔ ایک اچھا سماج محبت و اخوت کی بنیاد پر ہی قائم کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر سمی اقبال نے پریم چند کے افسانوں میں مشترکہ تہذیب پر گفتگو کی اور کہا کہ آج ہمیں تمام بھید بھاؤ سے اوپر اٹھ کر سماج میں اتحاد و اتفاق کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ضیاء اللہ نے طلبا کو پریم چند کی تخلیقات پڑھنے پر زور دیا اور کہا کہ پریم چند ہر عہد کے لیے رول ماڈل ہیں اور ان کی تخلیقات کی اہمیت ہمیشہ برقرار رہے گی۔ اس موقع پر ڈاکٹر شکیلہ نگار نے اپنے پر مغز خطاب میں کہا کہ پریم چند ایک عظیم افسانہ نگار کے ساتھ ساتھ ہی ایک عظیم انسان بھی تھے۔ اس ادبی پروگرام کے دوران ڈاکٹر شکیلہ نگار اور ڈاکٹر سمی اقبال کے زیر نگرانی شعبہ اردو کے طلبا کا تیار کردہ دیواری پرچہ (وال میگزین) کاوش کے پانچویں شمارے کا اجرا بھی کیا گیا جو پریم چند کی حیات و خدمات پر مبنی ہے۔ "کاوش" کے تازہ شمارے میں مختلف موضوعات پر مضامین شامل کیے گئے ہیں۔ ان میں پریم چند: احوال و کوائف، پریم چند کی ادبی خدمات، پریم چند کی ناول نگاری، پریم چند کی افسانہ نگاری، پریم چند کا پہلا افسانوی مجموعہ سوز وطن، پریم چند کا ناول گئودان، پریم چند کے نسوانی کردار، پریم چند کے افسانوں میں دیہی زندگی جیسے تمام پہلوؤں کو شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایم اے سمسٹر تھرڈ کے طلبا نور افشاں، لئیقہ فاطمہ، نرگس پروین، رخسانہ پروین، شائنہ پروین، شائقہ ناز، کنیز فاطمہ، نرگس خاتون، زیبا پروین، شگفتہ پروین، مسکان پروین وغیرہ نے وال میگزین کے لیے مضامین لکھے ہیں۔ اس پروگرام میں طلبا نے بھی پریم چند کے حوالے سے اپنے مقالے پیش کیے۔ پریم چند کے یوم پیدائش 31 جولائی کی مناسبت سے منعقدہ اس پروگرام کی نظامت شعبہ اردو کی ریسرچ اسکالر نازش ہاشمی نے کی۔ ڈاکٹر شکیلہ نگار نے کاوش کے پانچویں شمارے کی کامیابی پر طلبا کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کاوش کے اغراض و مقاصد اور اس کے ایک سالہ سفر پر روشنی ڈالی ساتھ ہی شکریہ کی رسم بھی ادا کی۔ اس پروگرام میں شعبے کے تمام اساتذہ ریسرچ اسکالر اور طلبا موجود رہے۔

بسکھاری کے عبدالکلام نے جغرافیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی

امبیڈکر نگر: عبدالکلام ولد محمد اختر ساکن نوری گلی، بسکھاری کو 2025 میں ویر بہادر سنگھ پوروانچل یونیورسٹی جونپور نے جغرافیہ میں ودیا وردھی (پی ایچ ڈی) کی ڈگری سے نوازا ہے۔ اس نے اپنی تحقیق ڈاکٹر وریندر دوبے، اسسٹنٹ پروفیسر، شری درگا جی پی جی کالج، چندیشور (اعظم گڑھ) کی قابل رہنمائی میں مکمل کی۔ ڈاکٹر اونیش پٹیل نے مقالہ لکھنے میں خصوصی مدد فراہم کی۔ ڈاکٹر آنند پرکاش سنگھ نے پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلے کے لیے اہم تعاون فراہم کیا۔ سید بدرالدین اشرف، حافظ سلیم صاحب اور جاوید احمد صدیقی سمیت کئی لوگوں نے عبدالکلام کو اس کامیابی پر مبارکباد دی اور ان کے روشن مستقبل کی خواہش کی۔ والد محمد اختر نے کہا، "ہمارے بیٹے نے محنت، لگن اور ایمانداری سے یہ مقام حاصل کیا ہے۔ پورے خاندان کو اس کی کامیابی پر فخر ہے۔ ہمیں امید ہے کہ وہ تعلیم اور معاشرے میں نئی بلندیاں حاصل کرتا رہے گا۔" ماں نے جذباتی انداز میں کہا، "ہمارے بیٹے کی کامیابی ہماری سب سے بڑی خوشی ہے۔ اس کی محنت رنگ لائی ہے۔ ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ وہ زندگی میں ترقی کرتا رہے اور اپنے خاندان، معاشرے اور ملک کی شان میں اضافہ کرے۔"

قدیم سالانہ مجلس عزا آج

لکھنؤ: 17 صفر کو شب میں 8 بجے عزا خانہ سید علی جعفر وزیر گنج متصل خاقان منزل میں قدیم سالانہ مجلس عزا منعقد ہوگی۔ جسے مولانا سید موسیٰ رضوی صاحب قبلہ خطاب فرمائیں گے۔

سالانہ مجلس عزا آج

لکھنؤ: (نامہ نگار) نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے غم میں، مجالس و ماتم کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے کے تحت گزشتہ سال کی طرح امسال بھی، بتاریخ یکم اگست 17 صفر، بروز ہفتہ، بوقت 8 بجے شب میں، بمقام (عزا خانہ جناب وزیر حسن صاحب) کاظمین روڈ میں، ایک مجلس عزا منعقد ہوگی۔ جس مجلس کو خطیب اہلبیت فیض باقر صاحب خطاب فرمائیں گے۔ جس میں تمام مومنین سے شرکت کی گزارش ہے۔ یہ اطلاع اعجاز رضوی نے دی ہے۔

ڈاکٹر اجمل خان انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں

سنت کبیر نگر: طب کے شعبے میں جہاں مریض ہمدردی، توجہ اور بہتر علاج کی امید رکھتے ہیں، وہیں ڈاکٹر اجمل خان اپنی سادگی، خوش اخلاقی اور خدمتِ خلق کے جذبے کے باعث عوام میں ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر اجمل خان نے بی آر ڈی میڈیکل کالج، گورکھپور سے ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ وہ اس سے قبل کیلی اسپتال، بستی میں بطور معالج اپنی خدمات انجام دے چکے ہیں، جہاں انہوں نے اپنی طبی مہارت اور مریضوں سے حسنِ سلوک کے ذریعے ایک اچھی شناخت قائم کی۔ اس وقت ڈاکٹر اجمل خان کی "عبان ہیلتھ کلینک" کے نام سے ضلع سنت کبیر نگر کے سیمریاوا بلاک کے سامنے پردھان کمپلیکس میں قائم ہے، آپ یہاں تقریباً 8 سالوں سے خدمات انجام دے رہے ہیں، یہاں روزانہ بڑی تعداد میں مریض علاج کے لیے پہنچتے ہیں۔ مقامی لوگوں کے مطابق ڈاکٹر صاحب امیر و غریب، چھوٹے بڑے، ہر مریض کا یکساں توجہ، شفقت اور خلوص کے ساتھ جانچ کرتے ہیں اور علاج کے دوران مریض کی مالی حیثیت کے بجائے اس کی تکلیف کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں سے علاج کرا رہے محمد ندیم اختر نے بتایا کہ ڈاکٹر اجمل خان نہ صرف ایک قابل اور تجربہ کار معالج ہیں بلکہ ایک مخلص، ملنسار اور خوش مزاج انسان بھی ہیں، جو انتہائی مصروف اوقات میں بھی مریضوں کی بات تحمل سے سنتے ہیں اور انہیں مناسب طبی مشورہ فراہم کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی خدمات کو عوام کی جانب سے مسلسل سراہا جا رہا ہے۔ علاقے کی عوام نے امید ظاہر کی کہ ڈاکٹر اجمل خان آئندہ بھی اسی اخلاص، دیانت داری اور انسان دوستی کے جذبے کے ساتھ دکھی انسانیت کی خدمت جاری رکھیں گے اور ان کی یہ خدمات دوسرے معالجین کے لیے بھی ایک قابلِ تقلید مثال ثابت ہوں گی۔

سعودی عرب اور امریکہ ایک ہی سکے کے دو پہلو: مولانا رضا حسین

عالم نگر جامع مسجد میں نماز جمعہ کے بعد عراق میں حملوں کے خلاف کیا گیا مظاہرہ

لکھنؤ (پریس ریلیز): عالم نگر جامع مسجد کے امام جمعہ اور شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن مولانا سید رضا حسین رضوی نے آج عالم نگر جامع مسجد میں خطبہ جمعہ کے دوران عراق میں امریکہ و سعودی عرب کی جانب سے کئے گئے دہشت گردانہ حملے پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مولانا رضا حسین نے عراق میں اربعین کے موقع پر بدھ کی صبح کربلا صوبے میں اربعین حسینی کے مواکب اور زائرین پر ہوئے میزائل حملے کو انتہائی بزدلانہ، دہشت گردانہ اور قابل مذمت قرار دیا۔ مولانا نے کہا کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی حالیہ ملاقات سے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ دونوں کوئی ظالمانہ کارروائی کرنے والے ہیں اور وہی ہوا۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب اور امریکہ ایک ہی سکے کے دو پہلو ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب قبلہ اول کی توہین ہوتی رہی اور غزہ میں بے گناہ خواتین بچے مارے جاتے رہے تو سعودی عرب نے کوئی قدم نہیں اٹھایا لیکن جب گزشتہ 28 فروری کو ایران کے روحانی پیشوا آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شہادت کے بعد شیعہ-سنی اتحاد بڑھنے لگا تو یہی سعودی عرب امریکہ کا ساتھی بن کر اس اتحاد کو توڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ مولانا آگے کہا کہ امریکہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا کر رہا ہے اور سعودی عرب شیعہ-سنی اختلاف کو فروغ دے رہا ہے۔ مولانا رضا حسین نے کہا کہ یہ جارحیت عراق کی قومی خودمختاری اور علاقائی سلامت پر واضح حملہ، اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2، پیراگراف 4 اور بین الاقوامی قانون کے بنیادی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔ بعد نماز جمعہ مسجد احاطہ میں نمازیوں نے سعودی عرب، امریکہ و اسرائیل کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے عراق حملے کے خلاف مظاہرہ کیا اور ان حملوں میں شہید افراد کے اہل خانہ سے تعزیت اور عراق کی حکومت و عوام سے مکمل حمایت اور یکجہتی کا اظہار کیا۔ آخر میں پروردگار سے سبھی زائرین حضرت امام حسین کو محفوظ رکھنے اور حملے میں شہید ہوئے افراد کیلئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی گئی۔

سنت کبیر نگر میں گھر سے 17.45 لاکھ کی چوری

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): نامعلوم چوروں نے ایک گھر کو نشانہ بناتے ہوئے لاکھوں روپے کے جیورات اور نقدی پر ہاتھ صاف کر دیا۔ جمعرات کو صبح 6 بجے واقعے کی اطلاع ملنے پر پولیس اور فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تحقیقات شروع کیں۔ متاثرہ خاندان کے مطابق چوری شدہ سامان کی کل قیمت تقریباً 17.45 لاکھ روپے ہے۔ معاملہ خلیل آباد کوتوالی علاقے کے کوڈری گاؤں کا ہے۔ متاثرہ احمد رضا بیٹے محمد افجل نے پولیس کو دی تہیر میں بتایا کہ بدھ کی رات نامعلوم چور چھت کے راستے گھر میں داخل ہوئے۔ چوروں نے کمرے میں رکھی الماری اور بکسے کے تالے توڑ کر تقریباً 16 لاکھ روپے کے سونے-چاندی کے جیورات اور 1.45 لاکھ روپے نقد چوری کر لیے۔

اہل خانہ نے بتایا کہ چوری شدہ زیورات بہن کی شادی کے لیے برسوں سے جمع کیے جا رہے تھے۔ ان میں سونے کے ہار، منگل سوت، انگوٹھیاں، بالی، جلہ، ناک کی کیل، لاکٹ اور چاندی کا بچھیب اور پائل شامل ہیں۔ دیہاتیوں کے مطابق، چوروں نے گاؤں میں ایک اور مکان پر بھی چوری کی کوشش کی تھی لیکن خاندان کے ایک رکن کے جاگنے سے وہ جائے وقوعہ سے فرار ہو گئے۔ خاندان نے پولیس کو مشتبہ افراد کی سرگرمیوں سے متعلق کچھ اہم معلومات بھی فراہم کیں۔

معلومات پر مگھر چوکی انچارج ونود یادو پولیس ٹیم کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کیے اور ارد گرد کے لوگوں سے پوچھ گچھ کی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس معاملے کی گہرائی سے تفتیش کی جا رہی ہے اور جلد ہی انکشاف کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

سنت کبیر نگر میں جہیز قتل کیس میں تین ملزمان گرفتار

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): پولیس نے جہیز قتل کیس میں مطلوب تین ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ ایک ملزم وکاس ولد شمبھو اور دو دیگر ملزمین شمبھو کی بیوی تیجیہ اور شمبھو کی بیٹی گلابی کو بیلہار کلا تھانہ علاقہ کے راجیبوہا گاؤں سے گرفتار کیا گیا۔ ان تمام کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ یہ کارروائی ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سشیل کمار سنگھ کی رہنمائی اور سرکل آفیسر مینہداول سروداون سنگھ کی نگرانی میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سندیپ کمار مینا کی قیادت میں چلائی گئی مہم کے تحت کی گئی۔ یہ گرفتاریاں بیلہار کلا اسٹیشن ہاؤس آفیسر ہرکیش بھارتی کی قیادت میں ایک ٹیم نے کی ہیں۔ بی این ایس کی دفعہ 3/4 اور جہیز امتناع ایکٹ کی 3/4 کے تحت بیلہار کلا پولیس اسٹیشن میں کیس درج کیا گیا تھا۔ مدعی نے 29 جولائی 2026 کو تحریری شکایت درج کروائی جس میں کہا گیا کہ اس کی بیٹی کو جہیز کے نامعقول مطالبات کی وجہ سے طویل جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ شکایت کے مطابق 22 جولائی 2026 کو مدعی کی بیٹی پر حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں گردن پر شدید چوٹیں آئیں۔ علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ خواتین کے خلاف جرائم کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے تھانہ بیلہار کلا نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار کرنے والی پولیس ٹیم میں سب انسپکٹر جئے پرکاش یادو، کانسٹیبل برجیش یادو، کانسٹیبل راجو رام، خاتون کانسٹیبل اکانکشا سنگھ، اور خاتون کانسٹیبل شیوانگی پاٹھک شامل ہیں۔

شراون جھولا میلہ: گورکھپور-لکھنؤ ہائی وے پر 8 اگست سے بھاری گاڑیوں کا داخلہ ممنوع

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): ایودھیا میں کنور یاترا اور شراون جھولا میلے کے دوران ہموار ٹریفک کو یقینی بنانے کے لیے سنت کبیر نگر پولیس انتظامیہ چوکس ہے۔ پولس انتظامیہ نے گورکھپور-لکھنؤ قومی شاہراہ پر 8 سے 12 اگست تک بھاری گاڑیوں کی نقل و حرکت پر پابندی لگانے کی تیاری کر لی ہے۔ اس عرصے کے دوران بھاری گاڑیاں، بشمول ٹرک، ڈی سی ایم، کارگو گاڑیاں، اور ٹریکٹر، کو موڑ دیا گیا راستوں سے موڑ دیا جائے گا۔ ٹریفک کے انتظام کو ہموار کرنے کے لیے درگا مندر مگھر، سونی ہوٹل کے قریب، خلیل آباد میں مینہداول بائی پاس چوراہے اور بستی بارڈر پر تیا رحمت چوراہے پر رکاوٹیں لگائی جائیں گی۔ گورکھپور سے آنے والی بھاری گاڑیوں کو ان مقامات پر روک کر متبادل راستوں پر جانے کی ہدایت کی جائے گی۔ گورکھپور سے لکھنؤ جانے والی بھاری گاڑیوں کو درگا مندر مگھر سے گھگھسارا، بکھیرا، نندور، بنسی، بلرام پور اور گونڈا کے راستے موڑ دیا جائے گا۔ تیا رحمت اسکوائر اور مینہداول بائی پاس سے جانے والی گاڑیوں کو دوھرا، بنسی، جوگیا ادے پور، سنائی اسکوائر، چلیہ، شوہرت گڑھ، ڈھیبروا، برہنی، بلرام پور اور بہرائچ کے راستے موڑ دیا جائے گا۔ گورکھپور سے لکھنؤ تک متبادل راستہ بھی بنایا گیا ہے۔ یہ راستہ مانجھریا ریلوے کراسنگ، بھڈکولوا، مینسر، گھٹنی، ٹنگپار، مولنا پور، سونبرسا، ہرناہی، اور پوروانچل ایکسپریس وے لنک روڈ سے گزرے گا۔ دھنگھٹا علاقہ سے لکھنؤ جانے والی گاڑیوں کو امبیڈکر نگر کے راستے موڑ دیا جائے گا۔ پولیس انتظامیہ نے ڈرائیوروں اور ٹرانسپورٹ آپریٹرز سے اپیل کی ہے کہ وہ مقررہ ڈائیورشن انتظامات پر عمل کریں تاکہ کنور یاترا اور شراون جھولا میلہ کے دوران عقیدت مندوں کی نقل و حرکت محفوظ اور ہموار رہے۔

وداعی مجلس اربعین شہدائے کربلا کی تیاریاں شروع

روضۂ بیت الحزن میں مولانا وصی اصغر پاشا کریں گے خطاب

لکھنؤ۔ (نامہ نگار) اجر رسالت مشن کے جنرل سکریٹری حیدر رضا لکھنوی کی اطلاع کے مطابق معرخہ ۲۰۰۴ء سے مسلسل برپا ہونے والی وداعی مجلسِ اربعینِ شہدائے کربلا کی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں یہ الوداعی مجلس انشاء اللہ ۲۰ رصفر المظفر ۱۴۴۸ھ مطابق ۴ راگست ۲۰۲۶ء کو شب میں ۹ بجے برپا ہوگی جس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے قاری ندیم نجفی کریں گے بعد سوز خوانی نایاب، شکیل اور مصطفیٰ سلمہٗ کریں گے جس کے بعد شاعر اہلبیت فرید مصطفیٰ چہلم کا مخصوص نوحہ پیش کرینگے اور مجلس کو خطیب حق بیان مولانا السید وصی اصغر زیدی (پاشا) خطاب فرمائیں گے اس مجلس میں لکھنؤ کے اطراف سے بھی بڑی بعد میں مومنین شرکت کرتے ہیں۔ خواتین کے شبیہ نجف میں مجلس سننے کا اہتمام کیا گیا ہے، مجلس کے اعلانات کے لئے لکھنؤ کے مختلف مذہبی مقامات پر ہولڈنگ لگائے جارہے ہیں اور اشتہارات کا سلسلہ جاری ہے۔

2025 میں ماحولیاتی اور سماجی اقدامات کو ملی نئی رفتار: رپورٹ

لکھنؤ: حکومتوں اور شہریوں کے لیے محفوظ نقل و حرکت (موبلٹی) کی خدمات فراہم کرنے والی دنیا کی معروف ٹیکنالوجی کمپنی وی ایف ایس گلوبل (VFS Global) نے اپنی ساتویں سالانہ سسٹینیبلٹی (پائیداری) رپورٹ باضابطہ طور پر جاری کر دی ہے۔ سال 2025 کی کارکردگی پر مبنی یہ رپورٹ ظاہر کرتی ہے کہ کمپنی نے اپنے عالمی آپریشنز کی توسیع کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی تحفظ، خواتین کی بااختیاری اور ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں کئی نئے سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ گلوبل رپورٹنگ انیشی ایٹو (GRI) کے معیار، اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف (UN SDGs) اور سسٹینیبلٹی اکاؤنٹنگ اسٹینڈرڈز بورڈ (SASB) کی رہنما ہدایات کے مطابق تیار کردہ یہ رپورٹ کاروبار اور سماجی ذمہ داری کے درمیان بہترین توازن کی ایک عمدہ مثال پیش کرتی ہے۔ کمپنی کی رپورٹ کے مطابق، سال 2025 میں سسٹینیبلٹی کے شعبے میں درج ذیل اہم نتائج حاصل کیے گئے: خواتین کی بااختیاری: تنظیم میں شمولیت کو فروغ دیتے ہوئے سال 2025 میں کی گئی نئی بھرتیوں میں خواتین کا تناسب 65 فیصد رہا۔ CSR سرمایہ کاری میں بھاری اضافہ: کارپوریٹ سوشل ریسپانسبلٹی (CSR) پر کیے جانے والے اخراجات میں سال 2024 کے مقابلے میں 94 فیصد کا اضافہ (تقریباً دوگنا) درج کیا گیا۔ ماحولیاتی تحفظ اور ای-ویسٹ مینجمنٹ: کمپنی نے الیکٹرانک کچرے (e-waste) کی ری سائکلنگ میں 41 فیصد اضافہ حاصل کیا۔ اس کے علاوہ شجرکاری کی مہم کے تحت 6,50,000 سے زائد پودے لگائے گئے۔ بہترین کسٹمر سیٹسفیکشن: ان تمام اقدامات کے ساتھ کمپنی نے 97.6 فیصد کی شاندار کسٹمر سیٹسفیکشن (صارفین کی اطمینان بخش) سطح کو برقرار رکھا۔ سال 2025 میں وی ایف ایس گلوبل نے محفوظ اور ذمہ دارانہ ٹیکنالوجی پر خاص زور دیا۔ پوری تنظیم میں 'رسپانسبل آرٹیفیشل انٹیلی جنس' (Responsible AI) کا نظام نافذ کیا گیا، جس سے راز داری اور انسانی نگرانی کے تحت AI ٹیکنالوجی کا استعمال یقینی بنایا جا سکے۔ ان کاوشوں کے اعتراف میں کمپنی کو معزز 'دبئی اے آئی سیل' (Dubai AI Seal) سے بھی نوازا گیا، جو اسے ایک تصدیق شدہ اور قابل اعتماد AI ادارے کا درجہ دیتا ہے۔ فی الوقت کمپنی کے چھ AI پر مبنی حلوں (solutions) میں سے کم از کم ایک حل کا استعمال دنیا بھر کی 20 سے زائد حکومتیں کر رہی ہیں۔ اسی سال وی ایف ایس نے برازیل میں ڈیجیٹل اور طبعی شہری خدمات فراہم کرنے والی ایک بڑی کمپنی میں اکثریت حصص (majority stake) بھی حاصل کی۔

بھیونڈی میں چار منزلہ عمارت کا حصہ منہدم، 10 افراد جاں بحق

ملبے تلے مزید افراد کے دبے ہونے کا خدشہ

عبدالغنی خان

بھیونڈی میں ایک افسوسناک سانحہ پیش آیا، جب بھنڈاری کمپاؤنڈ کے گنگارام واڑی علاقے میں واقع چار منزلہ مخدوش کوہ نور اپارٹمنٹ کی بی وِنگ اچانک منہدم ہوگئی۔ اس دلخراش حادثے میں اب تک 10 افراد کی موت ہوچکی ہے، جبکہ 4 افراد کو زندہ نکال کر اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے کہ ابھی بھی کئی افراد ملبے تلے دبے ہوئے ہیں، جنہیں نکالنے کے لیے راحت و بچاؤ کا آپریشن جاری ہے۔ این ڈی آر ایف (NDRF)، ٹی ڈی آر ایف (TDRF)، فائر بریگیڈ، پولیس اور بھیونڈی نظام پور میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں بھاری مشینری، پوکلین، جے سی بی اور گیس کٹر کی مدد سے ملبہ ہٹا رہی ہیں۔ حادثے کے بعد پورے علاقے میں غم اور خوف کی فضا قائم ہے۔

رات کی تاریکی میں جاری تھی مرمت:

مقامی افراد کے مطابق عمارت میں رات کے وقت مرمتی کام جاری تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ مرمت کے دوران ایک ساتھ تین ستونوں (پلروں) پر کام کیا جارہا تھا، جس کے باعث ستونوں میں دراڑیں پڑ گئیں اور عمارت کا توازن بگڑ گیا۔ رات تقریباً 11 بج کر 20 منٹ پر بی وِنگ کا حصہ اچانک زمین بوس ہوگیا، جس کے بعد امدادی کارروائیاں شروع کی گئیں۔

10 لاشیں برآمد، 4 زخمی اسپتال میں:

ریسکیو ٹیموں نے اب تک ملبے سے 10 افراد کی لاشیں برآمد کی ہیں، جبکہ 4 زخمیوں کو نکال کر اندرا گاندھی سب ڈسٹرکٹ اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مرنے والوں میں جن کی شناخت ہوسکی ہے ان میں شمیم شیخ (32)، رنجیت سنگھ (45)، معراج رسول شیخ (34)، سنتوش کمار پانڈے (42)، شمیم انصاری (30)، راکیش کمار پاسوان (28)، اشوک پاسوان (43) اور مکیش پاسوان (20) شامل ہیں، جبکہ دو لاشوں کی شناخت ابھی باقی ہے۔ اطلاعات کے مطابق راکیش، اشوک اور مکیش پاسوان تینوں سگے بھائی تھے اور عمارت کی مرمت کا کام کررہے تھے۔

پہلے ہی خطرناک قرار دی جاچکی تھی عمارت:

بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کے ڈپٹی کمشنر وکرم دراڈے نے بتایا کہ کوہِ نور عمارت کو کئی برس پہلے ہی انتہائی خطرناک قرار دے دیا گیا تھا۔

ان کے مطابق: 7 ستمبر 2020 کو پہلی مرتبہ نوٹس جاری کیا گیا۔ 22 اپریل 2022 کو اسٹرکچرل آڈٹ کرانے کی ہدایت دی گئی۔ 5 جون 2026 کو عمارت کو منہدم کرنے کا آخری نوٹس جاری کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ آخری نوٹس کے بعد بیشتر رہائشی عمارت خالی کر چکے تھے، تاہم انہدامی کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہی یہ افسوسناک حادثہ پیش آگیا۔

ایم ایل اے نے انتظامیہ سے جواب طلب کیا:

مقامی بی جے پی رکن اسمبلی مہیش چوگھلے نے کہا کہ عمارت کو پہلے ہی خطرناک قرار دیا جاچکا تھا اور بیشتر خاندان وہاں سے منتقل ہو چکے تھے، لیکن اس کے باوجود رات کے وقت مرمتی کام جاری تھا۔ ان کے مطابق مرمت کے دوران ستونوں کو نقصان پہنچنے سے عمارت کا توازن بگڑا اور بی وِنگ منہدم ہوگئی۔ انہوں نے کہا کہ اس پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہئیں اور اگر کسی سطح پر غفلت یا لاپرواہی ثابت ہوتی ہے تو ذمہ دار افراد کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔

وزراء اور اعلیٰ حکام نے جائے حادثہ کا دورہ کیا:

حادثے کی اطلاع ملتے ہی ریاستی وزیر برائے آفات گریش مہاجن، ضلع کلکٹر، سابق مرکزی وزیر کپل پاٹل، رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے (بالیا ماما)، ایم ایل اے مہیش چوگھلے، میئر نارائن چودھری، اضافی میونسپل کمشنر وٹھل ڈاکے اور دیگر عوامی نمائندے جائے حادثہ پر پہنچے اور راحت و بچاؤ کے کام کا جائزہ لیا۔ انتظامیہ کے مطابق ریسکیو آپریشن مکمل ہونے کے بعد حادثے کی وجوہات کی تفصیلی جانچ کی جائے گی اور اگر کسی بھی مرحلے پر غفلت ثابت ہوئی تو ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

مہاراشٹر میں بارش: گھروں میں پانی داخل، کئی گاؤں کا رابطہ منقطع

7 اضلاع میں سیلاب والے حالات، انتظامیہ الرٹ

امراوتی: مہاراشٹر میں مسلسل ہو رہی موسلا دھار بارش نے یاوتمال، امراوتی، ناسک سمیت 8 اضلاع میں حالات خراب کر دیے ہیں۔ ندیاں اور نالے ابل رہے ہیں، کئی مقامات پر پلوں کے اوپر سے پانی بہہ رہا ہے اور نشیبی علاقوں میں پانی بھر جانے سے معمولات زندگی بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ انتظامیہ نے لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کرتے ہوئے امداد اور بچاؤ کی ٹیموں کو الرٹ پر رکھا ہے۔ یاوتمال ضلع کے آرنی تحصیل علاقے میں گزشتہ دیر شب ایک بڑا حادثہ پیش آیا۔ لونی کے قریب دہیلی گاؤں واقع کٹی ندی کے پل پر سیلاب کے تیز بہاؤ میں ایک ارٹیگا کار بہہ گئی۔ کار میں ایک میاں بیوی اور ان کی 2 بیٹیاں سوار تھیں۔ حادثے کے دوران شوہر اوِناش کھنڈارے کسی طرح درخت پر چڑھ کر اپنی جان بچانے میں کامیاب رہے، لیکن ان کی اہلیہ مادھوی کھنڈارے اور دونوں بیٹیاں لاپتہ ہیں۔ انتظامیہ کی ٹیمیں رات سے ہی ندی میں تلاشی مہم چلا رہی ہیں۔ امراوتی ضلع میں بھی شدید بارش کے باعث کئی علاقوں میں پانی بھر جانے کی صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ ناندگاؤں کھنڈیشور شہر میں کئی گھروں اور دکانوں میں پانی بھر گیا ہے۔ دھامک گاؤں چاروں طرف پانی ہی پانی دکھائی دے رہا ہے، جس کی وجہ سے اس کا رابطہ دوسرے علاقوں سے منقطع ہو گیا ہے۔ محکمہ موسمیات نے ضلع میں شدید بارش کی وارننگ جاری کردی ہے۔ یعنی حالات مزید سنگین ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہنگولی ضلع کے کلم نوری تحصیل علاقے میں بھی بارش کا اثر دیکھنے کو ملا۔ قصبہ دھاوڑا گاؤں کے قریب اوڑھے نالے میں سیلاب آنے سے اسکولی طلبہ اور دیہی باشندوں کا رابطہ متاثر ہو گیا ہے۔ بھنڈارا ضلع کی لاکھاندور تحصیل کے مانڈیڈ گاؤں کے قریب ابلتے نالے میں ایک بزرگ کے بہہ جانے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ جائے وقوع پر ان کا تولیہ ملنے کے بعد پولیس اور انتظامیہ نے تلاشی مہم شروع کر دی ہے۔ تیز بہاؤ کے باعث بچاؤ کے کام میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ وہیں ناسک میں مسلسل بارش کے باعث انتظامیہ الرٹ ہے۔ گنگاپور ڈیم سے 1,200 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے۔ گوداوری اور دارنا ندی کے کنارے رہنے والے لوگوں کو محفوظ رہنے اور ندیوں اور پلوں سے دور رہنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح واشم ضلع میں رات بھر ہوئی شدید بارش کے بعد انتظامیہ نے اگلے 24 گھنٹوں کے لیے لوگوں سے محتاط رہنے کی اپیل کی ہے۔ ضلع کی تمام چھ تحصیلوں میں شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ جالگاؤں ضلع میں منو دیوی آبشار میں زبردست طغیانی دیکھنے کو مل رہی ہے۔ انتظامیہ نے سیاحوں کو آبشار کے قریب جانے سے روک دیا ہے۔ ہتنور ڈیم کے 36 گیٹ بھی کھول دیے گئے ہیں اور تاپی ندی میں 76,873 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے۔

سولاپور میں اجنی ڈیم سے بھیما ندی میں 50,000 کیوسک پانی چھوڑا گیا ہے۔ انتظامیہ نے ندی کے کنارے رہنے والے لوگوں کو محتاط رہنے اور مویشیوں اور سامان کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس درمیان نندوربار ضلع میں طویل عرصے بعد ہوئی اچھی بارش سے کسانوں کو راحت ملی ہے۔ خریف کی بوائی میں تیزی آنے کی امید ہے اور کپاس، مرچ و مکئی جیسی فصلوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

تاہم گوندیا ضلع میں بارش سے نقصان بھی سامنے آیا ہے۔ ساور تولا علاقے میں نالے میں سیلاب آنے کے باعث تقریباً 50 ہیکٹر دھان کی فصل پانی میں ڈوب گئی ہے۔ کسانوں نے انتظامیہ سے سروے کر کے معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

98 فیصد صفائی' کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنے والی منترالیہ کی کینٹین میں کیڑے؛ عدالت کی سخت سرزنش

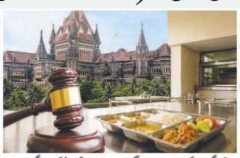

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے جمعہ کو مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کو شہر کے ریستوراں اور ہوٹلوں کے خلاف امتیازی کارروائی کرنے پر سخت سرزنش کی۔ عدالت نے حکم دیا کہ منترالیہ کی کینٹینوں کو اصلاحی نوٹس جاری کیے جائیں، کیونکہ وکلاء کی ایک کمیٹی کے معائنے کے دوران وہاں گندگی اور کیڑے پائے گئے تھے۔ کارواہک چیف جسٹس رویندر گھگے اور جسٹس گوتم اکھڈ کی بنچ نے کہا کہ ایف ڈی اے کو ہوٹلوں اور ریستوراں، بشمول سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کی کینٹینوں کے خلاف کارروائی میں 'منصفانہ، غیر امتیازی اور یکساں رویہ' اپنانے کی ضرورت ہے۔ ہائی کورٹ نے یہ تبصرہ منترالیہ کی کینٹین کو ایف ڈی اے کی جانب سے دیے گئے '98 فیصد صفائی' سے متعلق سرٹیفکیٹ پر سوال اٹھاتے ہوئے کیا۔ قائم مقام چیف جسٹس رویندر گھوگے اور جسٹس گوتم انکھڈ کی بنچ نے چار وکلاء کی ایک ٹیم کو فوری طور پر منترالیہ کی کینٹین کا دورہ کر کے معائنہ کرنے اور جمعہ کی دوپہر تک وہاں کی صورتحال سے عدالت کو آگاہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے بعد وکلاء کی کمیٹی فوری طور پر سرگرم ہوگئی اور جمعہ کی دوپہر تک اپنی رپورٹ عدالت میں پیش کردی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ کمیٹی کو کینٹین میں گندگی ملی، سیوریج ٹوٹا ہوا تھا، نالی کھلی ہوئی تھی اور کچن کے فرش اور دیواروں پر کاکروچ اور مکھیاں موجود تھیں۔ کمیٹی کی جانب سے پیش کی گئی تصاویر دیکھنے کے بعد بنچ نے حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ایف ڈی اے کو منترالیہ کی کینٹین کو بھی نوٹس جاری کرنا چاہیے۔ عدالت اس بات پر ناراض تھی کہ اسی طرح کی خامیوں کے لیے ایف ڈی اے نے جنوبی ممبئی کے پورنیما ریستوراں کو 'معطلی نوٹس' جاری کیا تھا، جبکہ وزارت کی کینٹین کو قواعد کی 98 فیصد پابندی کرنے والا قرار دیا گیا تھا۔ پورنیما ریستوران کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل وینکٹیش دھونڈ نے عدالت کو بتایا تھا کہ ایف ڈی اے نے قانون کے مناسب طریقہ کار پر عمل کیے بغیر 'معطلی نوٹس' جاری کیا تھا۔ ہائی کورٹ نے کہا، ''تو پھر منترالیہ کی کینٹین کا لائسنس بھی معطل کریں۔ یا تو اس کا لائسنس معطل کریں یا پورنیما کا لائسنس بحال کریں۔ ہم برابری چاہتے ہیں، اس ملک میں ہر شخص برابر ہے۔ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے۔'' اس کے بعد ایف ڈی اے کے وکلاء نے کہا کہ پورنیما کو دیا گیا معطلی نوٹس (کام بند کرنے کا نوٹس) اصلاحی نوٹس میں تبدیل کر دیا جائے گا اور دوبارہ معائنہ کیا جائے گا۔ ہائی کورٹ نے اس پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ پورنیما ریستوراں کو جاری معطلی نوٹس کو 'وجہ بتاؤ اصلاحی نوٹس' میں تبدیل کیا جائے گا اور وزارت کی تینوں کینٹینوں کو بھی اسی طرح کے نوٹس جاری کیے جائیں گے۔ عدالت اس معاملے کی اگلی سماعت 6 اگست کو کرے گی۔ عدالت نے کہا، ''ان مقامات کو منگل تک کا وقت دیا جائے گا اور بدھ کو ایف ڈی اے کی جانب سے دوبارہ معائنہ کیا جائے گا۔'' بنچ نے ایف ڈی اے کمشنر تکارام منڈے کو حکم دیا کہ وہ اپنے افسران کی جانب سے پیش کی گئی ان رپورٹوں کا بھی جائزہ لیں جن میں وزارت کی کینٹینوں کے 98 فیصد قواعد پر عمل کرنے کی بات کہی گئی تھی، اور 'جھوٹ بولنے' پر ان کے خلاف مناسب کارروائی کریں۔

بنچ نے کہا کہ ایف ڈی اے اور اس کے کمشنر منڈے جو کام کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی ایجنسی کو غیر جانب دار بھی رہنا چاہیے۔ بنچ نے کہا، ''ہم محکمے کے کام کی تعریف کرتے ہیں، لیکن ہم صرف اتنا چاہتے ہیں کہ وہ سب کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔ انہیں کسی ایک کی طرف جھکاؤ نہیں رکھنا چاہیے۔ انہیں منصفانہ اور ایماندار رہنے کی ضرورت ہے۔'' اس سے قبل دن میں ایف ڈی اے نے عدالت میں ایک چارٹ پیش کیا تھا، جس میں تمام کھانے پینے کے مراکز اور کینٹینوں کی تفصیلات شامل تھیں۔ ان میں عدالت احاطے اور منترالیہ میں موجود تین کینٹینوں کے علاوہ شہر بھر کے نجی کلب بھی شامل تھے۔ چارٹ کے مطابق وزارت کی کینٹین کو صفائی ستھرائی کے معاملے میں 98 فیصد نمبر دیے گئے تھے۔ عدالت نے اس پر شبہ ظاہر کیا اور ایف ڈی اے سے معائنے کے دوران لی گئی تصاویر اور ویڈیو فوٹیج پیش کرنے کو کہا۔ عدالت نے کہا، ''ہمیں منترالیہ کی کینٹین کی وہ تصاویر اور ویڈیوز دکھائیں جو معائنے کے وقت لی گئی تھیں۔ ایف ڈی اے کے مطابق کینٹین بالکل صاف ستھری ہے۔ آپ (ایف ڈی اے نے) پورنیما ریستوراں میں کیے گئے معائنے کی تصاویر پیش کی ہیں۔ سب کے ساتھ یکساں اور منصفانہ سلوک کریں۔ آپ صرف نجی اداروں کو ہی نشانہ نہیں بنا سکتے۔'' عدالت نے ایف ڈی اے سے ان حالات اور پیمانوں کے بارے میں بھی معلومات طلب کیں، جن کی بنیاد پر کچھ کھانے پینے کی جگہوں کو اصلاحی نوٹس جاری کیے گئے، جبکہ کچھ دیگر کو براہ راست معطلی (کام بند کرنے) کے نوٹس دیے گئے۔

وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے 'خطرناک' عمارتیں خالی کرانے کی ہدایت دی

ممبئی: بھیونڈی میں ایک خستہ حال عمارت منہدم ہونے سے دس افراد کی موت کے بعد مہاراشٹر کے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس نے جمعہ کو کہا کہ افسران کو 'خطرناک' عمارتوں سے لوگوں کو سمجھا بجھا کر باہر نکالنا چاہیے اور ضرورت پڑنے پر جان بچانے کے لیے طاقت کا استعمال بھی کرنا چاہیے۔ فڑنویس نے یہاں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بھیونڈی کی عمارت کو سی-1 زمرے کی عمارت قرار دیا گیا تھا، جس کا مطلب ہے کہ یہ رہائش کے لیے محفوظ نہیں تھی۔ انہوں نے کہا، ''یہ انتہائی افسوسناک ہے۔ یہ سی-1 زمرے کی عمارت تھی۔ مقامی میونسپل کمشنر نے مجھے بتایا کہ تقریباً 25 افراد کو پہلے ہی عمارت سے باہر نکال لیا گیا تھا۔ اس کے باوجود ٹھیکیدار نے مرمت کا کام جاری رکھا، جس کے بعد یہ حادثہ پیش آیا۔'' فڑنویس نے اس حادثے میں جان گنوانے والوں کے اہل خانہ سے تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ ریاستی حکومت مہلوکین کے اہل خانہ کو مالی امداد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ میونسپل کمشنر کو ٹھیکیدار کے خلاف قانونی کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ درجہ بندی کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ سی-1 زمرے کی عمارت کو خطرناک اور رہائش کے لیے ناموزوں سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''زندگی اہم ہے۔ جان بچانا بھی اتنا ہی اہم ہے۔ سی-1 زمرے کی عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کو سمجھا بجھا کر اور سختی کے ساتھ باہر نکالا جانا چاہیے۔ اگر ضرورت ہو تو ایسی خستہ حال عمارتوں سے لوگوں کو باہر نکالنے کے لیے کچھ طاقت کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، عدالت کے احکامات کے مطابق کچھ پابندیاں ہیں۔ پھر بھی میرا ماننا ہے کہ جان بچانا بھی اہم ہے۔'' افسران نے جمعہ کو بتایا کہ بھیونڈی میں چار منزلہ کوہِ نور عمارت منہدم ہونے سے کم از کم نو افراد کی موت ہوگئی اور خدشہ ہے کہ ملبے میں اب بھی دو سے تین افراد پھنسے ہوئے ہیں، جنہیں نکالنے کے لیے ریسکیو کارروائیاں جاری ہیں۔ بھیونڈی-نظام پور سٹی میونسپل کارپوریشن نے بتایا کہ اس نے ستمبر 2020 میں ہی اس عمارت کو 'خطرناک' قرار دے دیا تھا اور رواں سال 5 جون کو اسے خالی کرنے کا نوٹس جاری کیا تھا، جس کے بعد بجلی اور پانی کی سپلائی منقطع کردی گئی تھی۔

شیئر بازار میں تیزی برقرار

آئی ٹی اور ایف ایم سی جی شعبوں میں فروخت کا دباؤ

ممبئی (یو این آئی) گھریلو شیئر بازاروں میں جمعہ کے روز تیزی کا رجحان برقرار رہا، اگرچہ آئی ٹی اور ایف ایم سی جی شعبوں کے حصص میں فروخت کا دباؤ نمایاں رہا۔ اتار چڑھاؤ سے بھرپور کاروبار کے دوران بی ایس ای سینسیکس 166.49 پوائنٹس (0.21 فیصد) کے اضافے کے ساتھ 78,094.64 پوائنٹس پر بند ہوا، جبکہ نیشنل اسٹاک ایکسچینج (این ایس ای) کا نفٹی-50 انڈیکس 66.45 پوائنٹس یعنی 0.27 فیصد بڑھ کر 24,383.60 پوائنٹس پر پہنچ گیا۔ شعبہ جاتی اشاریوں میں نفٹی آئی ٹی 1.56 فیصد اور نفٹی ایف ایم سی جی 1.05 فیصد گر گئے، جبکہ پائیدار صارفین کی مصنوعات کے شعبے میں بھی کمزوری دیکھی گئی۔ اس کے برعکس آٹو سیکٹر کا انڈیکس 1.64 فیصد، مالیاتی خدمات کا 1.31 فیصد اور میڈیا کا 2.09 فیصد بڑھا۔ فارما سیکٹر میں بھی تیزی کا رجحان رہا۔ وسیع تر بازار میں بھی مثبت رجحان دیکھنے میں آیا۔ نفٹی مڈ کیپ-50 انڈیکس 0.43 فیصد اور سمال کیپ-100 انڈیکس 0.44 فیصد مضبوط ہوا۔ سینسیکس میں شامل کمپنیوں میں بہتر سہ ماہی نتائج کے بعد بجاج فائنانس کا شیئر تقریباً 8 فیصد اور بجاج فِن سرو کا شیئر ساڑھے 6 فیصد سے زیادہ چڑھ گیا۔ مہندرا اینڈ مہندرا کے حصص میں ساڑھے 3 فیصد جبکہ اڈانی پورٹس کے حصص میں 2 فیصد سے زائد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ ٹاٹا اسٹیل کا شیئر 1.52 فیصد اور ریلائنس انڈسٹریز کا شیئر ایک فیصد بڑھا۔ بی ای ایل، این ٹی پی سی، ٹائٹن، بھارتی ایئرٹیل اور ماروتی سوزوکی کے حصص بھی سبز نشان میں بند ہوئے۔

مہاراشٹر حکومت نے پرنٹ اخبارات کی تقسیم پر پابندی لگانے کا حکم جاری کیا

وزراء یکم ستمبر سے ای پیپرز پڑھیں گے

ممبئی: مہاراشٹر میں دیویندر فڑنویس حکومت نے ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ حکومت نے پرنٹ اخبارات کی تقسیم پر پابندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔ نتیجتاً، وزراء یکم ستمبر سے ای پیپرز پڑھیں گے۔ مہاراشٹر حکومت نے یکم ستمبر سے نائب وزیر اعلیٰ اور دیگر وزراء کے دفاتر اور سرکاری رہائش گاہوں کو پرنٹ شدہ اخبارات اور رسائل کی فراہمی بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ نے اس سلسلے میں ایک سرکاری حکم نامہ جاری کیا ہے۔ حکم نامے کے مطابق وزیر اعلیٰ کے دفتر اور سرکاری رہائش گاہوں کو پرنٹ شدہ اخبارات کی فراہمی پہلے کی طرح جاری رہے گی جس کے اخراجات محکمہ جنرل ایڈمنسٹریشن برداشت کرے گا۔ دریں اثنا، دیگر وزراء کو اپنے متعلقہ محکموں کے بجٹ سے اخبارات اور رسائل کے اخراجات پورے کرنے ہوں گے۔ اب انہیں ان اشاعتوں کے آن لائن ورژنز کو سبسکرائب کرنے کی ضرورت ہوگی۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈپارٹمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آن لائن سبسکرپشن کے ذریعے نائب وزرائے اعلیٰ، وزراء اور وزرائے مملکت کے دفاتر اور سرکاری رہائش گاہوں پر اخبارات اور رسائل فراہم کیے جائیں۔ اس انتظام سے پیدا ہونے والے بلوں کو ڈپٹی چیف منسٹرس، وزراء اور وزرائے مملکت کے دفاتر کے ذریعے متعلقہ انتظامی محکموں کو پیش کیا جانا ہے۔ حکومتی حکم نامے میں کہا گیا ہے کہ اس نظام کے تحت ہونے والے اخراجات متعلقہ انتظامی محکمے اپنے موجودہ دفتری اخراجات کے بجٹ کے تحت مختص کیے گئے فنڈز سے برداشت کریں گے۔ حکم نامے میں مزید کہا گیا ہے کہ نائب وزرائے اعلیٰ، وزراء اور وزرائے مملکت کے دفاتر اور رہائش گاہوں کو اخبارات اور رسائل کی فراہمی یکم ستمبر 2026 سے بند کر دی جائے گی۔ حکم نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ اور دفتر کو اخبارات اور رسائل کی فراہمی کا موجودہ انتظام جاری رہنا چاہیے، اس سے متعلقہ اخراجات اس محکمے کے ذریعے منظور کیے جائیں گے۔ اخبارات اور رسائل آن لائن سبسکرپشن کے ذریعے نائب وزیر اعلیٰ، وزراء اور وزرائے مملکت کے دفاتر اور رہائش گاہوں پر دستیاب کرائے جائیں۔ مزید برآں، اس مقصد کے لیے ادائیگیوں کو ڈپٹی چیف منسٹر، وزراء اور وزرائے مملکت کے دفاتر کے ذریعے متعلقہ انتظامی محکمے کو بھجوایا جانا چاہیے۔

سولاپور میں ایس ٹی بس ٹرک سے ٹکرا گئی

2 افراد ہلاک، 10 مسافر زخمی

شولاپور: مہاراشٹر کے سولاپور شہر کے شیلگی علاقے میں جمعہ (31 جولائی) کی صبح ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا۔ شولاپور-حیدرآباد قومی شاہراہ پر اسٹیٹ ٹرانسپورٹ (ایس ٹی) کی بس ایک ٹرک کے پچھلے حصے سے ٹکرا گئی۔ ایس ٹی بس ڈرائیور اور ایک خاتون مسافر کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ تقریباً 10 مسافر زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں کی شناخت ایس ٹی بس ڈرائیور داداراؤ بھل چندر بنسودے (43) اور خاتون مسافر ناگو بائی رام ریوگے کے طور پر کی گئی ہے۔ حادثے کے بعد جائے وقوعہ پر افراتفری مچ گئی اور مقامی لوگوں نے راحت اور بچاؤ کے کاموں میں مدد کی۔

کیپٹن امول مہاڈک اپنے حامیوں کے ساتھ کانگریس میں شامل

حکومت ریزرویشن کے مسئلے پر مختلف برادریوں کے درمیان تصادم بھڑکانے کی کوشش کررہی ہے: ہرش وردھن سپکال

ممبئی: این سی پی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے کے بھانجے کیپٹن امول مہاڈک نے آج اپنے حامیوں کے ساتھ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال کی موجودگی میں تلک بھون میں منعقدہ تقریب کے دوران کانگریس پارٹی کی رکنیت اختیار کرلی۔ اس موقع پر ہرش وردھن سپکال نے ان کا کانگریس میں خیرمقدم کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ تقریب میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے سکریٹری اور تلنگانہ کے شریک انچارج سچن ساونت، مہاراشٹر کانگریس کے سینئر ترجمان اتل لونڈھے سمیت دیگر عہدیداران موجود تھے۔ اس موقع پر ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ بی جے پی حکومت ملک میں جمہوریت اور آئینی اقدار کو کچل کر من مانی کررہی ہے، جو ملک کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ اسی لیے لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے ایک بڑی جدوجہد کا آغاز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو آمریت پسند رجحانات سے بچانا آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ راہل گاندھی کی اس تحریک کو ملک بھر سے بھرپور حمایت مل رہی ہے اور بڑی تعداد میں نوجوان بھی ان کے ساتھ جڑ رہے ہیں۔ ان کے ہاتھ مضبوط کرنے اور اس جدوجہد میں شریک ہونے کے لیے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد کانگریس پارٹی میں شامل ہورہے ہیں۔ کیپٹن امول مہاڈک نے بھی اسی مقصد کے تحت کانگریس میں شمولیت اختیار کی ہے۔ اس سے یہ یقین مزید مضبوط ہوتا ہے کہ کانگریس کا نظریہ اور راہل گاندھی کی قیادت ہی ملک کو صحیح سمت دے سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کیپٹن امول مہاڈک کو پروفیشنل کانگریس شعبے میں ذمہ داری دی جائے گی اور ان کے تجربے سے پارٹی کو یقیناً فائدہ پہنچے گا۔ کیپٹن امول مہاڈک نے کہا کہ ان کا خاندان ابتدا ہی سے کانگریس کے نظریات سے وابستہ رہا ہے۔ ان کے دادا تاجی راؤ عرف انا صاحب تٹکرے کانگریس پارٹی کے لیڈر تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج کانگریس میں شامل ہو کر ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے اپنے ہی گھر واپس آ گیا ہوں۔ ان کا یقین ہے کہ راہل گاندھی کی قیادت ہی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرسکتی ہے، اسی اعتماد کے ساتھ انہوں نے کانگریس کی رکنیت اختیار کی ہے۔ پارٹی جو بھی ذمہ داری دے گی، وہ اسے پوری دیانت داری اور صلاحیت کے ساتھ نبھائیں گے۔

سنیترہ پوار ایکشن موڈ میں، بیڑ کی ترقی اور امراوتی کی سیلابی صورتحال پر مسلسل نظر

رات گئے تک ترقیاتی جائزہ اجلاس، صبح سویرے ضلع اسپتال کا معائنہ؛ امراوتی میں بارش سے پیدا شدہ صورتحال پر انتظامیہ کو فوری امدادی کارروائی کی ہدایت

ممبئی/بیڑ: نائب وزیر اعلیٰ اور ضلع بیڑ کی سرپرست وزیر سنیترہ اجیت دادا پوار نے اپنی متحرک کارکردگی سے واضح کر دیا ہے کہ وہ ترقیاتی کاموں اور عوامی مسائل کے حل کو اولین ترجیح دے رہی ہیں۔ بیڑ کے دو روزہ دورے کے دوران انہوں نے رات گئے تک ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا، عوامی نمائندوں اور انتظامی افسران کے ساتھ تفصیلی اجلاس منعقد کیے اور شہریوں کے مسائل سنے۔ چند گھنٹوں کے آرام کے بعد اگلی صبح سات بجے ہی ضلع اسپتال پہنچ کر طبی سہولتوں، جاری ترقیاتی کاموں اور انتظامی انتظامات کا معائنہ کیا اور متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات جاری کیں۔ سنیترہ پوار کی اس سرگرم اور عملی طرزِ قیادت کو دیکھتے ہوئے ضلع کے شہریوں نے کہا کہ انہوں نے حقیقی معنوں میں بیڑ کے سرپرست وزیر کی ذمہ داری سنبھال لی ہے۔ آنجہانی اجیت دادا پوار نے بیڑ کی ترقی کے لیے جس رفتار سے کام کیا تھا، ان کے انتقال کے بعد عوام میں یہ خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں ترقیاتی منصوبوں کی رفتار سست نہ پڑ جائے، تاہم سنیترہ پوار کے حالیہ دورے نے ان خدشات کو بڑی حد تک دور کر دیا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ وہ ترقی کے اسی سفر کو پوری سنجیدگی اور عزم کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہیں، جس سے ضلع میں نئی امید پیدا ہوئی ہے۔ دوسری جانب نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ پوار نے امراوتی ضلع میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث پیدا ہونے والی سیلابی صورتحال کا بھی تفصیلی جائزہ لیا۔ شدید بارش کے سبب متعدد دریاؤں اور ندی نالوں میں طغیانی آ گئی ہے، کئی دیہات کا مرکزی شاہراہوں سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے اور معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ سنیترہ پوار نے امراوتی کے ضلع کلکٹر آشیش یرے کر سے ٹیلی فون پر رابطہ کر کے سیلابی صورتحال کی مکمل معلومات حاصل کیں اور ہدایت دی کہ متاثرہ شہریوں تک فوری امداد پہنچائی جائے، کسی بھی قسم کے جانی یا مالی نقصان سے بچنے کے لیے تمام متعلقہ محکمے پوری طرح چوکس رہیں اور تمام ضروری اقدامات بلا تاخیر کیے جائیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت عوامی مسائل کے حل، ترقیاتی منصوبوں کی رفتار برقرار رکھنے اور قدرتی آفات سے متاثرہ شہریوں کی فوری مدد کے لیے پوری سنجیدگی کے ساتھ کام کر رہی ہے، اور انتظامیہ کو ہر سطح پر مؤثر کارروائی یقینی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔

لکھنؤ: شیش محل میں انجمن شبیریا کی تین روزہ طرحی شب بیداری کے اختتام پر الوداعی علم اٹھایا گیا۔

ذات سرٹیفکیٹ کی درخواستوں کو بلا وجہ مسترد کرنا غیر آئینی: ہائی کورٹ

پریاگ راج: (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے کہا کہ بغیر کوئی معقول وجہ بتائے ذات سٹیفکیٹ کی درخواستوں کو مسترد کرنا غیر آئینی ہے۔ محکمانہ ویب سائٹ پر صرف ثبوت کی کمی کو دیکھ کر درخواست کو مسترد کرنا کافی نہیں ہے۔ انتظامی اہلکاروں کو ایک معقول حکم پاس کرنا چاہیے اور درخواست گزار کو ایک کاپی فراہم کرنی چاہیے۔ یہ حکم جسٹس اجیت کمار اور سدھارتھ نندن کی ڈویژن بنچ نے متھرا کے رہنے والے آلوک دھنگر اور اس کی بہن کی طرف سے دائر درخواست پر دیا ہے۔ درخواست گزاروں نے تحصیلدار کو درج فہرست ذات دھنگر زمرہ کے تحت سٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تھی۔ 23 فروری 2026 کو ان کی درخواست محض ثبوت کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے مسترد کر دی گئی۔ انہیں مسترد ہونے کی تفصیلی وجہ، تحقیقاتی رپورٹ کی کاپی یا آرڈر کی کاپی نہیں بھیجی گئی۔ انہوں نے اسے ہائی کورٹ میں چیلنج کیا۔ فریقین کو سننے کے بعد ڈویژن بنچ نے کہا کہ ویب سائٹ پر محض معلومات اپ لوڈ کرنے سے قانونی معلومات نہیں بنتی۔ ہر درخواست دہندہ کو مسترد

ہونے کی وجہ سے آگاہ کرنے کا قانونی حق ہے۔ ہائی کورٹ نے حکام کو حکم دیا کہ وہ درخواست گزاروں کو تحقیقاتی رپورٹ پر اعتراضات اٹھانے اور کوتاہیوں کو دور کرنے کا موقع فراہم کریں۔ اس کے بعد منظوری یا مسترد کرنے کا تفصیلی اور معقول حکم پاس کیا جانا چاہیے۔ اس آرڈر کی ایک کاپی درخواست گزار کو سات دنوں کے اندر دستیاب کرائی جائے۔ عدالت نے یہ بھی حکم دیا کہ تحقیقاتی رپورٹ اور حتمی آرڈر محکمہ کی ویب سائٹ پر ڈاؤن لوڈ کے قابل لنک کے طور پر دستیاب ہوں۔ عدالت نے ہدایت کی کہ کاسٹ سٹیفکیٹ کی درخواست کی تمام کارروائی درخواست کی تاریخ سے دو ماہ کے اندر مکمل کی جائے۔ ریاست کے چیف سکریٹری کو یہ حکم تمام اضلاع اور تحصیل سطحوں تک پہنچانے کی بھی ہدایت دی گئی۔ انہیں تین ماہ کے اندر معیاری آپریٹنگ پروسیجر (SOP) تیار کرنے پر غور کرنے کو بھی کہا گیا۔

ریاست میں امیدوار میں ہی طے کر رہی ہوں: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی سپریمو مایاوتی نے اتر پردیش اسمبلی انتخابات کی تیاریوں اور پارٹی کے قومی کنوینر آکاش آنند کے کردار کو لے کر سوشل میڈیا پر جاری چرچاوں کے بارے میں صورتحال کو واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ یوپی اسمبلی انتخابات کے امیدواروں کے بارے میں حتمی فیصلے کرنے والی ہیں، اور اب تک دو درجن سے زیادہ امیدواروں کو حتمی شکل دی جا چکی ہے۔ مایاوتی نے کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے حصہ کے طور پر، انہوں نے لکھنؤ میں پارٹی کے ریاستی دفتر میں کئی ریاستی سطح کی میٹنگیں کی ہیں۔ ان میٹنگوں میں ریاستی اور ڈویژنل عہدیداروں کو امیدواروں کے انتخاب سے متعلق رہنما خطوط دیے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امیدواروں کے انٹرویو کے عمل کے بعد 20 سے زائد امیدواروں کو حتمی شکل دے دی گئی ہے اور تمام سیٹوں کے امیدواروں کا فیصلہ ان کی بنیاد پر ہوگا۔ مایاوتی نے کہا کہ آکاش آنند کو لے کر طرح طرح کی الجھنیں پھیلائی جا رہی ہیں، لیکن ان میں کوئی سچائی نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انہیں ملک میں اسمبلی اور لوک سبھا انتخابات کے دوران امیدواروں کو حتمی شکل دینے کا اختیار حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن اسمبلی حلقوں میں امیدواروں کو حتمی شکل دی گئی ہے، وہاں پارٹی

کے سینئر عہدیداران کی اجازت سے جلسے کر رہے ہیں اور امیدواروں کا اعلان کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں آکاش آنند پارٹی ریلیوں کے ذریعے کچھ حلقوں کے امیدواروں کا اعلان بھی کریں گے۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ پچھلے ایک سال سے آکاش آنند کو تنظیمی جائزہ میٹنگوں اور عوامی میٹنگوں کیلئے پورے ملک میں تعینات کیا گیا ہے۔ انہوں نے اپنی ہدایت پر حالیہ ریاستی انتخابات میں پارٹی کی انتخابی ریلیوں سے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ آکاش آنند اپنی ذمہ داریاں پوری ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ نبھا رہے ہیں۔ مایاوتی نے کانشی رام کی برسی پر 9 اکتوبر 2025 کو لکھنؤ میں بی ایس پی کی میگا ریلی کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ آکاش آنند کو اس تقریب سے خطاب کرنے کا موقع دیا گیا تھا۔ لوک سبھا انتخابات کے دوران انہیں پارٹی کی انتخابی ریلیوں سے خطاب کرنے کیلئے اتر پردیش سمیت ملک بھر کی دیگر ریاستوں میں بھی بھیجا گیا تھا۔ مایاوتی نے کہا کہ اتر پردیش میں مخصوص سیٹوں کے لیے امیدواروں کا اعلان کرنے کے لیے آکاش آنند کی عوامی میٹنگیں پارٹی کے معمول کے عمل کا حصہ ہیں۔ اس کا ان کے سیاسی قد کاٹھ یا امیدواروں کے انتخاب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے پارٹی کارکنوں سے سوشل میڈیا پر آکاش آنند کے بارے میں ہونے والی بحثوں سے ہوشیار رہنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی ممبران کو ایسے ”شرارتی اور ذات پرست عناصر“ سے چوکنا رہنا چاہیے۔

فیروز آباد: ٹیچر نے 4 سالہ معصوم بچے کی آنکھ میں پنسل ماری

فیروز آباد: (پی این ایس) فیروز آباد کے نجی اسکول میں بچوں کے ساتھ مبینہ زیادتی کا افسوسناک واقعہ سامنے آیا ہے۔ الزام ہے کہ علاقے کے سرپرستوں میں بھی تشویش پائی جاتی ہے۔ کوٹلہ روڈ پر واقع شری رام کالونی کے رہائشی منوج کمار کے مطابق ان کا چار سالہ

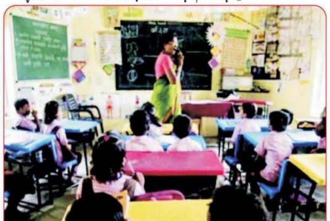

ٹیچر نے 4 سالہ بچے کی آنکھ میں پنسل سے وار کیا جس سے اس کی آنکھ شدید زخمی ہوگئی۔ اسی خاندان کے بڑے بیٹے پر بھی حملہ کرنے کا الزام ہے جس کے نتیجے میں کان پر شدید چوٹ آئی ہے۔ متاثرہ کے اہل خانہ کی شکایت کے بعد پولیس نے اسکول کے ڈائریکٹر، منیجر اور دو اساتذہ کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اس واقعے سے بیٹا انمول مدر پرائیڈ انٹرنیشنل اسکول میں ایل کے جی کا طالب علم ہے۔ الزام ہے کہ 6 جولائی کو کلاس کے دوران ٹیچر کاجل نے اس کی آنکھ میں پنسل سے وار کیا جس سے اس کی آنکھ کو شدید چوٹ آئی۔ اہل خانہ کا کہنا ہے کہ واقعے کے بعد بچے کو تشویشناک حالت میں نئی دہلی کے ایمس لے جایا گیا، جہاں 12 جولائی کو اس کی آنکھ کا آپریشن ہوا۔

لکھنؤ: بی جے پی پر تعلیمی نظام کمزور کرنے کا الزام

ریاست میں 22000 سے زائد اسکول بند، طلباء کا مستقبل تباہ: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بی جے پی حکومت پر تعلیمی نظام کو کمزور کرنے کا الزام لگایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے تعلیمی اور امتحانی نظام کو تباہ کر دیا ہے جس سے طلباء اور نوجوانوں کا مستقبل متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی غریب کنبوں کے بچوں کو تعلیم سے دور رکھنا چاہتی ہے۔ 22,000 سے زائد پرائمری سکول بند: اکھلیش یادو نے کہا کہ اتر پردیش میں 22,000 سے زیادہ پرائمری اسکولوں کو انضمام اور دیگر وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے بند کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ان سکولوں کو تباہ کر رہی ہے جہاں سے بچوں کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ ان کے بقول بہت سے سرکاری اسکولوں کو اب بھی خستہ حال عمارتوں، بجلی کی کمی، پنکھوں کی کمی اور ٹپکتی ہوئی چھتوں جیسے مسائل کا سامنا ہے۔

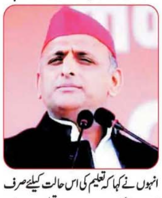

انہوں نے کہا کہ تعلیم کی اس حالت کیلئے صرف بی جے پی حکومت ذمہ دار ہے۔ تعلیم اور روزگار پر کیا حملہ: ایس پی سربراہ نے کہا کہ بی جے پی کے ایجنڈے میں تعلیم اور روزگار کبھی بھی ترجیح نہیں رہی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کی پالیسیوں نے تعلیمی نظام کو مسلسل کمزور کیا ہے جس سے طلباء اور نوجوان اپنے مستقبل کے بارے میں پریشان ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ ملک بھر کے طلباء بی جے پی کی تعلیم مخالف پالیسیوں سے ناراض ہیں اور انہیں مستقبل میں معاف نہیں کریں گے۔ انہوں نے بی جے پی پر نفرت کی سیاست کرنے کا بھی الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے نئے سکول، کالج اور یونیورسٹیاں بنانے کی بجائے تعلیمی اداروں کو کمزور کیا ہے۔ رام پور میں محمد علی جوہر یونیورسٹی کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حکومت اسے بھی نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ یونیورسٹیوں کو نقصان پہنچانے والوں کو معاشرے نے کبھی قبول نہیں کیا۔

ایس ایس سی امتحان میں نقل کرانے والا ملزم گرفتار

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) نے اسٹاف سلیکشن کمیشن (ایس ایس سی) آن لائن امتحان میں ہائی ٹیک طریقہ سے نقل کرانے والے گروہ کے ایک مطلوب ملزم لوکیش کو راجستھان کے الور سے گرفتار کیا ہے۔ ملزم کو 30 جولائی 2026 کو شام 5:30 بجے کے قریب پکڑا گیا۔ یہ کارروائی ایس ایس سی کی سی اے پی ایف، ایس ایس ایف کانسٹبل (جنرل ڈیوٹی) اور آسام رائفلس رائفل مین امتحان 2026 میں دھاندلی کے معاملہ میں کی گئی ہے۔ گھر سے ملے ہائی ٹیک آلات: STF نے ملزم کے گھر سے 92 ترمیم شدہ TFT اسکرینیں، 45 VGA کارڈز، HDMI to VGA 20 کارڈز، 14 Raspberry Pis، میموری کارڈز، کیبلز، لیپ ٹاپس اور دیگر الیکٹرانک سامان برآمد کیا۔ جانچ میں سامنے آیا کہ ملزم انھیں آلات کے ذریعہ امتحان میں نقل کرانے کی تکنیک فراہم کراتا تھا۔ ایسے کرتا تھا امتحان میں فرضی واڑہ: ایس ٹی ایف کے مطابق اس معاملے میں گینگ لیڈر پردیپ چوہان اور ہیکر امت رانا سمیت کئی ملزمان کو پہلے ہی گرفتار کیا جا چکا ہے۔ پوچھ گچھ سے پتہ چلتا ہے کہ لوکیش نے ترمیم شدہ TFT اسکرینیں تیار کیں اور انہیں اتر پردیش، ہریانہ، دہلی، راجستھان اور مہاراشٹر سمیت کئی ریاستوں کو فراہم کیا۔ ایک سنگل اسکرین کی تیاری میں تقریباً 40,000 روپے لاگت آئی، جب کہ اس نے فی TFT اسکرین 5,000 روپے لی۔ تحقیقات سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ ترمیم شدہ TFT اسکرینیں عام اسکرینوں سے ملتی جلتی ہیں۔ ایک بار امتحانی مرکز میں نصب ہونے کے بعد، پوری اسکرین کو وائی فائی ڈونگل کے ذریعے ایک بیرونی سسٹم میں منتقل کیا جاتا تھا جہاں حل کرنے والا سوالیہ پرچہ حل کرتا تھا۔ گریٹر نوئیڈا کے نالج پارک پولیس اسٹیشن میں درج کیس میں بی این ایس اور آئی ٹی ایکٹ کی مختلف دفعات کے تحت ملزم کے خلاف مزید قانونی کارروائی کی جا رہی ہے۔

ایودھیا میں دیوالی: وندے ماترم قانون پاس ہونے کے بعد سنتوں میں خوشی

ایودھیا: (پی این ایس) وندے ماترم قانون پاس ہونے کے بعد ایودھیا کی رام نگری میں دیوالی جیسا تہوار کا ماحول دیکھا گیا۔ شہر کے سنتوں، مہنتوں اور عقیدت مندوں نے شمع روشن کر، پٹاخے پھوڑ کر اور مٹھائیاں تقسیم کر کے خوشی کا اظہار کیا۔ سنت برادری نے اسے قومی غیرت اور قومی فخر سے جڑا ایک تاریخی فیصلہ قرار دیا۔ دیوا کاراچاریہ اور جگدگرو پرمہنس اچاریہ نے کہا کہ 'وندے ماترم' صرف ایک گانا نہیں ہے، بلکہ ملک کی شناخت، آزادی کی جدوجہد کی قربانیوں، اور مادر وطن سے عقیدت کی علامت ہے۔ اس فیصلے سے حب الوطنی کے جذبے کو مزید تقویت ملے گی اور آنے والی نسلوں میں قوم کے تئیں فرض شناسی کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اس موقع پر موجود بابری مسجد کیس کے سابق پیروکار اقبال انصاری نے بھی حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کیا۔

بجنور پربل قتل کیس کے سات مجرموں کو عمر قید کی سزا

بجنور: (پی این ایس) چودہ سال بعد، عدالت نے بجنور ضلع میں انتہائی متنازعہ پربل قتل کیس میں ایک اہم فیصلہ سناتے ہوئے سات مجرموں کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اس سے قبل عدالت نے تمام ملزمان کو سزا سنائی تھی۔ الہ آباد ہائی کورٹ میں دائر کی گئی ایک عرضی جس میں 12 دیگر افراد کو بھی اس معاملے میں فرد جرم عائد کرنے کی درخواست کی گئی ہے، جس کی سماعت 4 اگست کو ہونے والی ہے۔ یہ مقدمہ 19 دسمبر 2012 کا ہے۔ پربل کو مبینہ طور پر شہنائی بینکویٹ ہال میں منعقدہ اگرسین جینتی کی تقریب کے دوران مارا پیٹا گیا تھا۔ الزام ہے کہ قتل کے بعد لاش کو گنگا ندی میں پیٹ پیٹ پھینک دیا گیا۔ تحقیقات کے بعد پولیس نے 26 جولائی 2013 کو سنجے گپتا ایڈوکیٹ، ونے اگروال، اپوروا اگروال، نکھل اگروال، انوج اگروال، راہول گپتا اور آشیش عرف آشو کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کی۔

غفلت برتنے کے الزام میں تین پولیس اہلکاروں سمیت پانچ معطل

دیوریا: (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع دیوریا کے گوری بازار علاقے کے لکنی گاؤں میں جمعرات کو ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے کو لے کر ہوئے تنازع اور ہنگامے کے بعد ضلع انتظامیہ نے کارروائی کرتے ہوئے جمعہ کو تین پولیس اہلکاروں کے علاوہ ایک تحصیل اہلکار (لکھپال) اور ایک پنچایت سکریٹری کو معطل کر دیا۔ ضلع مجسٹریٹ مدھوسودن ہلگی نے جمعہ کو بتایا کہ امبیڈکر مجسمہ تنازع کی ابتدائی جانچ میں غفلت پائے جانے پر پولیس اور انتظامیہ سے وابستہ پانچ اہلکاروں کو معطل کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے متعلقہ حلقہ انچارج سب انسپکٹر، بیٹ کانسٹیبل اور ایل آئی یو بیٹ کانسٹیبل کو معطل کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ ضلع انتظامیہ نے گاؤں کے لکھپال اور پنچایت سکریٹری کو بھی معطل کر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پورے واقعے کی تحقیقات ابھی جاری ہیں۔ انہوں نے اشارہ دیا کہ اگر جانچ کے دوران کسی اور افسر یا ملازم کا کردار سامنے آتا ہے تو اس کے خلاف بھی کارروائی کی جائے گی۔ فی الحال انتظامیہ کی جانب سے گاؤں کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے اور علاقے میں امن و امان برقرار ہے۔

لکھنؤ: یونٹی کالج میں پیغام کربلا موضوع پر منعقد ”حسین ڈے“ میں مجلس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سیّد حیدر عباس رضوی، اس موقع پر طلباء کی جانب سے کربلا کے واقعات پر مبنی پینٹنگس نمائش لگائی گئی

بھارت گیس لائٹ زِپ نے لانچ کیا ایل پی جی سلنڈر

لکھنؤ: بھارت پٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ (BPCL) نے آج 'Bharatgas Lite GY'، ایک پریمیم فری ٹریڈ LPG (FTL) سلنڈر لانچ کیا، جو صارفین کو فوری نئے کنکشن اور ایکسپریس ڈیلیوری کے ذریعے ایک نیا اور بہتر LPG تجربہ فراہم کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ 'Bharatgas Lite JI' BPCL کی کسٹمر سینٹرک LPG سروس ہے جو بھارت گیس لائٹ کے ہلکے وزن کے کمپوزٹ سلنڈر کے فوائد کو تیز، آسان اور ثابت شدہ کسٹمر کے تجربے پر مبنی پریمیم سروس ماڈل کے ساتھ جوڑتی ہے "Bharatgas Lite Zip" صارفین کو فوری طور پر آن بورڈنگ اور ایکسپریس ڈیلیوری کی پیشکش کرتا ہے، جس سے کسٹمر سینٹرک انرجی سلوشنز فراہم کرنے کے ہمارے عزم کو مزید تقویت ملتی ہے۔ یہ پہل ایل پی جی خدمات کو بہتر، قابل رسائی اور ذاتی نوعیت کا بنانے میں ایک اور اہم سنگ میل ہے۔ 'بھارت گیس لائٹ زپ' خاص طور پر ان صارفین کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے جو ایل پی جی کا پریمیم تجربہ چاہتے ہیں، بشمول کام کرنے والے پیشہ ور افراد، طلبہ اور تیرتی آبادی۔ 'بھارت گیس لائٹ زپ' کے ذریعے، بی پی سی ایل صارفین کو فوری رسائی، ایکسپریس ڈیلیوری اور بے مثال سہولت کے ساتھ ایک پریمیم ایل پی جی تجربہ پیش کر کے کسٹمر سینٹرک سروسز کے لیے اپنی وابستگی کو مزید تقویت دے رہا ہے۔

یوپی پولیس کانسٹبل بھرتی 2025: تحریری امتحان کا نتیجہ جاری، 76,184 امیدوار کامیاب

لکھنؤ: (پی این ایس) اتر پردیش پولیس بھرتی اور پروموشن بورڈ (UPPRPB) نے جمعہ کو کانسٹیبل سول پولیس اور اس کے مساوی عہدوں کے لئے براہ راست بھرتی 2025 کے تحریری امتحان کے نتائج کا اعلان کیا۔ تحریری امتحان میں 76,184 امیدواروں نے کوالیفائی کیا۔ کامیاب امیدوار بورڈ کی آفیشل ویب سائٹ پر اپنا رجسٹریشن نمبر اور تاریخ پیدائش درج کر کے اپنے نتائج دیکھ سکتے ہیں۔ نتائج دیکھنے کے لیے امیدواروں کو uppbpb.gov.in پر جانا ہوگا۔ ریکروٹمنٹ بورڈ کے مطابق تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدواروں کے لیے دستاویز کی تصدیق (DV) اور فزیکل اسٹینڈرڈ ٹیسٹ (PST) کا عمل 17 اگست 2026 سے شروع ہونے کی تجویز ہے۔ بورڈ کے مطابق بھرتی کا عمل مکمل ہونے اور حتمی انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد امیدواروں کے نارمل نمبرز بھی آفیشل ویب سائٹ پر دستیاب کرائے جائیں گے۔ تاریخ اور طریقہ کار سے متعلق معلومات الگ سے جاری کی جائیں گی۔ ریکروٹمنٹ بورڈ نے امیدواروں سے اپیل کی ہے کہ وہ بھرتی سے متعلق تمام معلومات صرف سرکاری ویب سائٹ سے حاصل کریں اور کسی بھی گمراہ کن معلومات یا افواہوں پر توجہ نہ دیں۔ یہ بھرتی اتر پردیش پولیس میں 32,679 کانسٹیبل سول پولیس اور اس کے مساوی آسامیوں کو بھرنے کے لیے کی جا رہی ہے۔ بھرتی کے عمل کے لیے 28,86,798 امیدواروں نے درخواستیں دیں۔ ان میں تقریباً 19.62 لاکھ مرد اور 9.24 لاکھ خواتین امیدوار شامل ہیں۔ تحریری امتحان 8، 9 اور 10 جون 2026 کو ریاست کے تمام 75 اضلاع میں قائم 1,183 امتحانی مراکز پر منعقد ہوا تھا۔ تقریباً 21.92 لاکھ امیدوار امتحان میں شریک ہوئے، جبکہ تقریباً 6.95 لاکھ امیدوار غیر حاضر رہے۔ حتمی انتخابی نتائج کے جاری ہونے کے بعد ہی امیدواروں کے نارمل نمبر بورڈ کی ویب سائٹ پر جاری کیے جائیں گے۔ ریکروٹمنٹ بورڈ نے امیدواروں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ نتائج سے متعلق تمام معلومات اور مزید بھرتی کے عمل کو صرف سرکاری ویب سائٹ https://uppbpb.gov.in سے حاصل کریں۔

اتر پردیش میں 6 اگست تک بھاری بارش کا الرٹ جاری

لکھنؤ: (پی این ایس) جولائی کا مہینہ ختم ہو چکا ہے، اور اگست اب آ چکا ہے۔ جولائی کو اتر پردیش اور پوروانچل کے کئی حصوں کے لیے مانسون کا اچھا موسم نہیں مانا جائے گا۔ ماہرین موسمیات کا خیال ہے کہ اگر 300 ملی میٹر سے زیادہ بارش ہوتی ہے تو جولائی کو مان سون کا اچھا موسم قرار دیا جا سکتا ہے۔ تاہم، جولائی کے پورے مہینے میں، اتر پردیش سمیت پوروانچل کے کئی حصوں میں صرف 200 ملی میٹر سے زیادہ بارش ہوئی، جو کہ اچھی صورتحال نہیں ہے۔ تاہم، اگست کے لیے توقعات زیادہ ہیں، اور خلیج بنگال میں مسلسل کم دباؤ کی وجہ سے دہلی کے دیگر حصوں اور اتر پردیش کے دیگر حصوں کو متاثر کرنے کی وجہ سے، مانسون کے اگلے 10 دنوں تک سازگار رہنے کی امید ہے۔ آئی ایم ڈی اس سلسلے میں مسلسل الرٹ جاری کر رہا ہے۔ اگر ہم اتر پردیش کے لیے آئی ایم ڈی کی طرف سے جاری کردہ اگست کی پیشن گوئی پر غور کریں تو، یکم اگست سے 6 اگست تک اتر پردیش میں مانسون کے مکمل طور پر فعال ہونے کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ مغربی اتر پردیش کے کئی حصوں میں بھاری سے درمیانی بارش کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ دریں اثنا، مشرقی اتر پردیش میں معمول سے تھوڑی زیادہ بارش ہونے کی توقع ہے۔ بنارس ہندو یونیورسٹی کے شعبہ جیوفزکس کے ماہر موسمیات پروفیسر منوج کمار سریواستو نے بتایا کہ مانسون فعال ہے، اور مانسون کی گرت اتر پردیش کے اوپر سے گزر رہی ہے۔ اس کا نمایاں اثر اتر پردیش کے کئی علاقوں میں محسوس ہوگا۔ الرٹ کے مطابق، یکم اگست سے 6 اگست تک اتر پردیش کے کئی حصوں میں شدید بارش کا امکان ہے۔ اگرچہ مشرقی اتر پردیش میں اہم بارش کا سامنا نہیں ہوسکتا ہے، موسم کے پیٹرن اور بارش میں تبدیلی کے لئے موسم کا الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ اس کا مغربی اتر پردیش پر وسیع اثر پڑے گا۔ نیپال کے قریب ہونے کی وجہ سے گورکھپور سمیت کئی علاقوں میں بارش جاری رہے گی۔ میرٹھ، آگرہ، بریلی، اور علی گڑھ کے ساتھ ساتھ مغربی اتر پردیش کے دیگر حصوں میں بارش سے بھیگ جائیں گے۔ دریں اثنا، مرکزی محکمہ موسمیات کی جانب سے کسانوں سے مسلسل رابطے میں رہنے والے ڈاکٹر شیو منگل سنگھ کا کہنا ہے کہ آنے والے مہینے کے حوالے سے دہلی کے محکمہ موسمیات سے موصول ہونے والی رپورٹ کے مطابق اگست کو جولائی سے بہتر سمجھا جاتا ہے۔ جولائی میں، اتر پردیش میں تقریباً 200 ملی میٹر بارش ہوئی، اور جون اور جولائی میں ملا کر تقریباً 260 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ جب کہ جولائی تک مطلوبہ بارش 370 ملی میٹر سے زیادہ سمجھی جاتی ہے، صورتحال خشک سالی کی طرف جا رہی ہے۔ تاہم اگست میں اگلے 10 دنوں تک مانسون کے مکمل طور پر فعال رہنے کی امید ہے۔ اس کے اثرات جولائی کے ختم ہوتے ہی نظر آنے لگے ہیں اور گزشتہ تین چار دنوں سے کچھ علاقوں میں موسلا دھار اور کچھ میں وقفے وقفے سے بارش ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر شیو منگل کا کہنا ہے کہ اس صورتحال کو مانسون کے نقطہ نظر سے سازگار سمجھا جا سکتا ہے، کیونکہ کم دباؤ والا علاقہ تیار ہوا ہے اور بارش کا امکان برقرار ہے۔ اس لیے کسانوں کو اگست میں انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ خاص طور پر وہ کسان جو اپنے کھیتوں میں یہ سوچ کر باڑ نہیں لگا رہے ہیں کہ بارش نہیں ہوگی، انہیں ہوشیار رہنا چاہئے، کیونکہ بارش کا اثر اگست میں مشرقی اور مغربی اتر پردیش میں نظر آئے گا۔

منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہو رہے ہیں: پروفیسر اسلم جمشید پوری

عہد حاضر میں بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے: پروفیسر للتا یادو، پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی: پروفیسر کویتا تیاگی، معروف فکشن نگار پریم چند کی یوم پیدائش کے موقع پر یک روزہ قومی سیمینار اور ڈرامہ کا شاندار انعقاد

میرٹھ: چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی، میرٹھ کے اٹل سبھا گار میں معروف فکشن نگار منشی پریم چند کی یوم پیدائش اور معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کی یاد میں 31/ جولائی 2026ء کو یونیورسٹی کے اٹل سبھا گار میں شعبہء اردو، سی سی ایس یونیورسٹی، وی کمٹ سوسائٹی اور میرٹھ آرٹسٹ ایسوسی ایشن کے اشتراک سے یک روزہ قومی پریم چند سیمینار اور مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" کا شاندار انعقاد کیا گیا۔

شام چار بجے سے یک روزہ قومی سیمینار کا انعقاد ہوا جس کی صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر اسلم جمشید پوری نے انجام دیے مہمانِ خصوصی کے بطور وی کمٹ سوسائٹی کی بانی رما نہرو نے شرکت کی اور مقررین کے بطور پروفیسر گیتا تیاگی]صدر شعبہء ہندی، میرٹھ کالج[، پروفیسر للتا یادو]شعبہء ہندی، این اے ایس کالج، میرٹھ[، ڈاکٹر ریکھا اوستھی]سابق صدر شعبہء ہندی، امبیڈکر ڈگری کالج، میرٹھ[اور ڈاکٹر عفت ذکیہ]صدر شعبہء اردو، اسماعیل نیشنل مہیلا پی جی کالج، میرٹھ[نے شرکت فرمائی۔ استقبالیہ کلمات ڈاکٹر آصف علی اور نظامت کے فرائض ڈاکٹر الکا وششٹھ نے انجام دیے۔

اس موقع پر ڈاکٹر عفت ذکیہ نے بعنوان "پریم چند کا ڈرامہ کربلا ایک جائزہ" مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ پریم چند نے جہاں واقعے کی حقیقت، اسلامی تاریخ کربلا کے پس منظر کو بیان کیا وہیں ڈرامہ نگاری کے فنی تقاضوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ڈرامے کے فنی لوازم میں کہیں جھول نظر نہیں آتا۔ پروگرام میں پروفیسر اسلم جمشید پوری، پروفیسر للتا یادو، پروفیسر کویتا تیاگی اور ڈاکٹر ریکھا اوستھی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کا لب لباب یہ تھا کہ منشی پریم چند صرف ہندی یا اردو کے ادیب نہیں بلکہ پوری دنیا کے ادیب ہیں۔ منشی پریم چند نے ایسے وقت میں لکھنا شروع کیا جب بہت کم سہولیات میسر تھیں۔ منشی پریم چند کی تخلیقات میں ہمیں سماج کا وہ ماحول نظر آتا ہے جو اس دور کے کسی دیگر ادیب کے یہاں نظر نہیں آتا۔ غریبی کی مار، نا سازگار ماحول، کسی بھی تحریک سے آزادی اور آزادانہ رویے کے ساتھ کسی افسانے یا ناول کو تخلیق کرنا بڑا مشکل کام تھا۔ لیکن اس مشکل کام کو پریم چند نے بڑی خوبصورتی سے انجام دیا۔ ہندی اردو کے حوالے سے منشی پریم چند کو ہمیشہ ادبی محفلوں میں یاد رکھا جائے گا۔ ان کی تخلیقات زیادہ تر گاؤں دیہات کے پس منظر میں ہیں۔ لیکن شہری باشندوں کو بھی انہوں نے اپنے دیہی پس منظر میں لکھے گئے ناولوں اور افسانوں سے خاصا متاثر کیا ہے۔ کسی بھی ادیب یا فن کار کے جذبات اور زندگی کے متعلق اس کے نظریات ہی اس کا بڑا سرمایہ ہوتا ہے اور اسی سرمایے سے وہ موتی چن کر اپنے فن کو آراستہ کرتا ہے۔ ایسے فن کاروں میں منشی پریم چند سرفہرست نظر آتے ہیں۔ ان کے فن پر بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ جن کے ذریعے منشی پریم چند کو ہمیشہ یاد کیا جاتا رہے گا۔ منشی پریم چند کی تخلیقات کے بہت سے پہلو اب عیاں ہو رہے ہیں۔ پریم چند کے مختلف افسانے اور ناول آج بھی اپنی اہمیت رکھتے ہیں۔ پریم چند نے اردو فکشن کو گاؤں گاؤں میں پھیلانے کی کوشش کی۔ پریم چند اردو، ہندی دونوں کے مشترکہ قلم کار ہیں۔ اردو، ہندی والے پریم چند کو اپنا بتاتے ہیں۔ اردو اور ہندی کو فروغ دلانے میں پریم چند کا بڑا کردار ہے۔ پریم چند کی تخلیقات میں جذبہء حب الوطنی، جاں نثاری کی لہریں ان کے فن پاروں میں موجود ہیں۔ پریم چند کے زمانے میں بھی پریم چند کی پیروی کی گئی اور عہد حاضر میں بھی پریم چند کی معنویت برقرار ہے۔

شام سات بجے سے میرٹھ کے معروف رنگ کرمی آنجہانی سریندر شرما کو ڈرامہ کے ذریعے خراج عقیدت پیش کیا۔ معروف ڈرامہ نگار جے وردھن کا تحریر کردہ مزاحیہ ڈرامہ "گورکھ دھندا" اسٹیج کیا گیا اور اس موقع پر مصنف جے وردھن موجود رہے۔ میرٹھ کینٹ کے سی ای او ذاکر حسین نے فیتہ کاٹ کر پروگرام کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں سابق وزیر حکومت اتر پردیش پربھودیال بالمیکی، راجیش یادو اور سید ریحان الدین کے ذریعے شمع روشن کی گئی۔ ڈرامے میں دکھایا گیا کہ پیسوں کے لالچ میں دلّی پروپرٹی کا مالک سجن]ہیمنت گوئل[اپنے منیجر گلو]راشد یوسف[اور رنگ کرمی دوست نٹور]فیضان یاسین[کے ساتھ مل کر لوگوں کو بے وقوف بنا کر 11 ماہ کرائے کا ایگریمنٹ کرتے ہیں اور گیارہ ماہ بعد ان سے مکان خالی کرا کر پھر سے کمیشن لینے کے لیے انہی کرایہ کو دوسرا مکان دلاتے ہیں۔ ان کا یہ گورکھ دھندہ بہت اچھا چل رہا ہوتا ہے لیکن کہانی میں ٹوِسٹ تب آجاتا ہے جب گیتا]روپالی گپتا[نام کی لڑکی کو سجن اپنے شناسا گپتا جی]انل شرما[کا مکان کرائے پر دے دیتا ہے جو سجن کو اپنے مکان کی چابی چھ ماہ کے لیے سونپ کر ملک سے باہر چلے گئے ہیں کہ ان کا پڑوسی مکان کی دیکھ بھال کر لے گا۔ لیکن سجن گیتا کو مکان دے کر پیسے کمانے لگتا ہے۔ سب ٹھیک چل رہا ہوتا ہے کہ اچانک گپتا جی بغیر اطلاع کیے آدھمکتے ہیں، انہیں گیتا ملتی ہے اور بتاتی ہے کہ اس نے مکان کرائے پر لیا ہوا ہے۔ گپتا جی غصے میں گیتا کو لے کر سجن کے پاس جاتے ہیں لیکن سجن چالاکی سے جھوٹ بول کر گیتا کو اپنی بیوی بتا دیتا ہے۔ اب ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے بار بار جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ جس سے زبردست مزاح پیدا ہوتا ہے۔ کہانی نہایت کسی ہوئی ہے۔ ڈرامے سے ناظرین خوب لطف اندوز ہوئے۔ دیگر کرداروں میں بھاسکر]شہزاد خان[سارسوت]کرشن کمار[وکاس]اطہر خان[بھولو]شاہِ زمن[وغیرہ نے بھی اپنے کرداروں سے انصاف کیا۔ ساؤنڈ اور لائٹ جتیندر سی راج، میک اپ اور کاسٹیوم عابد سیفی کے ذریعے کیا گیا۔ ڈرامے کی نظامت کے فرائض ڈرامہ کنوینر ونود کمار بے چین نے ادا کیے۔

اس موقع پر سریندر شرما کی شریک حیات سشیلا شرما اور ان کے بیٹے سجن کمار کو نشانِ یادگار پیش کیے گئے، ساتھ ہی تمام فن کاروں کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اس موقع پر بھارت بھوشن شرما، نیرج شرما، اتل سکسینہ، پشپا نہرو، سپنا، ایڈوکیٹ سرتاج احمد، انی رودھ سنگھ، ڈاکٹر ششی سنگھ، بی ایس یادو، ایڈوکیٹ، دھرمیندر شرما، مہیش کمار تیاگی، رنجا گوڈ، دنیش چوہان، ڈاکٹر جے ویر رانا، ڈاکٹر شبستاں آس محمد، فرحت اختر، محمد عیسیٰ رانا، ڈاکٹر ارشاد سیانوی، ساگر شرما، محمد زبیر، سعید احمد سہارنپوری، محمد شمشاد، ایڈوکیٹ کوثر ندیم اور کثیر تعداد میں طلبہ و طالبات موجود رہے۔

مرادآباد جنکشن پر مسافروں کی سہولیات کا فقدان

DRUCC کے ممبر ڈاکٹر پون کمار جین نے معائنہ کے دوران کئی اہم سہولیات کو بے ترتیب پایا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) ریلوے صارفین کی مشاورتی کمیٹی (DRUCC) کے رکن ڈاکٹر پون کمار جین نے مسافروں کی سہولیات کا جائزہ لینے کے لیے جمعہ کو مرادآباد جنکشن ریلوے اسٹیشن کا معائنہ کیا۔ انہوں نے اسٹیشن پر کئی اہم سہولیات کو بے ترتیب پایا، گہری تشویش کا اظہار کیا اور ریلوے انتظامیہ سے فوری اصلاحی کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ڈاکٹر پون کمار جین نے بتایا کہ معائنے سے یہ بات سامنے آئی کہ فٹ اوور برج (FOB) پر نصب لفٹیں بند پڑی تھیں، جس کی وجہ سے بزرگ شہریوں، معذور افراد، خواتین اور بھاری سامان کے ساتھ سفر کرنے والے مسافروں کو خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ فٹ اوور برج پر سائنیز اور اشارے دستیاب نہیں تھے، جس کی وجہ سے مسافروں کو پلیٹ فارم اور دیگر علاقوں تک پہنچنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

اسٹیشن کے احاطے میں نصب بہت سی ایل ای ڈی اسکرینیں خراب پائی گئیں۔ صفائی مہم کے تحت نصب پلاسٹک کی بوتلوں کے کرشرز بھی بے کار پائے گئے۔ معائنے کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ زیادہ تر دکانداروں اور کیٹرنگ کے عملے نے مقررہ یونیفارم نہیں پہنی ہوئی تھی جبکہ ریلوے کے قواعد کے مطابق یونیفارم پہننا لازمی ہے۔

مزید برآں، مسافروں کو فراہم کیا جانے والا "جنتا خانہ" کسی بھی کاؤنٹر پر دستیاب نہیں تھا، جس کی وجہ سے معاشی طور پر کمزور مسافروں کو سستا کھانا نہیں مل رہا ہے۔ ڈاکٹر جین نے اسٹیشن کی صفائی کو بھی غیر تسلی بخش قرار دیا۔ انہوں نے ریلوے انتظامیہ پر زور دیا کہ وہ ترجیحی بنیادوں پر تمام کمیوں کو دور کرے، ناکارہ سہولیات کو فوری طور پر دوبارہ شروع کرے، معلوماتی نظام کو مضبوط کرے، اور مسافروں کو بہتر، محفوظ اور زیادہ آسان خدمات فراہم کرے۔

معروف پلے بیک سنگر محمد رفیع کو پیش کیا خراج عقیدت

مرادآباد سانسکرتک سمیتی کے زیر اہتمام ایکٹو پریس کلب کے دفتر میں سیمینار منعقد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) معروف پلے بیک سنگر مرحوم محمد رفیع کی 46ویں برسی کے موقع پر مرادآباد سانسکرتک سمیتی کے زیر اہتمام شہر کے محلّہ پیرزادہ روڈ سیالکوٹ پر واقع ایکٹو پریس کلب کے جنرل سکریٹری حاجی اشرف علی کے دفتر میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ اس دوران پروگرام میں موجود لوگوں نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے محمد رفیع کی تصویر پر پھول پیش کیے۔ سیمینار کو خطاب کرتے ہوئے سمیتی کے صدر ڈاکٹر پردیپ شرما نے کہا کہ محمد رفیع صاحب نہ صرف ہندوستانی موسیقی کی ایک عظیم شخصیت تھے بلکہ دنیا کے بہترین پلے بیک سنگر بھی تھے۔ سادہ مزاج اور اور ان کی دلکش آواز نے لاکھوں دلوں میں مستقل جگہ بنا لی۔ انہوں نے اپنی موسیقی کے ذریعے محبت، حب الوطنی، صوفیانہ کلام اور انسانی جذبات کا جس خوبصورتی کے ساتھ اظہار کیا وہ آج بھی لوگوں کو متوجہ کرتا ہے۔ سینئر صحافی سشیل کمار شرما نے کہا کہ رفیع صاحب کی زندگی عاجزی، سادگی اور لگن کی منفرد مثال تھی۔ ان کے گانے آج بھی اتنے ہی مقبول ہیں جتنے ان کے زمانے میں تھے۔ ایسے عظیم فنکار کو حقیقی خراج تحسین یہی ہوگا کہ ان کے فن، اس کی اقدار اور اس کی انسان دوست سوچ کو اپنی زندگیوں میں اپنایا جائے۔ کمیٹی کے خزانچی، ایکٹو پریس کلب کے جنرل سکریٹری اور ایکسپورٹر حاجی اشرف علی نے کہا کہ مرحوم محمد رفیع صاحب کی موسیقی نے اس فن کو نئی بلندیوں تک پہنچایا۔ ان کی آواز میں ایسی مٹھاس، سادگی اور قربت تھی کہ انہیں ہر طبقے کا محبوب گلوکار بنا دیا۔ انہوں نے کہا کہ رفیع صاحب کے گیت ہمیشہ لوگوں کے دلوں میں زندہ رہیں گے اور نئی نسلیں ان کے فن سے متاثر ہوتی رہیں گی۔ کمیٹی کے آرگنائزنگ سکریٹری محمد احمد نے کہا کہ محمد رفیع صاحب ہندوستانی موسیقی کی دنیا کا انمول اثاثہ تھے۔ اپنی سریلی آواز اور بہترین گائیکی سے انہوں نے نہ صرف ملک میں بلکہ پوری دنیا میں ہندوستانی موسیقی کا وقار بڑھایا۔ پروگرام کی نظامت سینئر صحافی اور کمیٹی کے سکریٹری پرویز ناظم نے کی۔ اس دوران بلال احمد، سنیل کمار شرما، رادھے شیام شرما، ذاکر علی بیگ، سرتاج احمد، گڈو، حاجی محمد آصف، سنی زبیر وغیرہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مشروم پر مبنی قدرتی فیس پیک کے لیے پیٹنٹ حاصل کیا

ٹی ایم یو کے کالج آف ایگریکلچرل سائنسز کے سائنسدانوں کو ملی کامیابی

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) تیرتھنکر مہاویر یونیورسٹی (ٹی ایم یو) کے کالج آف ایگریکلچرل سائنسز کے سائنسدانوں نے قدرتی کاسمیٹکس کے میدان میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ زرعی سائنسدانوں ڈاکٹر امیت کمار موریا اور پروفیسر مہیش سنگھ نے مشروم پاؤڈر پر مبنی قدرتی فیس پیک کی ساخت کے لیے حکومت ہند کے پیٹنٹ آفس سے انڈین یوٹیلیٹی پیٹنٹ حاصل کیا ہے۔

سی ایم پی پی جی کالج، پریاگ راج کی ڈاکٹر ہیملتا پنت، اور منگلیاتن یونیورسٹی، جبل پور کے ڈاکٹر وینی جان نے بھی اس تحقیق میں نمایاں تعاون کیا۔ محققین کے مطابق یہ فیس پیک مشروم میں موجود غذائی اجزاء اور بائیو ایکٹیو مرکبات پر مبنی ہے۔ اس میں قدرتی اجزاء استعمال کیے گئے ہیں جو جلد کی دیکھ بھال کے لیے ایک محفوظ، موثر اور ماحول دوست متبادل فراہم کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کیمیکل سے پاک اور قدرتی کاسمیٹک مصنوعات کی بڑھتی ہوئی مانگ کو دیکھتے ہوئے یہ جدت ہربل کاسمیٹکس کی ترقی کو ایک نئی سمت فراہم کرے گی۔ یہ کاسمیٹک صنعت، زراعت پر مبنی کاروباری اداروں، مشروم پروسیسنگ، ویلیو ایڈیشن، اسٹارٹ اپس اور کاروباری مواقع کو بھی فروغ دے گا۔ محققین کا کہنا ہے کہ یہ پیٹنٹ ہندوستانی سائنس، اختراعات اور خود انحصار ہندوستان کے مقصد کو مضبوط کرنے کی سمت ایک اہم قدم ہے اور ہندوستانی تحقیق اور صنعت کو ایک نئی سمت فراہم کرے گا۔

دفعہ 67 کے تحت جاری نوٹس کی سماعت جمعہ کو بھی نہیں ہوئی

اب کیس کی اگلی سماعت 4 اور 5 اگست کو ہوگی

دیوبند: (عارف عثمانی) سرکاری اراضی پر بنائے گئے مذہبی مقامات سے متعلق دفعہ 67 کے تحت جاری نوٹس کی سماعت جمعہ کو بھی نہیں ہوئی۔ متعلقہ مساجد و مدارس کے ٹرسٹی اور منیجر مقررہ تاریخ پر تحصیلدار کی عدالت میں پیش ہوئے تاہم فریقین کے وکلاء کے چھٹی پر ہونے کی وجہ سے سماعت ملتوی کر دی گئی۔ تحصیل انتظامیہ نے اب چار مقدمات کی سماعت 4 اگست اور دو مقدمات کی سماعت 5 اگست کو مقرر کی ہے۔ متعلقہ فریقین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مقررہ تاریخوں پر پیش ہوں اور اپنا موقف پیش کریں۔ واضح رہے کہ اس کیس کی پہلی سماعت 13 جولائی اور دوسری 20 جولائی کو ہونی تھی۔ جس کے بعد فریقین کی درخواست پر تیسری تاریخ 24 جولائی مقرر کی گئی تاہم بار ایسوسی ایشن کی چھٹی کے باعث اس دن بھی سماعت نہ ہو سکی۔ اس کے بعد 27 جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی جسے بعد میں بڑھا کر 31 جولائی کر دیا گیا۔ وکلا کی تعطیل کے باعث جمعہ کو بھی سماعت نہ ہو سکی اور اب کیس کی اگلی سماعت 4 اور 5 اگست کو ہوگی۔

نو لاکھ روپے کی چوری کا معمہ حل، ایک ملزم گرفتار

ساڑھے چھ لاکھ روپے نقد اور دیگر سامان برآمد

دیوبند (عارف عثمانی) گنگوہ پولیس نے لکھنوتی گاؤں میں 9 لاکھ 30 ہزار روپے کی چوری کے مقدمے کا انکشاف کرتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اس کی نشاندہی پر 6 لاکھ 40 ہزار روپے نقد، چوری شدہ ون پلس موبائل فون، چوری کی رقم سے خریدی گئی ڈسکور موٹر سائیکل، ایک موبائل فون، آدھار کارڈ اور پین کارڈ برآمد کر لیے ہیں۔ پولیس لائن میں منعقدہ پریس کانفرنس کے دوران ایس پی دیہات مینک پاٹھک نے بتایا کہ 30 جون کو لکھنوتی گاؤں کے رہائشی اروِیندر کمار نے گھر سے 9 لاکھ 30 روپے اور موبائل فون چوری ہونے کا مقدمہ درج کرایا تھا، جس کے بعد انسپکٹر اندریش کمار کی قیادت میں پولیس ٹیم تشکیل دی گئی۔ تحقیقات اور مخبر کی اطلاع پر محلّہ بہاؤالدین کے رہائشی بلال ولد عثمان کو گرفتار کیا گیا۔ پوچھ گچھ میں ملزم نے اعتراف کیا کہ وہ نشے کا عادی ہے اور نشے کی لت پوری کرنے کے لیے واردات انجام دی۔ اس نے رات کے وقت بجلی کے کھمبے کے سہارے مکان میں داخل ہو کر الماری سے چابی نکالی اور لاکر سے نقد رقم اور موبائل چرا لیا۔ پولیس کے مطابق ملزم نے چوری کی رقم ایک کھنڈر میں چھپا رکھی تھی اور ضرورت کے مطابق خرچ کرتا رہا۔ اسی رقم سے اس نے ایک سیکنڈ ہینڈ ڈسکور موٹر سائیکل اور موبائل فون بھی خریدا تھا۔ ایس پی دیہات نے بتایا کہ گرفتار ملزم کے خلاف پہلے سے بھی چوری اور آرمس ایکٹ سمیت متعدد مقدمات درج ہیں۔ اسے عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے، جبکہ پولیس اس کے دیگر وارداتوں میں ملوث ہونے کے پہلو سے بھی تفتیش کر رہی ہے۔

9 سبکدوش پولس افسران کو الوداعیہ

سنت کبیر نگر، (ڈاکٹر عنبر بستوی): ضلع میں تین پولیس افسران/ ملازمین پولیس سروس سے ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے اپنی پوری خدمت میں دیانتداری اور دیانتداری سے اپنے فرائض سرانجام دیئے۔ اس موقع پر خلیل آباد میں پولیس سپرنٹنڈنٹ سندیپ کمار مینا کے دفتر میں ریٹائرڈ پولیس افسران کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تقریب کے دوران سپرنٹنڈنٹ آف پولیس نے ریٹائرڈ افسران سے ان کے تجربات اور ان کی طویل خدمات کی یادوں کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے پولیس سروس میں ان کی شاندار خدمات کو بھی سراہا۔ ریٹائر ہونے والے پولیس افسران میں سب انسپکٹر تربھون سنگھ (ساکن رتن پور، ماؤ)، سب انسپکٹر کرشن کانت مشرا (ساکن جھنگٹور، دیوریا) اور سب انسپکٹر جوکھن پرساد رائے (ساکن تلکھی، کشی نگر) شامل تھے۔ انہیں ہار، سرٹیفکیٹ، شال، یادگاری نشان اور مذہبی صحیفے سے نوازا گیا۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ان کے صحت مند، خوش اور روشن مستقبل کی خواہش کی۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ پولیس فیملی کے ساتھ ان کا رابطہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

دیوبند سول کورٹ احاطہ میں نوجوان وکلاء کے لئے اعزازی پروگرام کا انعقاد

سینئر وکیلوں نے نوجوان وکلاء کو گاؤن اور نیک بینڈ پہنا کر گرم جوشی کے ساتھ استقبال کیا

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے سول کورٹ احاطہ میں جمعہ کے روز ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ پروگرام کے بعد آل انڈیا بار ایگزام پاس کرنے والے نوجوان وکیلوں کو گاؤن اور نیک بینڈ پہنا کر اعزاز سے نوازا گیا اور ان کے مستقبل کے لئے نیک خواہشات پیش کیے۔

اس اعزازی پروگرام کے دوران بار ایگزام پاس کرنے والے رنکو کمار، شبھم کمار، رشمی، سلمان خان، آدتیہ، تنظیم، وشال کمار، لکشے کمار، سمیر، منیشا سینی، کاجل سینی، شاذیہ، صائمہ، کپل رائے، فرمان علی اور بھانو وغیرہ کو سینئر وکیلوں نے گاؤن پہنائے اور نیک بینڈ لگائے۔

اس موقعہ پر اجے کپل شرما ایڈوکیٹ اور رام کشن سینی ایڈوکیٹ نے کہا کہ گاؤن اور نیک بینڈ محض ایک پوشاک نہیں ہے بلکہ یہ انصاف اور عزت و وقار کی نشانی ہے۔ شیکھر چودھری اور اوما شرما نے بھی مذکورہ امتحان پاس کرنے والے نوجوان وکیلوں کو مبارکباد دی۔ اس موقعہ پر بڑی تعداد میں وکلاء موجود رہے۔

امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ انعامات سے سرفراز

مشترکہ سالانہ امتحانات میں جامعہ رحمت گھگھرولی کے طلبہ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا

دیوبند (عارف عثمانی) رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند، شاخ مغربی یوپی زون نمبر3 کے زیر اہتمام منعقدہ مشترکہ سالانہ امتحانات میں جامعہ رحمت گھگھرولی کے طلبہ نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مختلف درجات حفظ میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کیں۔ حال ہی میں منعقدہ اجلاس عام کے موقع پر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ، شاخ مغربی یوپی زون نمبر 3 کے موقع پر ان کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں انعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مہتمم جامعہ [illegible] مغیثی نے امتحانات میں طلبہ کی کامیابی پر [illegible] ہوئے کہا کہ یہ کامیابیاں طلبہ کی انتھک محنت، والدین کی دعاؤں اور بالخصوص اساتذہ کرام کی شب و روز محنت کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ رحمت گھگھرولی کے طلبہ نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کر کے نہ صرف اپنے اساتذہ اور والدین کا سر فخر سے بلند کیا ہے بلکہ ادارے کی علمی نیک نامی میں بھی گراں قدر اضافہ کیا ہے۔

انہوں نے کامیاب طلبہ کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ مولانا عبدالخالق مغیثی ناظم جامعہ رحمت گھگھرولی نے بھی تمام کامیاب طلبہ کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ اساتذ جامعہ کی مسلسل محنت، منظم تعلیمی نظام اور طلبہ کی لگن کے نتیجے میں ہر سال خوش آئند نتائج سامنے آرہے ہیں، جو ادارے کے لیے باعثِ اطمینان ہیں۔

نتائج کے مطابق درجات حفظ میں سے عبدالوارث مغیثی بن مولانا عبدالماجد مغیثی نے اول پوزیشن حاصل کی جبکہ صادق (ٹوڈرپور) بھی اول پوزیشن کے مستحق قرار پائے۔ اسی طرح محمد احمد (دبھیڑہ)، عمر اور عمار (دبھیڑہ کلاں) نے دوم پوزیشن حاصل کی، جبکہ ابوبکر (دبھیڑہ کلاں) نے سوم پوزیشن حاصل کر کے نمایاں کامیابی اپنے نام کی۔ مولانا عبدالخالق مغیثی نے اپنے دست سے تمام پوزیشن یافتہ طلبہ کو انعامات نوازا اور ان کی بھرپور حوصلہ افزائی کی۔

فلسطینی تحریک آزادی کا تابناک ستارہ شہیدِ وطن اسماعیل ہنیہ کا جاویدانی سفر

تاریخ کے اس حساس اور فیصلہ کن موڑ پر اکتیس جولائی سنہ 2026ء کو اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سابق سیاسی بیورو کے سربراہ، سابق فلسطینی وزیر اعظم اور عظیم قومی رہنما الشیخ الش※ید اسماعیل ہنیہ ابو العبد کی شہادت کی دوسری برسی انتہائی عقیدت اور احترام کے ساتھ منائی جا رہی ہے جو ایرانی صدر کی حلف برداری کی پُروقار تقریب میں شرکت کے فوراً بعد تہران میں قابض اسرائیل کے بزدلانہ اور سفاکانہ ٹارگٹ کلنگ کے ایک تاریک شب خون میں جامِ شہادت نوش کر گئے تھے۔

فلسطینی عوام کی تاریخ میں اسماعیل ہنیہ کا اسمِ گرامی محض ایک نام نہیں بلکہ حریت، استقامت اور جہد مسلسل کا ایک ایسا استعارہ ہے جس نے اپنی پوری حیات میں طویل سیاسی جدوجہد، عزمِ مصمم اور گراں قدر قربانیوں کی ایک تابناک داستان رقم کی۔ اہلِ فلسطین نے انہیں ایک سچے داعی، نڈر مجاہد، حق گو اور فصیح خطیب، بے باک قومی قائد، باوقار فلسطینی حکومت کے سربراہ اور باِ تحریک شہید شیخ احمد یاسین کے ایسے وفادار اور شانہ بشانہ رہنے والے رفیق کار کے طور پر دیکھا جنہوں نے تادمِ شہادت وطنِ عزیز اور اپنے مظلوم عوام کے مقدس کاز کے بوجھ کو اپنے شانوں پر اٹھائے رکھا۔

شہیدِ وطن کی یہ دوسری برسی ایسے المناک اور متلاطم ماحول میں لوٹ کر آئی ہے جب طوفان الاقصیٰ معرکہ کے روح پرور اور لرزہ خیز اثرات ہنوز فضاؤں میں موجزن ہیں، جس نے خطے کے سیاسی اور عسکری افق پر ایک ایسا انقلابی اور اٹل موڑ رقم کیا جس کے گہرے نقوش تاریخ کے ماتھے پر ہمیشہ چمکتے رہیں گے۔ اس مقدس موقع پر حماس ایسے درخشاں اور مدبر رہنما کی پاکیزہ سیرت کو خراجِ عقیدت پیش کرتی ہے جنہوں نے اپنی عمرِ عزیز کا ہر لمحہ میدانِ عمل میں صرف کیا اور دنیا کے ہر کونے میں مظلوم فلسطین کی آواز کو بلند و بالا رکھا۔

شہید ہنیہ کا نام آج بھی حق و باطل کے اس جاری زندہ و جاوید معرکے کا استعارہ ہے جہاں شجاعت کے پیکر فلسطینی مجاہدین قابض اسرائیلی درندگی اور غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ ظالمانہ جنگ کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ آج بھی جب غاصب اور سفاک دشمن اپنی آہنی مشینری کے بل بوتے پر باطل کو سچ اور ظلم کو حقیقت بنا کر پیش کرنے کی مذموم کوششوں میں مصروف ہے، تو دوسری طرف غزہ اور فلسطین کی خاک پر بکھری صمود اور پامردی کی لازوال تصویریں اس سچی قوم کی گواہی دے رہی ہیں جو اپنی مٹی، اپنی تہذیب اور اپنے حقِ خودارادیت سے رتی بھر بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں۔

شہیدِ عالی مرتبت کا یہ راسخ اور اٹل ایمان تھا کہ حریت اور آزادی کی منزل تک پہنچنے کا واحد راستہ اپنے حقوق، اصولوں اور نظریات سے وابستگی میں مضمر ہے، جس کا اظہار انہوں نے اپنے ایک تاریخی اور دل گداز خطاب میں ان الفاظ کے ساتھ کیا تھا: "وہ مبارک وقت آ پہنچا ہے کہ ہمارے اصیل، برحق اور جائز حقوق ہمیں مل کر رہیں، اور ہمارے وہ غیور عوام جنہوں نے سات اکتوبر کو غلاظتِ غلامی اور جبر کے طوق کو توڑ کر تاریخ ساز بغاوت کی تھی، اس وقت تک ہرگز پیچھے نہیں ہٹیں گے جب تک کہ وہ قابض کے ناپاک وجود سے مکمل آزادی، حقیقی استقلال، وطن واپسی اور حقِ خودارادیت کے پرچم تلے اپنی منزلِ مقصود کو نہیں پا لیتے اور یہی دراصل اس خطے میں امن اور دائمی استحکام کا واحد دروازہ ہے"۔

اسماعیل ہنیہ کوئی معمولی یا روایتی مدبر نہیں تھے؛ انہوں نے اپنے پیچھے فکری، سیاسی اور اخلاقی اقدار کا ایک ایسا گراں بہا ورثہ چھوڑا ہے جو تمام تر تنظیمی حدود اور فریم ورک سے ماورا ہو کر جدید فلسطینی تاریخ کے دل پر ثبت ہو چکا ہے۔ ان کے پُرجوش خطابات، جرات مندانہ مواقف اور وسیع سیاسی وژن کی گونج ہمیشہ تحریکِ آزادی کے سینے میں دھڑکتی رہے گی۔

عظیم انقلابات اور اقلابِ دہر کا سچا سالار: طوفان الاقصیٰ معرکہ کے اس ہولناک اور تاریخ ساز دور میں جب فلسطینی کاز کو بقا کی جنگ کا سامنا تھا، اسماعیل ہنیہ نے تحریک حماس کی قیادت کا بوجھ ایسے نازک موڑ پر اٹھایا جو تاریخِ انسانی کے پیچیدہ ترین ادوار میں شمار ہوتا ہے۔ انہوں نے انتہائی کمالِ فن اور بصیرت کے ساتھ تحریک کے سیاسی تعلقات اور مزاحمت کے نازک ترین سفارتی و عسکری امور کو اس وقت سنبھالا جب خطے اور دنیا میں تیز رفتار تبدیلیاں طوفان کی طرح امڈ رہی تھیں۔ شہید مظلوم نے اس پُرآشوب دور میں فرمایا تھا کہ "ہمارے عوام کی استطاعت سے بڑھ کر تاریخ ساز استقامت اور غزہ کے درویشوں کے انمول اور فولادی ثابت قدمی کے تناسب سے ہی ہمارا سیاسی موقف بھی فولادی، چٹان کی طرح سخت اور مثبت رہا ہے۔" شہید ہنیہ اس نادر اور باکمال صفت سے مالامال تھے کہ وہ بیک وقت اسلامی اصولوں اور قومی ثوابت سے آہنی وابستگی اور بدلتے ہوئے سیاسی حالات میں حُسنِ تدبیر اور لچک کا دامن تھامنے کا ہنر جانتے تھے۔ ان کی یہ بصیرت ان کے طویل نضالی تجربے اور عوامی سطح پر ان کی غیر معمولی اور مضبوط موجودگی کا ثمر تھی۔ طوفانِ بلاخیز کی اس جنگ کے عین ہنگام میں انہوں نے پُراعتماد لہجے میں یہ تاریخی الفاظ کہے تھے کہ "ہمیں اپنے پروردگار کی ذات اور اپنے بازوؤں کی طاقت پر کامل یقین ہے کہ یہ غاصبانہ جارحیت پاش پاش ہو کر رہے گی، اور کتنا ہی طویل وقت کیوں نہ بیت جائے، یہ خونخوار دشمن ہماری مقدس زمین سے ذلت و رسوائی کے ساتھ پسپا ہونے پر مجبور ہوگا، کیونکہ حماس اور القسام بریگیڈز مٹنے کے لیے نہیں بلکہ باقی رہنے کے لیے آئی ہیں، اور ہم اللہ کی طرف سے نصرت، فتح مبین اور غلبے کے اٹل وعدے پر کامل یقین رکھتے ہیں۔"

پناہ گزین کیمپ الشاطی کی خاک سے لے کر بامِ عروج تک: اسماعیل عبد السلام احمد ہنیہ ابو العبد تیئس جنوری سنہ 1962ء کو غزہ شہر کے مغرب میں واقع بے بس اور مظلوم پناہ گزینوں کے کیمپ الشاطی کے آغوش میں اس وقت پیدا ہوئے جب ان کے نہتے اور مظلوم خاندان کو سنہ 1948ء کے فلسطینی نکبہ کے ہولناک ایام میں مقبوضہ عسقلان کے سرسبز قریہ الجورہ سے زبردستی اور سفاکی کے ساتھ دیس نکالا دے دیا گیا تھا۔

ان کی نشوونما اور تربیت ایک ایسے تاریک پناہ گزینی کے ماحول میں ہوئی جو بچھڑے ہوئے وطن کی دردناک یادوں اور آہوں سے لبریز تھا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی اور ثانوی تعلیم اقوام متحدہ کے تحت چلنے والے انروا کے معمولی اسکولوں سے حاصل کی، اس کے بعد ازہر انسٹی ٹیوٹ سے اعلیٰ تعلیم کی منزلیں طے کیں اور پھر سنہ 1978ء میں غزہ کی اسلامی یونیورسٹی کے مقدس ایوانوں میں قدم رکھا جہاں سے انہوں نے عربی زبان و ادب میں بیچلر کی سند حاصل کی۔ اپنی جوانی کے اولین ایام سے ہی ان کی روح اپنے مظلوم عوام اور سلگتے ہوئے کاز کے ساتھ پیوست ہو چکی تھی، چنانچہ انہوں نے جامعی دور میں طلبا یونین اور سیاسی سرگرمیوں میں ایک شعلہ نوا اور سرگرم کارکن کی حیثیت سے نمایاں مقام حاصل کیا۔ یہیں سے ان کے اس طویل، کٹھن اور پُرخار سفر کا آغاز ہوا جو انہیں طلبہ کے پُرجوش میدانوں سے نکال کر تحریکِ آزادی کی اعلیٰ ترین سیاسی و ملی قیادت کے مسندِ اقتدار تک لے گیا۔

قابض دشمن کے عقوبت خانوں سے حریتِ وطن کے مینار تک: اسماعیل ہنیہ کی زندگی کا یہ پُروقار سفر ان کے عوام کی قربانیوں کی داستان سے جدا نہیں تھا؛ انہوں نے ہوش سنبھالتے ہی اپنی ملی اور سیاسی وابستگی کی بھاری ترین قیمت چکانا شروع کر دی تھی۔ چنانچہ قابض صہیونی ریاست کی ظالم فوج نے سنہ 1987ء میں سنگ باری اور پتھروں کی پہلی تاریخی انتفاضہ کے آغاز ہی میں انہیں پہلی بار پابندِ سلاسل کر دیا، جب ان کی غیور اور گرج دار آواز میدانوں میں گونجتی تھی اور وہ خطابت کے ذریعے نوجوانوں کے دلوں میں قابضین کے خلاف حریت کی آگ بھڑکایا کرتے تھے۔ قابض حکام نے ان کے پائے استقلال کو متزلزل کرنے کے لیے سنہ 1988ء میں دوبارہ انہیں حراست میں لیا جہاں انہوں نے اسیری کے کٹھن مہینوں میں صبر و استقامت کی لازوال مثالیں قائم کیں۔ اس کے بعد سنہ 1989ء میں تحریک حماس سے وابستگی کے مبینہ "جرم" میں انہیں پھر سے گرفتار کر کے تین طویل سال کے لیے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا، جو کہ فلسطینی عوام اور غاصب صیہونیوں کے مابین براہِ راست ٹکراؤ کا انتہائی ہولناک دور تھا۔

سترہ دسمبر سنہ 1992ء کا وہ سیاہ دن تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی جب قابض انتظامیہ نے ہنیہ سمیت تحریک حماس اور اسلامی جہاد کے 415 سرکردہ قومی رہنماؤں کو اجتماعی طور پر جنوبی لبنان کے برف پوش اور بے آب و گیاہ قریہ مرج الز※ور کی طرف جلاوطن کر دیا، جس کا مقصد تحریکِ مزاحمت کے دماغ کو تنہا کرنا اور میدانِ جنگ کو قائدین سے خالی کرنا تھا۔ مگر ان جلاوطن مجاہدین کی فولادی صمود اور بے مثال استقامت نے دشمن کے اس گھناؤنے منصوبے کو خاک میں ملا دیا، یہاں تک کہ قابض کو ایک سال کے طویل ذلت آمیز عرصے کے بعد انہیں واپس بلانے پر گھٹنے ٹیکنا پڑے۔ سنہ 1997ء میں جب وہ فتح یاب ہو کر غزہ پٹی واپس لوٹے تو انہیں باِ تحریک شیخ الشیخ احمد یاسین کے خاص سیکرٹری اور دفتر کے ڈائریکٹر کے منصبِ جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ اس قربت نے انہیں تاریخ ساز اور جہاد سے لبریز تحریک کے بانی کے سب سے نقیب اور بااعتماد ساتھیوں میں لا کھڑا کیا۔

اس کے بعد سے ہنیہ کا نام شیخ شہید کے مبارک نام کے ساتھ اس طرح پیوند ہو گیا جیسے روح اور بدن کا رشتہ ہوتا ہے، یہاں تک کہ ظالم دشمن نے سنہ 2004ء میں ایک بزدلانہ میزائل حملے میں باِ تحریک کو شہید کر ڈالا، جس کے بعد اس مقدس امانت کو آگے بڑھانے اور سنبھالنے کا بوجھ اکیلے اسماعیل ہنیہ کے کاندھوں پر آ پڑا۔

ایک سچے اور بے باک فلسطینی سیاست دان کی حیثیت سے انہیں کئی بار قاتلانہ حملوں کا نشانہ بنایا گیا، جن میں چھ ستمبر سنہ 2003ء کا وہ دل دہلا دینے والا واقعہ سرفہرست ہے جب قابض طیاروں نے اس مکان کو عین اس وقت تباہ کر دیا جہاں وہ شیخ احمد یاسین کے ساتھ موجود تھے، مگر مشیتِ ایزدی نے انہیں محفوظ رکھا اور ان کی شہادت کا وقت ابھی معین نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے سنہ 2000ء کے الاقصی انتفاضہ کے تمام مراحل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور اس سچائی کو بارہا دہرایا کہ سنہ 2005ء میں غزہ کی پٹی سے غاصب اسرائیل کا جو انخلا عمل میں آیا، وہ کسی احسان کا نتیجہ نہیں بلکہ شہداء کے پاک خون اور مزاحمت کاروں کے لازوال صمود کا براہِ راست ثمر تھا۔

حکومت کے ایوانوں سے لے کر عوامی دلوں کی حکمرانی تک: پچیس جنوری سنہ 2006ء کو منعقد ہونے والے فلسطینی پارلیمانی انتخابات نے اسماعیل ہنیہ کی سیاسی اور ملی زندگی میں ایک ایسا درخشاں باب جوڑا جس نے پوری دنیا کو دنگ کر دیا۔ تحریک حماس کی "التغییر والاصلاح" لسٹ نے قانون ساز کونسل کی کل 132 نشستوں میں سے شاندار 76 نشستیں حاصل کر کے تاریخ رقم کی۔

ان پرآشوب انتخابات کے بعد ہنیہ نے فلسطینی حکومت کی سربراہی کا بھاری ترین بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھایا۔ یہ ایک ایسا سنگین اور بحران زدہ سیاسی مرحلہ تھا جس میں اندرونی سازشیں اور بیرونی سامراجی طاقتوں کا شدید ترین اقتصادی اور سیاسی دباؤ عروج پر تھا، مگر انہوں نے آغاز ہی سے تمام فلسطینی دھڑوں کو ساتھ لے کر چلنے اور ایک متفقہ قومی حکومت کی تشکیل کا پختہ عزم ظاہر کیا۔ جب اندرونی اور بیرونی سازشوں کی وجہ سے سیاسی توافق کی راہ میں کانٹے بچھائے گئے تو حماس نے تنہا اپنے بل بوتے پر ہنیہ کی زیرِ قیادت کابینہ کی تشکیل عمل میں لائی، یوں وہ جدید تاریخ کے پہلے ایسے بلند قامت فلسطینی رہنما بنے جنہوں نے محاصرے اور بمباری کے دائرے میں گھرے ہوئے غزہ کی روزمرہ انتظامی اور سیاسی جنگ کو بخوبی نبھایا۔

بعد ازاں، فلسطینی صفوں میں اتحاد اور یگانگت کی شمع جلائے رکھنے کی خاطر، انہوں نے سنہ 2014ء کے اواخر میں "معاہدہ الشاطئ" کے تاریخی موقع پر ڈاکٹر رامی الحمد اللہ کی سربراہی میں ایک قومی اتفاقِ رائے کی حکومت کی راہ ہموار کرنے کے لیے اپنی وزیر اعظم کی کرسی کو خوشی سے قربان کر دیا، جو کہ ان کے بے لوث حب الوطن اور انا سے پاک کردار کا روشن ترین سورج تھا۔

معرکۂ وفاء الاحرار: اسیران کی رہائی کا انمٹ باب: انتخابات میں کامیابی کے محض چھ ماہ بعد، جب غزہ پر یلغار کا آغاز ہوا تو القسام بریگیڈز نے دیگر غیور فلسطینی دھڑوں کے ساتھ مل کر پچیس جون سنہ 2006ء کو "الوہم المتبدد" نامی جرات مندانہ آپریشن کے ذریعے اسرائیلی فوجی گلعاد شالیط کو زندہ اسیر بنا لیا، جو فلسطینی عسکری تاریخ کا ایک ایسا معجزہ تھا جس نے دشمن کے غرور کو خاک میں ملا دیا۔

پانچ سال سے زائد عرصے تک اس اسرائیلی فوجی کو عقوبت خانوں سے دور محفوظ مقام پر رکھنے کے بعد، اٹھارہ اکتوبر سنہ 2011ء کو وہ تاریخی "وفاء الاحرار" ڈیل پایہ تکمیل کو پہنچی جس نے قابض کے زندانوں کے تالے توڑ کر 1047 تپتے ہوئے فلسطینی اسیران کو رہائی دلائی۔ شہید ہنیہ نے اس تاریخی موقع پر فخر کے ساتھ اعلان کیا تھا کہ یہ شاندار اسارت اور کامیابی اس بات کا ثبوت ہے کہ تحریک حماس کی قیادت میں غزہ پٹی نے ایک ہاتھ سے تعمیر اور دوسرے ہاتھ سے مزاحمت" کے اصول کو پتھر پر لکیر بنا کر دکھا دیا ہے۔

جنگوں اور آہنی محاصرے کی بھٹی میں کندن بننے والا قائد: اپنے طویل سیاسی اور ملی سفر میں اسماعیل ہنیہ کو فلسطینی عوام کی تاریخ کے تاریک ترین اور کٹھن ترین امتحانات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک طرف غزہ پر مسلط کردہ غیر انسانی اور ظالمانہ زمینی، فضائی اور بحری محاصرہ تھا تو دوسری طرف قابض صیہونی فوج کی وحشیانہ اور مسلسل جنگیں تھیں، مگر ان تمام تر آزمائشوں کے باوجود انہوں نے نہ صرف تحریک کا پرچم سرنگوں ہونے نہ دیا بلکہ اس کے سیاسی، عرب، اسلامی اور بین الاقوامی تعلقات کو نئی بلندیوں سے روشناس کرایا۔ سنہ 2008ء میں جب غاصب دشمن نے غزہ پر "الفرقان" نامی جارحیت مسلط کی تو ہنیہ نے ثابت قدمی کی چٹان بن کر اعلان کیا کہ یہ خونریز معرکہ بیت المقدس اور فلسطین کی آزادی کی طویل جنگ کا ایک فیصلہ کن سنگِ میل ہے۔ سنہ 2012ء کی "حجارۃ السجیل" جنگ کے دوران ان کا ایمان تھا کہ مزاحمت اب ایک نئی طاقتور اور فیصلہ کن سطح پر داخل ہو چکی ہے، اور انہوں نے پُرجوش الفاظ میں کہا تھا: "یہ نیا باب ہم نے اپنے لہو، اپنی شہادتوں اور اپنے اتحاد کی سیاہی سے تحریر کیا ہے۔"

پھر سنہ 2014ء کے خوفناک "العصف المأ※ول" معرکے کے دوران انہوں نے ثابت کیا کہ الفرقان جنگ میں بہنے والا الشہداء کا خون دراصل آنے والے زمانوں میں قابض کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگا، اور یہی تسلسل سنہ 2021ء کے "سیف القدس" تک آب و تاب کے ساتھ جاری رہا۔

سیف القدس کے اس تپتے ہوئے معرکے میں جو مسجد اقصیٰ اور مقبوضہ بیت المقدس کے دفاع کے لیے لڑی گئی تھی، ہنیہ نے دنیا کو باور کرایا کہ القدس ہی اس پوری کشمکش کا محورِ اول و آخر ہے، اور اس معرکے نے غاصبوں کے تمام ناپاک امن معاہدوں اور شکست خوردہ منصوبوں کو روند کر رکھ دیا ہے، اس عزم کے ساتھ کہ شہداء کا گرم لہو ہی حریت کا واحد راستہ ہے۔

سال ہا سال تک قابض فوج نے غزہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی ہر شیطانی کوشش کی تاکہ فلسطینی مزاحمت کی جڑیں کاٹ دی جائیں، مگر دشمن کے یہ تمام خواب اس وقت چکنا چور ہو گئے جب وہ غزہ کے بچوں، عورتوں اور جانباز مجاہدین کے آہنی صمود سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

حکومت کے ایوانوں سے تحریک کے عالمی سیاسی بیورو کی صدارت تک: چھ مئی سنہ 2017ء کا دن اسلامی تحریک مزاحمت حماس کی تاریخ میں ایک نئے باب کا امین ثابت ہوا جب تحریک کے عمومی شوریٰ کونسل نے متفقہ طور پر اسماعیل ہنیہ کو سابق سربراہ خالد مشعل کی جگہ تحریک حماس کا نیا سیاسی بیورو منتخب کیا۔ یہ اہم ترین منتقلی اس تاریخی پالیسی دستاویز کے اجرا کے فوراً بعد عمل میں آئی جس نے تحریک کے سیاسی وژن کو ایک نئی جھلک عطا کی تھی۔ خالد مشعل نے اس قیادت کی پُرامن اور باوقار تبدیلی کو اسلامی تحریکوں کی تاریخ میں ایک سنہری نمونہ قرار دیا، جبکہ دوسری طرف اسماعیل ہنیہ نے دعوت، جہاد، سیاست اور مزاحمت کے طویل تجربے سے لیس ہو کر عالمی سطح پر تحریک کے اعلیٰ ترین منصب پر قدم رکھا۔ اگست سنہ 2021ء میں تحریک کی شوریٰ نے انہیں مزید چار سال کی مدت کے لیے دوبارہ سیاسی بیورو کا سربراہ منتخب کیا تاکہ وہ علاقائی، بین الاقوامی اور اندرونی میدانوں کے اس انتہائی ہولناک اور بدلتے ہوئے منظر نامے میں فلسطینی کاز کی کشتی کو بھنور سے نکال کر کنارے تک پہنچا سکیں۔

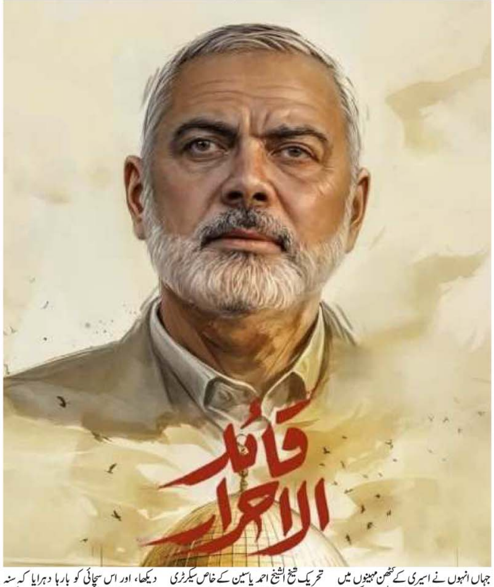

ذیل میں امن کونسل کی طرف سے شائع کردہ منصوبے کا مکمل متن پیش

غزہ میں امن کے لیے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جامع منصوبے پر عمل درآمد کی تکمیل کا روڈ میپ

اصول: تمام فریقین غزہ میں امن کے حصول کے لیے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جامع منصوبے کے ساتھ اپنی وابستگی کا اعادہ کرتے ہیں جو کہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 2803 (سنہ 2025ء) کے ساتھ مل کر اس عمل کے نفاذ کی رہنمائی کرنے والا متفقہ بین الاقوامی فریم ورک تشکیل دیتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے فریقین کا مقصد تباہی کے اس دور کا خاتمہ کرنا، غزہ کی پٹی سے قابض اسرائیل کا مکمل انخلا یقینی بنانا، معمول کی زندگی کی بحالی، فلسطینی حکمرانی کو بااختیار بنانا، تعمیر نو، سکیورٹی، بحالی، اقتصادی ترقی، متاثرہ شعبوں کی بحالی اور خود ارضیات اور ریاست کے قیام کو حاصل کرنے والے ایک قابل اعتماد سیاسی راستے کی سہولت فراہم کرنا ہے۔

قابض اسرائیل شرم الشیخ پروٹوکول کے تحت باقی تمام ذمہ داریوں کو بغیر کسی تاخیر کے پورا کرے گا، خاص طور پر ملحقہ (1) میں بیان کردہ فوجی کارروائیوں کا خاتمہ۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور فلسطینی دھڑے شرم الشیخ پروٹوکول اور امن منصوبے کے مطابق تمام فوجی کارروائیوں کے خاتمے کو پورا کریں گے۔

متوازی طور پر روڈ میپ کی منظوری کے لیے تمام فریقین کی رضامندی کے بعد چودہ دنوں کے اندر اس روڈ میپ پر عمل درآمد کا ٹائم ٹیبل اور طریقہ کار ("دوسرے مرحلے کا نفاذ") تیار کیا جائے گا اور بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی (IVC) کے فیصلے کے ذریعے اس مدت میں توسیع کی جا سکتی ہے۔

ٹائم ٹیبل اور نفاذ کے طریقہ کار کی تکمیل پر انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی (NCAG) غزہ کی پٹی میں داخل ہوگی اور اپنی ذمہ داریاں سنبھالنا شروع کر دے گی۔

امن کونسل (BoP) بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی قائم کرتی ہے جس میں ضمانت دینے والے ممالک، امن کونسل اور بین الاقوامی استحکام فورس (ISF) کے نمائندے شامل ہیں اور یہ کمیٹی دوسرے مرحلے کے نفاذ کی طرف منتقلی سے پہلے روڈ میپ کے تحت فریقین کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی تصدیق کرتی ہے۔

ایک مرحلے سے اگلے مرحلے کی طرف منتقلی پچھلے مرحلے کی ذمہ داریوں کی مکمل تکمیل کی تصدیق سے مشروط ہے۔ بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی یہ تصدیق کرتی ہے اور بہتر نگرانی کے میکنزم کے ذریعے کسی بھی فریق کی طرف سے کیے جانے والے کسی بھی قسم کے نظم و ضبط کی خلاف ورزیوں کی نگرانی بھی کرتی ہے۔

اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' اور دیگر دھڑے اس بات پر اتفاق کرتے ہیں کہ غزہ میں حکمرانی کے تمام سول فرائض اور سکیورٹی کے امور غزہ میں امن کے لیے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے جامع منصوبے کے مطابق انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کو منتقل کیے جائیں گے۔ وہ اس بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کو اپنی ذمہ داریوں کی انجام دہی میں مکمل خودمختاری حاصل ہے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد نمبر 2803 (سنہ 2025ء) کے مطابق عبوری مدت کے دوران دھڑے اس کے امور میں مداخلت نہیں کریں گے۔

جب انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی غزہ کی پٹی میں اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر سنبھال لے گی تو وہ شہری اداروں اور عوامی خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھے گی۔ تمام سویلین ملازمین کے ساتھ قانون کے مطابق، انصاف کے ساتھ اور اس انداز میں برتاؤ کیا جائے گا جو ان کے وقار کو برقرار رکھے اور ان کے حقوق کا احترام کرے۔ جہاں تک عبوری مدت کے دوران جن کی خدمات ختم کر دی جاتی ہیں یا جنہیں ریٹائر کر دیا جاتا ہے، وہ فلسطینی قانون کے مطابق اپنے حقوق حاصل کرتے ہیں۔

بین الاقوامی حمایت کے ساتھ انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی غزہ میں مالی اور انتظامی امور کا جامع آڈٹ کرتی ہے، عوامی اثاثوں اور وسائل کی حفاظت کرتی ہے، انہیں بحال کرتی ہے اور ان کا انتظام سنبھالتی ہے۔ یہ کمیٹی سپلائرز، ٹھیکیداروں اور دیگر فریقوں کے تئیں جائز ذمہ داریوں کا جائزہ لینے کی کوشش کرتی ہے جن کی کل مالیت چار سو ملین امریکی ڈالر سے زیادہ نہیں ہے اور ان پر کام کرنے کا عزم کرتی ہے۔ ان اقدامات پر عمل درآمد انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کی طرف سے طے کردہ ترجیحات کے مطابق تین سال کے اندر تدریجی طور پر کیا جاتا ہے۔

جہاں تک کسی بھی مالی حقوق، ذمہ داریوں یا دعووں کا تعلق ہے جن کا حل نہیں نکالا گیا ہے، تو بعد میں ایک وسیع تر قومی عمل کے فریم ورک کے اندر اور متعلقہ فلسطینی قانون کے مطابق ان کا ازالہ کیا جائے گا۔

سکیورٹی: غزہ کی پٹی پر اس اصول کے مطابق حکومت کی جاتی ہے: ایک اقتدار، ایک قانون، ایک ہتھیار۔ انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی فلسطینی قوانین، متعلقہ بین الاقوامی معیارات اور اچھی حکمرانی کے اصولوں کے مطابق کام کرتی ہے۔

ترتیب پانے والے نئے پولیس اہلکاروں کو موجودہ پولیس ڈھانچے میں ضم کر دیا جاتا ہے۔ تمام پولیس اہلکار جامع آڈٹ کے عمل سے گزرتے ہیں۔ جہاں تک وہ لوگ جو مطلوبہ آڈٹ کے معیار پر پورا نہیں اترتے، انہیں ان کے سابقہ تجربے کے مطابق متبادل سویلین نوکریوں میں شامل ہونے کی پیشکش کی جاتی ہے یا فلسطینی قانون کے مطابق انہیں ریٹائر کر دیا جاتا ہے۔ ان میں سے کسی کو بھی ان کے مالی حقوق سے محروم نہیں کیا جاتا، خاص طور پر سیاسی وابستگی کی وجہ سے نہیں۔

پولیس کے تمام ہتھیار غزہ کی پٹی میں داخل ہونے اور اپنے فرائض سنبھالنے پر انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کی ذمہ داری اور اختیار میں منتقل کر دیے جاتے ہیں۔

شرم الشیخ پروٹوکول کے تحت باقی ماندہ ذمہ داریوں کی تکمیل، انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کے داخلے اور بین الاقوامی استحکام فورس کی تعیناتی کے بعد بھاری ہتھیاروں کو سروس سے نکالنے اور ذخیرہ کرنے، فوجی پیداوار کے مقامات، ہتھیاروں کے گوداموں اور سرنگوں کا عمل شروع ہوتا ہے۔

اس عمل کا انتظام اور نفاذ انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کی طرف سے تدریجی، تسلسل اور وقت کے لحاظ سے مقرر کردہ طریقے سے کیا جاتا ہے، جو تمام فریقوں کی طرف سے روڈ میپ کی منظوری کے چودہ دنوں کے اندر مکمل ہونے والے نفاذ کے شیڈول کے مطابق ہے اور بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی کے فیصلے کے ذریعے اس میں توسیع کی ج سکتی ہے۔

یہ عمل غزہ میں اس کے کنٹرول والے علاقوں سے اسرائیلی انخلا اور ملیشیا کے ہتھیاروں کو سروس سے باہر نکالنے کے ساتھ منسلک ہے، جو اس روڈ میپ کے مادہ 10 کے مطابق ہے۔

اس عمل کی نگرانی اور تصدیق بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی کی طرف سے کی جاتی ہے اور بین الاقوامی استحکام فورس کی حمایت حاصل ہوتی ہے۔

فلسطینی دھڑے اس عمل میں حصہ لیتے ہیں اور اسرائیل یا غیر فلسطینی فریقوں کو کوئی ہتھیار منتقل یا سپرد نہیں کیا جاتا ہے۔ اس روڈ میپ کے مادہ 7 سے 10 میں مذکور عمل کے اختتام پر انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی غزہ میں ہتھیار رکھنے، ذخیرہ کرنے یا ان پر کنٹرول رکھنے والی واحد فریق ہوگی۔

اس روڈ میپ پر عمل درآمد بشمول ہتھیاروں کا معاملہ اور جامع امن منصوبے کی دیگر شقوں سے فلسطینیوں کے خود ارضیات اور ریاست کے قیام کی طرف ایک قابل اعتماد راستے کے لیے مناسب حالات پیدا ہوتے ہیں۔

غزہ کی پٹی میں ذاتی ہتھیار متعلقہ فلسطینی قوانین کے احکام کے تابع ہیں۔ غزہ میں عبوری اتھارٹی کی حیثیت سے انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی ہتھیاروں کی رجسٹریشن، لائسنس جاری کرنے اور واپس لینے اور قانون نافذ کرنے کی مجاز واحد فریق ہے، بشمول انضمام اور سماجی مدد کے ذریعے۔ غزہ میں تمام دھڑے، قبیلے اور فلسطینی معاشرے کے اجزاء اس عمل میں انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

ملیشیا کے ہتھیاروں کو سروس سے نکالا جاتا ہے اور متفقہ ٹائم ٹیبل کے مطابق انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کے اختیار کے تحت ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ ان ملیشیاؤں کے افراد کو سکیورٹی یا پولیس کے اداروں میں ضم نہیں کیا جاتا۔ بین الاقوامی تصدیقی کمیٹی اس مسئلے پر عمل درآمد کی تصدیق کی ذمہ داری سنبھالتی ہے۔

فلسطینی روایات اور قوانین کے مطابق سماجی امن کا معاہدہ طے پاتا ہے۔ اس میں فوری طور پر اندرونی تشدد کے خاتمے، انتقامی کارروائیوں سے بچنے، طاقت کے مظاہروں، فوجی نمائشوں اور مسلح جلوسوں کے التزامات شامل ہیں۔

بین الاقوامی استحکام فورس (ISF) اور اسرائیلی فوج کا انخلا: عارضی بین الاقوامی استحکام فورس (ISF) کو اسرائیلی افواج اور انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کے زیر کنٹرول علاقوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے کے لیے غزہ کی پٹی میں تعینات کیا جاتا ہے۔ یہ فورس کوئی پولیس کے فرائض یا فلسطینی معاشرے سے متعلق فرائض انجام نہیں دیتی ہے۔

یہ تمام فریقوں کے جنگ بندی کی پابندی کرنے، فلسطینی پولیس کی تربیت کرنے، غزہ کی پٹی تک انسانی امداد اور ضروری سامان کی حفاظت اور فراہمی کو یقینی بنانے اور کسی بھی دوسرے غیر پولیس فرائض میں انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کی حمایت کرنے کی بھی نگرانی کرتی ہے۔

اسرائیلی افواج روڈ میپ کے مادہ 8 کے مطابق اور صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے امن کے جامع منصوبے کے مطابق متفقہ ٹائم ٹیبل کے مطابق غزہ کی پٹی سے اپنے مرحلہ وار انخلا کو پورا کرتی ہیں، جس میں کسی بھی شخص کو غزہ چھوڑنے پر مجبور نہ کرنے کا عہد شامل ہے۔

انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی اندرونی سکیورٹی حادثات سے نمٹنے کی ذمہ داری سنبھالتی ہے۔

تعمیر نو: غزہ کی پٹی کی تعمیر نو کا پروگرام، ضروری وسائل اور فنڈز کی فراہمی، امن کونسل اور انتظامیہ برائے غزہ کی قومی کمیٹی کے تیار کردہ اور زیر نگرانی منصوبے اور ٹائم ٹیبل کے مطابق اور متعلقہ قوانین اور بین الاقوامی معیارات کے مطابق نافذ کی جاتی ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو.کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی-42 آئی آر جی یو.کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعووں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔